

باسمہ تعالیٰ

بلسلسلہ: طب نبوی

حجامہ یا سینگلی

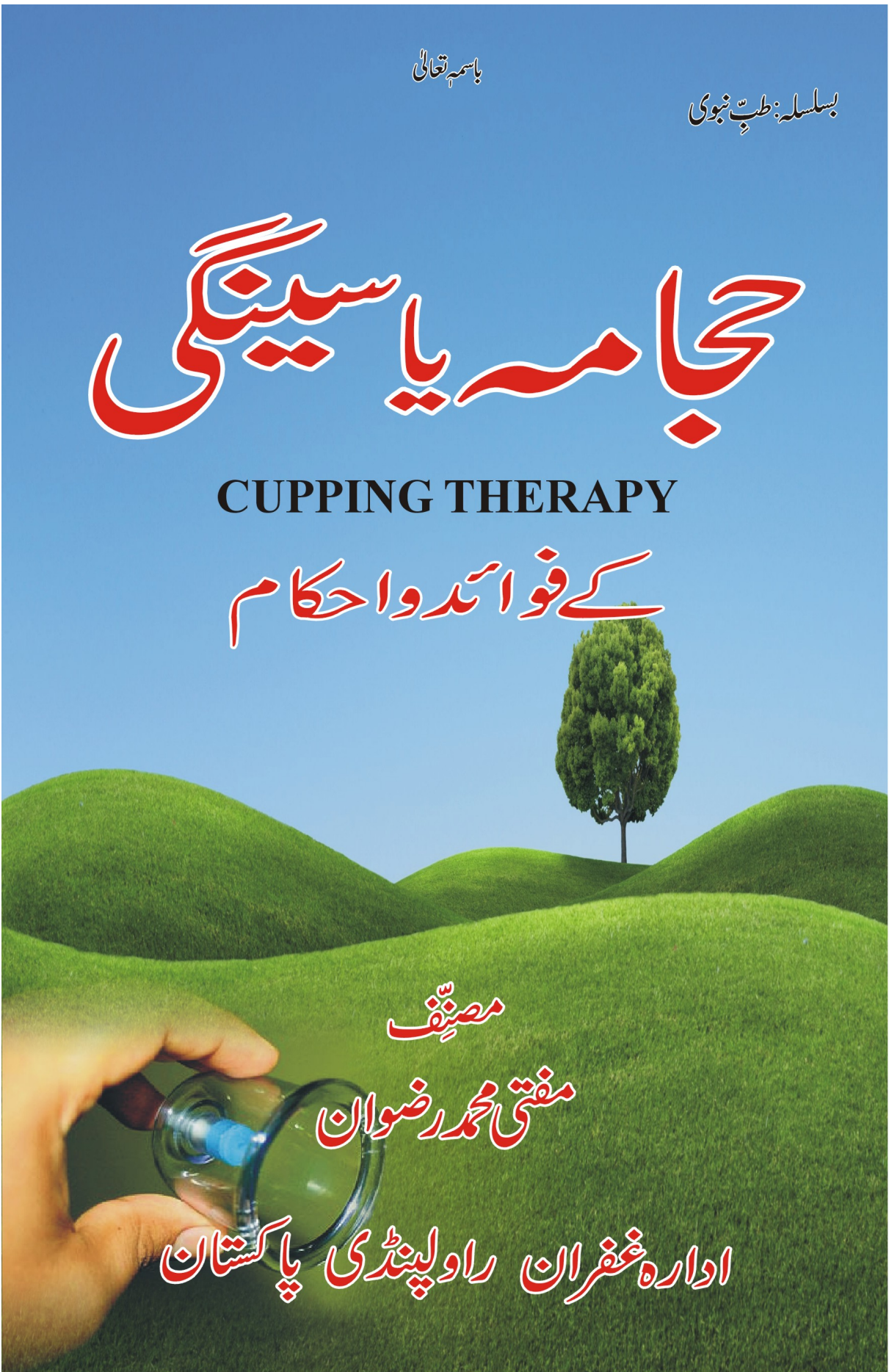
CUPPING THERAPY

کے فوائد و احکام

مصنّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسلسلہ: طبّ نبوی

حجامہ یا سینگلی

Cupping Therapy

کے فوائد و احکام

حجامہ و فصد کی تعریف و تحقیق، قولی و فعلی احادیث اور سنت سے حجامہ کا ثبوت اور اس کی افادیت و اہمیت، قدیم و جدید طب اور میڈیکل سائنس کے فن میں حجامہ کے فوائد و منافع، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف اعضاء میں حجامہ کرانا، حجامہ کی افضل تاریخیں، اور حجامہ کے دنوں سے متعلق احادیث و روایات، حجامہ سے متعلق مختلف احادیث کی اسنادی حیثیت، حجامہ سے متعلق شرعی احکام، حجامہ کا طریقہ، حجامہ سے متعلق ہدایات و آداب، اور مختلف بیماریوں میں حجامہ کے مقامات و تعداد

مصنّف

مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

(جملہ حقوق بحق ادارہ غفران محفوظ ہیں)

نام کتاب:	جامعہ یاسینگی کے فوائد و احکام
مصنف:	مفتی محمد رضوان
طباعت اول:	ربیع الاول ۱۴۳۵ھ۔ جنوری 2014ء
صفحات:	۱۳۲

ملنے کے پتے

- کتب خانہ ادارہ غفران: چاہ سلطان، گلی نمبر 17، راولپنڈی۔ فون: 051-5507270
- ادارہ اسلامیات: 190، انارکلی، لاہور۔ فون: 042-37353255
- کتب خانہ رشیدیہ: مدینہ کلا تھ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔ فون: 051-5771798
- دارالاشاعت: اردو بازار، کراچی۔ فون: 021-32631861
- مکتبہ سید احمد شہید: 10-الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 042-37228196
- مکتبہ اسلامیہ: گامی اڈہ، امیٹ آباد۔ فون: 0992-340112
- ادارہ اشاعت النیر: شاہین مارکیٹ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان۔ فون: 061-4514929
- ادارۃ المعارف: دارالعلوم کراچی۔ فون: 021-35032020
- مکتبہ سراجیہ: چوک سیٹلا ہیٹ ٹاؤن، سرگودھا۔ فون: 048-3226559
- مکتبہ شہید اسلام، متصل مرکزی جامع مسجد (لال مسجد) اسلام آباد۔ فون: 0321-5180613
- ملت پبلیکیشنز بک شاپ: شاہ فیصل مسجد، اسلام آباد۔ فون: 051-2254111
- ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ، ملتان۔ فون: 061-4540513
- مکتبہ العارفی: نزد جامعہ امدادیہ، ستیانہ روڈ، فیصل آباد۔ فون: 041-8715856
- کتب خانہ شمسیہ، نزد ایری گیشن مسجد، سریاب روڈ، کونڈہ۔ فون: 0333-7827929
- مکتبہ معارف القرآن، دارالعلوم کراچی۔ فون: 021-35123130
- تاج کتب، لیاقت روڈ، گوالمنڈی، راولپنڈی۔ فون: 051-5774634
- مکتبہ القرآن: گورومندر، علامہ بخوری ٹاؤن، کراچی۔ فون: 021-34856701
- مکتبہ الفرقان، اردو بازار، گوبرا نوالہ۔ فون: 055-4212716
- مکتبہ القرآن: رسول پلازہ، امین پورہ بازار، فیصل آباد۔ فون: 041-2601919
- اسلامی کتب خانہ، پھولوں والی گلی، بلاک نمبر 1، سرگودھا۔ فون: 048-3712628
- اسلامی کتب گھر: خیابان سرسیدی، سیکٹر 2، عظیم مارکیٹ، راولپنڈی۔ فون: 051-4830451
- مکتبہ قاسمیہ، الفضل مارکیٹ، 17، اردو بازار، لاہور۔ فون: 042-37232536
- الکلیل پبلشنگ ہاؤس: اقبال روڈ، میٹھی چوک، راولپنڈی۔ فون: 051-5553248

صفحہ نمبر ﴿	فہرست مضامین ﴿	شمار نمبر ﴿
۱۰	تمہید (از مؤلف)	۱
۱۳	(فصل نمبر ۱) جامعہ، یاسینگی اور فصد کی تعریف و تحقیق	۲
۱۶	(فصل نمبر ۲) جامعہ کے فوائد و منافع	۳
//	معراج کی رات میں جامعہ کی تاکید	۴
۱۸	جامعہ بہترین شفاء و دوا ہے	۵
۲۰	جامعہ میں شفاء ہے	۶
۲۱	تین چیزوں میں شفاء و دوا ہے	۷
۲۳	اصل اور مسنون جامعہ چیراگا کر ہے	۸
۲۵	موجودہ ماہرین کی نظر میں جامعہ کی اہمیت و افادیت	۹
۳۱	(فصل نمبر ۳) نبی ﷺ کا اپنا جامعہ کروانا	۱۰
//	نبی ﷺ کا اپنا جامعہ کرا کر اجرت دینا	۱۱

۳۱	نبی ﷺ کا جامہ کرانا اور ظلم نہ کرنا	۱۲
۳۲	نبی ﷺ کو جامہ کراتے ہوئے دیکھ کر ایک شخص کا شبہ کرنا	۱۳
۳۵	نبی ﷺ کا روزہ اور احرام کی حالت میں جامہ کرانا	۱۴
//	نبی ﷺ کا زہر کی وجہ سے جامہ کرانا	۱۵
۳۷	نبی ﷺ کا ہڈی کے جوڑ میں درد کی وجہ سے جامہ کرانا	۱۶
//	نبی ﷺ کا عورت کو جامہ کی اجازت دینا	۱۷
۳۸	نبی ﷺ کا دوسرے کی فصد کرانا	۱۸
(فصل نمبر ۴)		
۳۹	نبی ﷺ کا جسم کے مختلف اعضاء میں جامہ کرانا	۱۹
//	نبی ﷺ کا سر میں درد کی وجہ سے جامہ کرانا	۲۰
۴۰	نبی ﷺ کا سر کے وسط میں جامہ کرانا	۲۱
//	نبی ﷺ کا سر کے اگلے حصہ میں جامہ کرانا	۲۲
۴۱	نبی ﷺ کا سر کے تالو میں جامہ کرانا	۲۳
۴۲	گردن کے دونوں طرف اور کندھوں کے مابین جامہ کرانا	۲۴
۴۳	نبی ﷺ کا کمر پر جامہ کرانا	۲۵
//	نبی ﷺ کا سُرین پر جامہ کرانا	۲۶
۴۵	نبی ﷺ کا پیر کی پشت پر درد کی وجہ سے جامہ کرانا	۲۷

(فصل نمبر ۵)		
۳۶	مخصوص اعضاء یا امراض میں جامعہ کی احادیث و روایات	۲۸
//	دردِ سر کے لئے جامعہ کی افادیت کی حدیث	۲۹
۳۸	زہر کی وجہ سے سر میں جامعہ کی حدیث	۳۰
۵۰	جادو کی وجہ سے سر میں جامعہ کی روایت	۳۱
۵۱	سر اور دونوں کندھوں کے درمیان جامعہ کی افادیت کی حدیث	۳۲
۵۴	سر میں جامعہ کے جنون وغیرہ کی دوا ہونے کی حدیث	۳۳
۵۵	سر میں جامعہ کے جنون وغیرہ کی دوا ہونے کی دوسری حدیث	۳۴
۵۶	سر میں جامعہ کے جنون وغیرہ کی دوا ہونے کی تیسری حدیث	۳۵
۵۷	سر میں جامعہ کے جنون وغیرہ کی دوا ہونے کی چوتھی حدیث	۳۶
۵۸	سر کے پیچھے ہڈی پر جامعہ کے ستر بیماریوں کی دوا کی حدیث	۳۷
//	جامعہ کے نظر کو تیز اور کمزور کو ہلکا کرنے کی حدیث	۳۸
۶۰	جامعہ کے دانتوں میں درد وغیرہ سے شفاء ہونے کی روایت	۳۹
۶۱	گدّی پر جامعہ سے بھول کی بیماری پیدا ہونے کی روایت	۴۰
(فصل نمبر ۶)		
۶۳	جامعہ کی مستحب یا جائز تاریخیں	۴۱
//	نبی ﷺ کا سترہ، انیس اور اکیس تاریخ میں جامعہ کرانا	۴۲

۶۵	مذکورہ تاریخوں میں حجامہ باعثِ خیر و شفاء ہے	۴۳
۶۷	جوشِ خون (Hyperaemia) اور ضرورت کے وقت حجامہ کرانا	۴۴
۷۰	(فصل نمبر ۷) حجامہ کے دنوں سے متعلق بعض احادیث کی اسنادی حیثیت	۴۵
//	بروز منگل حجامہ کی تاکید اور فضیلت کی روایات	۴۶
۷۱	ہفتہ، بدھ اور جمعہ کو حجامہ کی ممانعت و بیماری پیدا ہونے کی حدیث	۴۷
۷۴	ہفتہ، اتوار اور جمعہ کو حجامہ کی ممانعت کی حدیث	۴۸
۷۵	جمعہ کی ایک ساعت میں حجامہ سے خطرناک بیماری کی حدیث	۴۹
//	جمعہ کی ایک ساعت میں حجامہ سے فوت ہونے کی حدیث	۵۰
۷۶	ہفتہ اور بدھ کو حجامہ کے ناپسندیدہ ہونے کی روایات	۵۱
۷۸	بروز منگل حجامہ کی ممانعت کی روایت	۵۲
۷۹	بروز منگل حجامہ کی ممانعت کی دیگر روایات	۵۳
۸۱	بروز جمعرات حجامہ کی ممانعت کی حدیث	۵۴
۸۳	بروز جمعرات حجامہ کے حکم کی حدیث	۵۵
۸۴	اتوار کے دن حجامہ کے باعثِ شفاء ہونے کی روایت	۵۶
۸۵	ہر مہینہ حجامہ کی حدیث کی حیثیت	۵۷

۵۸	دن کے شروع میں حجامہ کے مکروہ ہونے کی روایت کی حیثیت	۸۶
	(فصل نمبر ۸)	
۵۹	حجامہ سے متعلق شرعی احکام	۸۸
۶۰	حجامہ کے معنی	//
۶۱	فصد کے معنی اور اس کا حجامہ سے فرق	//
۶۲	حجامہ اور فصد کا حکم	۸۹
۶۳	حجامہ کے وقت آئیٹ الکرسی پڑھنا مستحب ہے	//
۶۴	مرد یا عورت سے حجامہ کرانا	۹۰
۶۵	حجامہ یا فصد سے وضو ٹوٹنے نہ ٹوٹنے کا حکم	۹۱
۶۶	حجامہ کے خون کو بدن سے دھونا یا صاف کرنا	۹۲
۶۷	بدن یا لباس پر لگے ہوئے خون کے ساتھ نماز پڑھنا	۹۲
۶۸	روزہ میں حجامہ و فصد کرانے کا حکم	۹۳
۶۹	احرام کی حالت میں حجامہ و فصد کرانے کا حکم	۹۵
۷۰	حجامہ و فصد پر اجرت و معاوضہ کے لینے دینے کا حکم	۹۶
۷۱	حجامہ و فصد سے نقصان ہونے پر تاوان کا حکم	۹۷
۷۲	مسجد میں حجامہ یا فصد کرنا	۹۸
۷۳	جانور کا حجامہ یا فصد کرنا	//
۷۴	حجامہ سے نکلنے والے خون کو دفن کرنے کا حکم	۹۹

۱۰۰	جامہ یافصد سے نکلنے والے خون کی خرید و فروخت	۷۵
	(فصل نمبر ۹)	
۱۰۲	جامہ کا طریقہ اور متعلقہ ہدایات و آداب	۷۶
//	جامہ کسی ماہر و تجربہ کار معالج سے کرایا جائے	۷۷
۱۰۳	جامہ کس مقام پر کیا جائے؟	۷۸
//	جامہ کے لئے درکار اشیاء	۷۹
۱۰۴	جامہ لگانے کا طریقہ اور متعلقہ ہدایات	۸۰
۱۰۹	جامہ کتنی مرتبہ لگایا جائے؟	۸۱
	(خاتمہ)	
۱۱۲	مختلف امراض میں جامہ کے مقامات و تعداد	۸۲
//	Amراض قلب Cardiovascular System Disorders	۸۳
۱۱۳	اعصابی امراض Neurologic Disorders	۸۴
۱۱۵	نفسیاتی امراض Psychiatric Disorders	۸۵
۱۱۶	سینے کے امراض Respiratory System Disorders	۸۶
۱۱۷	معدے کے امراض Gastrointestinal System Disorders	۸۷
۱۱۹	جگر اور پتے کی بیماریاں Liver and Biliary Tract Diseases	۸۸
۱۲۰	لبلبہ کی بیماریاں Disorders of the Pancreas	۸۹

۱۲۰	جوڑوں کے امراض اور جسم کے دفاعی نظام کے امراض Orthopedics Rheumatology and Immune System Disorders	۹۰
۱۲۱	گھٹنے اور کندھوں کے امراض Disorders of the Knee Joints, Hip Joints and Shoulders	۹۱
۱۲۲	PAIN درد	۹۲
۱۲۳	ہارمونوں کے امراض ENDOCRINOLOGY	۹۳
//	REPRODUCTIVE DISORDERS نظام تولیدگی کی بیماریاں	۹۴
۱۲۴	GYNECOLOGY AND OBSTETRICS عورتوں کے امراض	۹۵
۱۲۵	گردے، مثانے، غدہ قدامیہ، فوطہ کی بیماریاں Disorders of the Kidney Urinary Tract, Prostate and Testis	۹۶
۱۲۶	آنکھوں کے امراض Disorders of the Eye	۹۷
۱۲۷	کان، ناک اور گلے کے امراض Disorders of the Ear, Nose and Throat	۹۸
۱۲۸	دانتوں کے امراض Disorders of the Teeth	۹۹
//	Dermatology جلد کے امراض	۱۰۰
۱۲۹	Cosmetics آرائش حسن کے لئے حجامہ	۱۰۱
۱۳۰	زہر سے پیدا ہونے والے امراض Drugs	۱۰۲
//	THALASSAMIA MAJOR ٹلاسیمیہ کبریٰ	۱۰۳
۱۳۲	حجامہ پوائنٹس (Points)	۱۰۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمہید

(از مؤلف)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو روحانی و جسمانی دونوں قسم کے علوم عطاء فرمائے تھے، ان ہی علوم میں سے ایک علم شریعت کی زبان میں ”طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم“ کے نام سے موسوم ہے، احادیث کی کتب میں ”کتاب الطب“ کے نام سے اس موضوع پر مستقل عنوانات قائم کئے گئے ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طب سے متعلق ایسی قیمتی و جامع ہدایات بیان فرمائی ہیں، کہ ان کے سامنے موجودہ دور کی دنیائے میڈیکل سائنس بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحت و بیماری سے متعلق ایسے اصول و قواعد بیان فرمادیئے ہیں کہ جن کو اختیار کرنے کی برکت سے بہت سی بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے، اور مختلف امراض سے نجات و شفا حاصل ہوتی ہے، اور اگر بیماری دُور نہ ہو، تو بھی بیماری کی حالت عظیم عبادت کا درجہ اختیار کر کے گناہوں کی معافی اور درجات کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔

صحت و تن درستی اور بیماریوں سے حفاظت کے لئے آج سے چودہ سو سال پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے ایک اہم اور عظیم عمل ”حجامہ“ کے نام سے متعارف کرایا، اور اس کو تمام علاجوں اور دواؤں میں مفید ترین علاج و دوا قرار دیا۔

جس کو صحابہ کرام اور آپ کے بعد آنے والے تابعین نے اختیار فرمایا، اور محدثین و فقہائے کرام نے اس کے فوائد و منافع اور احکام کا تذکرہ فرمایا، مگر رفتہ رفتہ ”حجامہ“ کے اس علم کا تعارف و رواج ماند پڑ گیا، اور اہل علم حضرات میں بھی اس عمل کا صرف رسمی نام باقی رہ گیا، اور دینی اداروں میں بھی اس کی تعلیم و تعلم کا سلسلہ ایک برکت کے طور پر رہ گیا۔

دوسری طرف موجودہ میڈیکل سائنس کو بہت سی خطرناک اور موذی بیماریوں کے علاج کی تحقیق و تفتیش میں سر توڑ کوشش کے باوجود ناکامی یا مؤثر نتائج سے محرومی کا سامنا کرنا پڑا، بطور خاص جسم کے مختلف حصوں اور اعضاء میں رونما ہونے والے دردوں کے مؤثر و مفید اور دیرپا علاج کی دستیابی میں مشکلات پیش آئیں، اور اس طرح کی بیماریوں کے علاج کے لئے جو تدابیر اختیار کی گئیں، وہ ایک تو زیادہ کارگر اور مفید ثابت نہ ہو سکیں، اور دوسرے وہ اپنے ساتھ غیر معمولی منفی اثرات (Side Effects) رکھنے کے باعث انتہائی مضر بھی ثابت ہوئیں، اور جب موجودہ دور کے ماہرین کے سامنے حجامہ کا عمل پہنچا، تو شروع میں ان کی توجہ اس طرف اس لئے مبذول نہ ہو سکی کہ یہ عمل انتہائی سادہ تھا، اور اس میں بظاہر ان خطرناک و موذی بیماریوں کی شفا یابی سے کوئی جوڑ اور تعلق نظر نہ آتا تھا، مگر جب تجربات کے مرحلہ کی نوبت آئی تو ان کی حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ ایک انتہائی سادہ عمل میں کتنی خطرناک اور مہلک بیماریوں سے نجات و حفاظت کا سامان موجود ہے، اور اب صورت حال یہ ہے کہ اسلامی دنیا کے مقابلہ میں دنیائے کفر کی اس حجامہ کے عمل کی طرف زیادہ اہمیت کے ساتھ توجہ پائی جاتی ہے، اور طب نبوی کا یہ اہم عمل اپنے یہاں اجنبی دکھائی دیتا ہے، مگر جب دنیائے کفر کے اعتراف کی یہ ہوائیں اور لہریں دنیائے اسلام میں ایک نئے انداز کے ساتھ پہنچیں، تو اس عمل کے طریقہ کار سے زیادہ شناسائی نہ ہونے کے باعث اس عمل کا بے ہنگم استعمال رواج پکڑنے لگا، اور شہرت حاصل کرنے یا مال کمانے کی خاطر بہت سے نا تجربہ کار، اناڑی اور غیر ذمہ دار لوگوں نے اس عمل کی باگ دوڑ سنبھالنی شروع کر دی، جس کے نتیجہ میں اس عظیم مسنون عمل کو پھر ایک مرتبہ ”نیم حکیم خطرہ جان“ کی مثال کا سامنا ہے، اس لئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ”حجامہ“ جس کو آج کل کی مروجہ میڈیکل سائنس میں ”کپنگ تھراپی“ (Cupping Therapy) کا نام دیا جاتا ہے، اس کے اسلامی اور صحیح خدو خال کو واضح کیا جائے، اور اس کی اہمیت و افادیت کے ساتھ اس عمل کی نزاکت کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی جائے، تاکہ ایک طرف تو حجامہ کی اہمیت و افادیت کا علم ہو، اور دوسری طرف

اس عنوان سے ہونے والی کوتاہیوں سے بھی بچنے کا اہتمام ہو، اس غرض کے لئے بندہ نے حجامہ یاسینگی کے نام سے ایک مضمون مرتب کیا ہے، جس میں حجامہ کی اہمیت و افادیت اور اس سے متعلق شرعی احکام، اور اسی کے ساتھ موجودہ ماہرین کی طرف سے پیش کردہ مجرب ہدایات و آداب کو جمع کیا ہے۔

اور اس مضمون کو مرتب کرتے وقت اس چیز کا بطور خاص لحاظ رکھا گیا کہ معتبر و مستند احادیث کو ہی منتخب کیا جائے، اور اس موضوع پر ذکر کی جانے والی غیر معتبر و غیر مستند احادیث و روایات کی اسنادی حیثیت پر بھی روشنی ڈالی جائے، کیونکہ عام طور پر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ہمارے یہاں کے بہت سے اہل علم حضرات بھی احادیث کی اسنادی حیثیت کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے، اور پھر ان کی اتباع میں دیگر حضرات بھی ان کو آگے نقل کر دیتے ہیں، اور پھر ان سے مختلف نتائج اخذ کر لیتے ہیں، دوسری طرف جو حضرات قرآن و سنت کا زیادہ علم نہیں رکھتے، البتہ طبی اعتبار سے تجربہ اور حجامہ کے فن میں مہارت رکھتے ہیں، وہ طبی ہدایات و آداب تو ذکر کر دیتے ہیں، مگر وہ اس قسم کی شرعی چیزوں کو کما حقہ بیان کرنے سے قاصر رہتے ہیں، اور علم دین رکھنے والے حضرات ان کے فن و تجربہ کی باتوں کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے، جس کی وجہ سے دونوں طرح کے حضرات کی تحقیقات و ہدایات کچھ الگ الگ اور ایک دوسرے کے حق میں اجنبی محسوس ہوتی ہیں۔

بندہ نے حجامہ سے متعلق اپنے اس مضمون میں دونوں قسم کے امور کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کی ہے، اور ساتھ ہی اس کا بھی اہتمام کیا ہے کہ مضمون زیادہ طویل نہ ہو۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طبِ نبوی کو صحیح انداز میں اختیار کرنے کی توفیق عطاء فرمائے، اور ہر قسم کی افراط و تفریط سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ فقط۔ وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ.

محمد رضوان

مؤرخہ ۲۴/ صفر ۱۴۳۵ھ بمطابق 28/ دسمبر 2013 بروز ہفتہ

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

(فصل نمبر ۱)

جامعہ، سینگی اور فصد کی تعریف و تحقیق

جامعہ یا سینگی لگوانا جسے انگریزی زبان میں کپنگ تھراپی Cupping Therapy کہا جاتا ہے۔

اس جامعہ کا مطلب جسم کے کسی مخصوص حصہ کے آس پاس کے موذی یا رُکے ہوئے خون کو سینگی یا مخصوص کپ وغیرہ کے ذریعہ جذب کر کے پچھنے یعنی اُسترے یا نشتر وغیرہ کے ذریعہ سے خون خارج کرنا ہے۔

جامعہ کو اُردو زبان میں سینگی لگوانا بھی کہا جاتا ہے۔ ۱

جامعہ کے علاوہ عربی زبان میں ایک لفظ فصد کا استعمال ہوتا ہے۔

جامعہ اور فصد میں یہ فرق ہے کہ جامعہ میں تو جسم کے کسی بھی حصہ میں فاسد خون اور مواد اکٹھا کر کے خارج کیا جاتا ہے۔

اور فصد سے مراد خون کو کسی چیز (سینگی یا کپ وغیرہ) سے جذب کیے بغیر رُک گھلوا کر خون کو

خارج کیا جاتا ہے، جسے انگریزی زبان میں اوپننگ وین Opening a vein کہا جاتا ہے۔

طب کے فن میں جامعہ یا فصد کا عمل استنفاغ یعنی جسم سے فضلات اور غیر ضروری

۱ جامعہ کو سینگی لگوانا اس لئے کہا جاتا ہے کہ پہلے زمانے میں سینگی کے ذریعے سے یہ عمل کیا جاتا تھا، سینگی اندر سے خالی ہوتا ہے، اور ایک طرف سے چوڑا ہوتا ہے، اور دوسری طرف سے پتلا ہوتا ہے، تیلی طرف سے باریک سا سوراخ کر کے، اس سوراخ سے مندرگاہ کر ہوا کھینچی جاتی تھی، اور سینگی کی چوڑی طرف جسم کے حصہ کے ساتھ لگی ہوتی تھی، جب سینگی کے نیچے جلد والی جگہ میں مواد اکٹھا ہو جاتا تھا، تو اس کے بعد اس مقام پر اُسترے، بلیڈ وغیرہ سے چیرا لگا کر اس مواد کو خارج کیا جاتا تھا، اس لئے اُردو زبان میں اس عمل کا نام سینگی لگوانا پڑ گیا۔

یامضرطوبات کو خارج کر کے جسم کو فضلات سے فارغ کرنے کی ایک قسم کہلاتی ہے۔ ۱۔ ماہرین کے مطابق حجامہ کا عمل اگرچہ ہر عمر کے شخص کے لئے مفید ہے، اور بطور خاص ایسے لوگوں کے لئے زیادہ مفید ہے، جو گرم علاقہ کے باشندے ہوں، اور ان کے خون میں حدت و گرمی زیادہ ہو، اور جسم میں فاسد مادہ جمع ہو، یا کمزور لوگ ہوں، اور اسی وجہ سے بچوں کے لئے بھی حجامہ کا عمل زیادہ مفید ہے۔

اور فصد یعنی رگ سے خون نکالنے کا عمل ایسے لوگوں کے لئے زیادہ مفید ہوتا ہے، جو قوی ہوں، اور ان میں خون کی مقدار زیادہ ہو، کیونکہ اس کے ذریعہ سے جسم سے خون کی زائد مقدار خارج ہوتی ہے، ضرورت کے وقت دوسرے مریضوں اور ضرورت مندوں کو اپنا خون فراہم کر دینا اس کی جدید عمدہ شکل ہے، جس میں خون کی اضااعت نہیں ہوتی، اور اس عمل کے

۱۔ الفصد: هو إخراج الدم من العروق، وهو أشبه ما يكون بسحب بالدم، والحجامة: إخراج الدم الفاسد من تحت سطح الجلد (فتاویٰ شرعیة فی مسائل طبیة، ج ۳، ص ۶، لفضيلة الشيخ عبد الله بن عبد الرحمن الجبرین)

أ- الفصد: فصد يفصد فصدًا وفصادا: شق العرق لإخراج الدم. وفصد الناقاة شق عرقها ليستخرج منه الدم فيشربه.

الفصد والحجامة يجتمعان في أن كلا منهما إخراج للدم، ويفترقان في أن الفصد شق العرق، والحجامة مص الدم بعد الشرط (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱ ص ۱۳، مادة "حجامة")

الفصد لغة: شق العرق، يقال: فصدته يفصده فصدًا وفصادا، فهو مفصود وفصيد.

و اصطلاحاً الفصد: هو قطع العرق لاستخراج الدم الذي يؤذى الجسد.

الألفاظ ذات الصلة: الحجامة: الحجامة في اللغة: مأخوذة من الحجم، أي المص، يقال: حجم الصبي ثدى أمه: إذا مصه. والحجامة في كلام الفقهاء قيدت عند البعض بإخراج الدم من القفا بواسطة المص بعد الشرط بالحجم لا بالفصد. وذكر الزرقاني أن الحجامة لا تختص بالقفا، بل تكون من سائر البدن، وإلى هذا ذهب الخطابي. والحجامة والفصد يجتمعان في أن كلا منهما إخراج للدم، ويفترقان في أن الفصد شق العرق، والحجامة مص الدم بعد الشرط (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۲ ص ۱۳۶، ۱۳۷، مادة "فصد")

وإنما خص الحجم بالذكر لكثرة استعمال العرب وإلفهم له بخلاف الفصد فإنه وإن كان في معنى الحجم لكنه لم يكن معهوداً لها غالباً على أن في التعبير بقوله شرطه محجم ما قد يتناول الفصد وأيضاً فالحجم في البلاد الحارة أنجح من الفصد والفصد في البلاد التي ليست بحارة أنجح من الحجم (فتح الباری شرح صحيح البخاری، للعسقلانی، ج ۱ ص ۱۳۸، قوله باب الشفاء في ثلاث)

صحت کے لئے مفید ہونے کا جدید ماہرین بھی اعتراف کرتے ہیں۔ ۱۔
 کیونکہ اس عمل کے ذریعہ سے جسم میں موجود پرانا خون نکل جاتا ہے، اور اس کی جگہ نیا اور تازہ
 خون تیار ہو کر صحت و تن درستی کا باعث بنتا ہے، اور جب جدید طریقہ پر فصد کرا کر خارج
 ہونے والا خون کسی ضرورت مند مریض کو امداد کے طور پر فراہم کر دیا جائے، تو یہ ایک مستقل
 ثواب کا عمل ہے، اور اس طرح طاقتور اور قوی لوگوں کے لئے جدید طریقہ پر فصد کرا کر خون
 کا ضرورت مند کو عطیہ کرنا ”ہم خرما، ہم ثواب“ کا مصداق ہے۔
 لیکن حجامہ کرایا جائے یا فصد، بہر حال یہ عمل کسی معتبر و مستند اور تجربہ کار ماہر فن کی زیر نگرانی ہی
 کرانا چاہئے، جس کی تفصیل ان شاء اللہ تعالیٰ آگے ذکر کی جائے گی۔
 وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ.

۱۔ قال الموفق البغدادي الحجامة تنقى سطح البدن أكثر من الفصد والفضد لأعماق البدن
 والحجامة للصبيان وفي البلاد الحارة أولى من الفصد وآمن غائلة وقد تغنى عن كثير من الأدوية
 ولهذا وردت الأحاديث بذكرها دون الفصد ولأن العرب غالباً ما كانت تعرف إلا الحجامة وقال
 صاحب الهدى التحقيق في أمر الفصد والحجامة أنهما يختلفان باختلاف الزمان والمكان والمزاج
 فالحجامة في الأزمان الحارة والأمكنة الحارة والأبدان الحارة التي دم أصحابها في غاية النضج
 أنفع والفضد بالعكس ولهذا كانت الحجامة أنفع للصبيان ولمن لا يقوى على الفصد (فتح الباري
 لابن حجر، ج ۱۰ ص ۱۵۱، قوله باب الحجامة من الداء)

(فصل نمبر ۲)

حجامہ کے فوائد و منافع

صحیح اور معتبر و مستند احادیث میں حجامہ کے عمل کی اہمیت، اس کے اصولی فوائد اور منافع کا ذکر کیا گیا ہے، اور موجودہ ماہرین نے بھی اپنے تجربات کی روشنی میں اس عمل کے بے شمار فوائد و منافع کا اعتراف کیا ہے، جس کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

معراج کی رات میں حجامہ کی تاکید

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَا مَرَزْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي،
بِمَلَأٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا كَلُّهُمْ يَقُولُ لِي: عَلَيْكَ، يَا مُحَمَّدُ
بِالْحِجَامَةِ (ابن ماجہ) ۱

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی میں گزرا، تو سب نے مجھے یہ کہا کہ اے محمد! آپ حجامہ لگوانے کا ضرور اہتمام کیجیے (ابن ماجہ)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِي بِهِ أَنَّهُ لَمْ
يَمُرَّ عَلَى مَلَأٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوهُ أَنْ مَرُّهُ أُنْ مَرُّ أُمَّتِكَ بِالْحِجَامَةِ
(ترمذی) ۲

۱ رقم الحدیث ۳۴۷۷، کتاب الطب، باب الحجامة.

۲ رقم الحدیث ۲۰۵۲، ابواب الطب، باب ماجاء فی الحجامة.

قال الترمذی: وهذا حدیث حسن غریب من حدیث ابن مسعود.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات کے بارے میں یہ بات بیان فرمائی کہ وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرتے تھے، تو وہ یہ کہتے تھے کہ آپ اپنی امت کو حجامہ لگوانے (یعنی کپنگ تھراپی Cupping Therapy) کا حکم دیجئے (ترمذی)

اس طرح کی احادیث حضرت انس بن مالک، حضرت مالک بن صعصعہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کی سندوں سے بھی مروی ہیں۔ ۱

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حجامہ یعنی کپنگ تھراپی (Cupping Therapy) کی بڑی اہمیت ہے، اسی لئے معراج کی رات میں حکم الہی تمام فرشتوں کی طرف سے امت محمدیہ کے لئے اس کی طرف توجہ اور اس کی اہمیت کا احساس دلایا گیا۔ ۲

۱ حدیثنا جبارة بن المغلس، حدیثنا کثیر بن سلیم، سمعت أنس بن مالک یقول: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم: ما مرت ليلة أسرى بي بملا إلا قالوا: يا محمد، مر أمتك بالحجامة (ابن ماجه، رقم الحديث ۳۳۷۹، كتاب الطب، باب الحجامة)

عن أنس بن مالك، عن مالك بن صعصعة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما مرت ليلة أسرى بي على ملا من الملائكة إلا أمروني بالحجامة (المعجم الاوسط للطبراني، رقم الحديث ۲۰۸۱)

قال الهيثمي: رواه الطبراني في الأوسط والكبير، ورجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۱۸، كتاب الطب، باب التداوى بالعسل والحجامة وغير ذلك)
عن نافع، عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما مرت بسماء من السماوات إلا قالت الملائكة: يا محمد مر أمتك بالحجامة فإنه خير ما تداوا به الحجامة والكست والشونيز. قال أبو بكر: الكست يعني: القسط (مسند البزار، رقم الحديث ۵۹۷۰)

قال الهيثمي: رواه البزار، وفيه عطف بن خالد، وهو ثقة، وتكلم فيه (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۱۶، كتاب الطب، باب التداوى بالعسل والحجامة وغير ذلك)
عن أنس؛ أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: عليكم بالحجامة، والقسط البحري (مسند البزار، رقم الحديث ۷۰۹۸)

قال الهيثمي: رواه البزار، والطبراني في الأوسط، ورجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۱۷، كتاب الطب، باب التداوى بالعسل والحجامة وغير ذلك)

۲ وقوله: (مر أمتك بالحجامة): بيان للأمر الذي اتفق عليه الملائكة الأعلى، والأمر للندب، ويدل على تأكده أمرهم جميعاً، وتقريره -عليه السلام- ونقله عنهم، والظاهر أنه بأمر من الله لهم أيضاً، وهذا وقد تجب الحجامة في بعض المواضع (مرقاة، ج ۷، ص ۲۸۷۵، كتاب الطب والرقي)

بعض حضرات نے فرمایا کہ حجامہ کے جسمانی فوائد کے علاوہ روحانی و ایمانی فوائد بھی ہیں، مثلاً حجامہ کے ذریعہ سے جسم کی فضلات اور مضر اثرات سے صفائی ہونے کے ساتھ ساتھ روح و قلب کی بھی صفائی ہوتی ہے۔

اسی لئے تمام فرشتوں کی طرف سے معراج کی رات میں اس امت کو حجامہ کرانے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ۱

حجامہ بہترین شفاء و دوا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ، أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمْ الْحِجَامَةَ

(ترمذی) ۲

ترجمہ: تم جس چیز سے (بیماریوں کی) دوا و علاج کرتے ہو، اُس میں افضل چیز حجامہ ہے، یا یہ فرمایا کہ تمہاری دواؤں میں سب سے بہتر دوا حجامہ ہے (ترمذی، بخاری، مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ خَيْرِ

۱ (ما مررت ليلة أسرى بي بملأى أى جماعة (من الملائكة إلا قالوا يا محمد مر أمتك بالحجامة) لأنهم من بين الأمم كلهم أهل يقين فإذا اشتغل نور اليقين في القلب ومع حرارة الدم أضر بالقلب وبالطبع وقال التوربشتي: وجه مبالغة الملائكة في الحجامة سوى ما عرف منها من المنفعة العائدة على الأبدان أن الدم مركب من القوى النفسانية الحائلة بين العبد وبين الترقى إلى الملكوت الأعلى والوصول إلى الكشوف الروحانية وغلبيته تزيد جماع النفس وصلابتها فإذا نزل الدم أورثها ذلك خضوعاً وجموداً ولينا ورقة وبذلك تنقطع الأذخنة المنبعثة عن النفس الأمانة وتنحسم مادتها فتزداد البصيرة نور إلى نورها (فيض القدير للمناوي، تحت رقم الحديث ۷۹۷۹) ۲ رقم الحديث ۲۷۸، ابواب البيوع، باب ما جاء في الرخصة في كسب الحجام، واللفظ له؛ بخاری، رقم الحديث ۵۶۹۶، باب الحجامة من الداء، مسلم، رقم الحديث ۲۲ "۵۷۷۷"۔ قال الترمذی: وفي الباب عن علي، وابن عباس، وابن عمر: حديث أنس حديث حسن صحيح.

دَوَائِكُمْ الْحِجَامَةَ (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۰۲۰۵) ۱

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ تمہاری

(بیماریوں کی) بہترین دوا حجامہ ہے (مسند احمد)

اس طرح کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ ۲

حجامہ سے جسم کا زائد اور خراب و فاسد خون اور فاسد فضلات و رطوبات جو درد و ایذا کا باعث ہوں، نکل جاتے ہیں۔

حجامہ کے ماہرین نے کئی فوائد بتلائے ہیں۔

چنانچہ حجامہ سے جسم کا خون صاف ہوتا ہے، خون کی رگوں اور شریانوں میں روانی پیدا ہوتی ہے، خون کی حدت اور تیزی میں کمی پیدا ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں بلڈ پریشر کی بیماری میں افاقہ ہوتا ہے، دل کے امراض اور اعصابی و جلدی امراض اور الرجی اور جسم کے مختلف حصوں میں پیدا ہونے والے دردوں کے لئے مفید ہے، دمہ، پھیپھڑوں کے امراض اور انجاننا، پٹھوں کے کھچاؤ، تناؤ اور درد، گھٹیا، عرق النساء، دردِ سر، دردِ دنداں، جلد پر پیدا ہونے والے ذہل، ناسور، مہاسوں اور خارش وغیرہ کو فائدہ پہنچاتا ہے، آنکھوں کی بیماریوں کو بھی فائدہ ہوتا ہے، کابلی اور سستی میں افاقہ ہوتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

۱ فی حاشیة مسند احمد: حدیث صحیح.

۲ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن كان في شيء مما تداويتم به خير فالحجامة (ابوداؤد، رقم الحدیث ۳۸۵۷، باب في الحجامة)

عن محمد بن قيس، ثنا أبو الحكم البجلي وهو عبد الرحمن بن أبي نعم قال: دخلت على أبي هريرة، رضی اللہ عنہ وهو يحتجم، فقال لي: يا أبا الحكم، احتجم قال: فقلت: ما احتجمت قط. أخبرني أبو القاسم صلى الله عليه وسلم أن جبريل عليه الصلاة والسلام أخبره أن الحجم أفضل ما تداوى به الناس (مسند ترك حاكم، رقم الحدیث ۷۴۷۰)

قال الحاكم: هذا حدیث صحیح علی شرط الشيخین ولم یخرجاه.

وقال الذهبي: علی شرط البخاری ومسلم.

اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کو بہترین دوا و شفاء قرار دیا۔ ۱

حجامہ میں شفاء ہے

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ، فَقَالَ: لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ شِفَاءً (ابن

حبان) ۲

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مقنع (ابن سنان تابعی) کی (بیمار ہونے کی وجہ سے) عیادت کی، پھر فرمایا کہ میں اس وقت تک چین سے نہیں

۱ قلت ولم يرد النبي صلى الله عليه وسلم الحصر في الثلاثة فإن الشفاء قد يكون في غيرها وإنما نبه بها على أصول العلاج وذلك أن الأمراض الامتلائية تكون دموية و صفراوية و بلغمية و سوداوية و شفاء الدموية بإخراج الدم وإنما خص الحجم بالذكر لكثرة استعمال العرب و الفهم له بخلاف الفصد فإنه وإن كان في معنى الحجم لكنه لم يكن معهودا لها غالبا على أن في التعبير بقوله شرطة محجم ما قد يتناول الفصد أيضا فالحجم في البلاد الحارة أنجح من الفصد و الفصد في البلاد التي ليست بحارة أنجح من الحجم و أما الامتلاء الصفراوى و ما ذكر معه فدواؤه بالمسهل و قد نبه عليه بذكر العسل و سيأتى توجيه ذلك في الباب الذى بعده و أما الكى فإنه يقع آخر إخراج ما يتعسر إخرجه من الفضلات و إنما نهى عنه مع إثباته الشفاء فيه إما لكونهم كانوا يرون أنه يحسم المادة بطبعه فكرهه لذلك و لذلك كانوا يبادرون إليه قبل حصول الداء لظنهم أنه يحسم الداء فيتعجل الذى يكتوى التعذيب بالنار لأمر مظنون و قد لا يتفق أن يقع له ذلك المرض الذى يقطع الكى و يؤخذ من الجمع بين كراهته صلى الله عليه وسلم للكى و بين استعماله له أنه لا يترك مطلقا و لا يستعمل مطلقا بل يستعمل عند تعينه طريقا إلى الشفاء مع مصاحبة اعتقاد أن الشفاء بإذن الله تعالى و على هذا التفسير يحمل حديث المغيرة و رفعه من أكتوى أو استرقى فقد برء من التوكل أخرجه الترمذى و النسائى و صححه ابن حبان و الحاكم و قال الشيخ أبو محمد بن أبى جمرة علم من مجموع كلامه فى الكى أن فيه نفعاً و أن فيه مضرة فلما نهى عنه علم أن جانب المضرة فيه أغلب (فتح البارى لابن حجر، ج ۱۰، ص ۱۳۸، و ص ۱۳۹، كتاب الطب، باب الشفاء فى ثلاث)

۲ رقم الحديث ۶۰۷۶، ذكر الإخبار عن استعمال المرء الحجم عند تبقيج الدم به.

فى حاشية ابن حبان: إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات.

بٹھوں گا، جب تک آپ جامعہ نہ کروالیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جامعہ میں شفاء ہے (ابن حبان)

تین چیزوں میں شفاء و دوا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً و موقوفاً روایت ہے کہ:

الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبَةُ عَسَلٍ، وَشَرْطَةُ مِحْجَمٍ، وَكَيْيَةُ نَارٍ، وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيْيِ (بخاری) ۱

ترجمہ: تین چیزوں میں شفاء ہے، شہد کے پینے میں اور چیرا لگا کر جامعہ کرنے میں، اور آگ کے داغ دینے میں اور میں نے اپنی امت کو داغ دینے سے منع کیا ہے (بخاری)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ - أَوْ: يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ - خَيْرٌ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ لَدَعَةِ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ، وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَكْتُوِي (بخاری) ۲

ترجمہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا یہ ارشاد سنا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی چیز میں خیر ہے، یا تمہاری دواؤں میں سے کسی چیز میں خیر ہوگی، تو وہ چیرا لگا کر جامعہ کرنے میں ہے، یا شہد کے پینے میں ہے، یا آگ کے داغ لگانے میں ہے، جو مرض کے موافق ہو، لیکن میں داغ لگانے کو پسند نہیں کرتا (بخاری)

اسی قسم کی حدیث حضرت عقبہ بن عامر چینی اور حضرت معاویہ بن حدیب رضی اللہ عنہما سے بھی

۱ رقم الحدیث ۵۶۸۰، کتاب الطب، باب: الشفاء فی ثلاث، رقم الحدیث ۵۶۸۱.

۲ رقم الحدیث ۵۶۸۳، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل.

مروئی ہے۔ ۱

حجامہ کروانے یعنی سینگلی لگوانے (Cupping Therapy) سے جسم کا فاسد خون اور فاسد مادہ خارج ہو جاتا ہے، اور شہد کے ذریعے باغی فضلات خارج ہو جاتے ہیں، اور کسی ذہل، سنبل اور خون بہنے وغیرہ والی جگہ داغ کے ذریعے سے جلد میں پیدا شدہ باغی خلط کا مادہ ختم اور اخراج بند ہو جاتا ہے۔

لیکن داغ میں تعذیب و تکلیف پائی جاتی ہے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند نہیں فرمایا، ناپسندیدگی کے ساتھ اس کی اجازت دیدی، تاکہ متبادل صورت میسر آنے کے وقت تو اس کو اختیار نہ کیا جائے، البتہ مجبوری و ضرورت کے وقت اس کو استعمال کر لینے کی گنجائش ہے۔ ۲

۱ عن عقبة بن عامر الجهني، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " ثلاثا إن كان في شيء شفاء: ففسي شرطة محجم، أو شربة عسل، أو كية تصيب الماء، وأنا أكره الكي ولا أجه (مسند احمد، رقم الحديث ۱۷۳۱۵)

فی حاشیة مسند احمد: صحیح لغیرہ، و هذا سند حسن فی المتابعات والشواهد.

۲ عن معاوية بن حديج قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن كان في شيء شفاء ففسي شرطة محجم، أو شربة من عسل، أو كية بنار تصيب الماء، وما أحب أن أكنوى (مسند احمد، رقم الحديث ۲۷۲۵۶)

فی حاشیة مسند احمد: حدیث صحیح، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر أن سويد بن قيس وصحابی الحدیث أخرج لهما أصحاب السنن سوى الترمذی.

۱ (الشفاء فی ثلاثه) الحصر المستفاد من تعريف المبتدأ ادعائي بمعنى أن الشفاء في هذه الثلاثة بلغ حداً كأنه انعدم به من غيرها (شربة عسل وشرطة محجم) الشرطه ما يشرط به وقيل هو مفعلة من الشرط وهو الشق بالمحجم بكسر الميم وفي معناه الفصد وإنما خص المحجم لأنه في بلاد حارة والحجم فيها أنجح وأما غير الحارة فالفصد فيها أنجح (وكية نار) انتظم جملة ما يداوى به لأن المحجم يستفرغ الدم وهو أعظم الأخلاط والعسل يسهل الأخلاط البلغمية ويحفظ على المعجونان قوامها والكي يستعمل في الخلط الباغى الذي لا تنحسم مادته إلا به ولهذا وصفه ثم كرهه لكبر ألمه وعظم خطره كما قال (وانهى أمتي عن الكي) لأن فيه تعذيباً فلا يرتكب إلا لضرورة ولهذا تقول العرب في أمثالها: آخر الطب الكي. ونيه بذكر الثلاثة على أصول العلاج لأن الأمراض الامتلائية تكون دموية وصفراوية وبلغمية وسوداوية وشفاء الدمومية بإخراج الدم وإنما خص المحجم لكثرة استعمالهم له والصفراوية وما معها بالمسهل ونيه عليه بالعسل وأخذ من استعماله الكي وكرهته له أنه لا يترك مطلقاً ولا يستعمل مطلقاً بل عند تعينه طريقاً وعدم قيام غيره مقامه (فيض القدير شرح الجامع الصغير، تحت رقم الحديث ۳۹۳۱)

اصل اور مسنون حجامہ چیرا لگا کر ہے

مختلف احادیث و روایات میں حجامہ کے عمل میں دو چیزوں کا ذکر ملتا ہے، ایک تو سینگی (کپ) وغیرہ لگا کر خون جذب کرنے اور کھینچنے کا اور دوسرے چیرا لگا کر خون خارج کرنے کا۔ چنانچہ کئی احادیث میں حجامہ کے لئے چیرا یا کٹ لگانے کا ذکر آیا ہے، جیسا کہ بعض احادیث پہلے بھی گزریں۔

اور حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے کہ:

جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَهْلِنَا، وَرَجُلٌ يَشْتَكِي خُرَاجًا بِهِ أَوْ جِرَاحًا، فَقَالَ: مَا تَشْتَكِي؟ قَالَ: خُرَاجٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ: يَا غَلَامُ إِنِّي بِحَجَامٍ، فَقَالَ لَهُ: مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَامِ؟ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أُرِيدُ أَنْ أُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا، قَالَ: وَاللَّهِ إِنَّ الدُّبَابَ لَيُصِيبُنِي، أَوْ يُصِيبُنِي الشُّوبُ، فَيُوذِينِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأَى تَبْرَمَهُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ مِنْ عَسَلٍ، أَوْ لَدَعَةِ بِنَارٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا أَحَبُّ أَنْ أَكْتُوِي قَالَ فَجَاءَ بِحَجَامٍ فَشَرَطَهُ، فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ (مسلم) ۱

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمارے گھر تشریف لائے، اور ایک آدمی پھوڑے یا زخم کی تکلیف کی شکایت کر رہا تھا، آپ نے کہا کہ تجھے کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے پھوڑا ہے، جو سخت تکلیف دے رہا ہے، حضرت جابر نے کہا کہ اے نوجوان! میرے حجامہ لگانے والے کو بلا لاؤ، اس نے کہا کہ اے

۱ رقم الحدیث "۲۲۰۵" ۷۱، کتاب السلام، باب لكل داء دواء واستحباب التداوی.

ابو عبد اللہ! جامہ لگانے والے کا کیا کریں گے؟ حضرت جابر نے کہا کہ میں زخم میں جامہ لگانا چاہتا ہوں، اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے کھیاں ستائیں گی یا کپڑا لگے گا، جو مجھے تکلیف دے گا، اور یہ مجھ پر سخت گزرے گا، جب انہوں نے دیکھا کہ یہ شخص جامہ لگوانے سے بچنا چاہتا ہے، تو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں بھلائی ہے، تو وہ جامہ لگوانے، شہد کے شربت اور آگ سے داغنے میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا، پس ایک جام آیا اور اس نے اسے جامہ لگایا، جس سے اس کی تکلیف دور ہو گئی (مسلم)

اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْتَجِمُ بَقَرْنٍ، وَهُوَ يُشْرَطُ بِطَرَفِ سِكِّينٍ، فَدَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ شَمْنِخٍ، فَقَالَ لَهُ: لِمَ تُمْكِنُ ظَهْرَكَ أَوْ عُتْقَكَ مِنْ هَذَا يَفْعَلُ بِهَا مَا أَرَى؟ فَقَالَ: هَذَا الْحَجْمُ،

وَهُوَ مِنْ خَيْرِ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۰۲۱۲) ۱

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سینگ سے جامہ کراتے تھے، اور چھری (استرے، بلیڈ وغیرہ) کے کنارے سے چیرا (یعنی کٹ) لگواتے تھے، ایک مرتبہ اسی عمل کے دوران ایک دیہاتی آ گیا تھا، جس نے (دیکھ کر) آپ سے عرض کیا کہ آپ نے اپنی پشت یا گردن کی کھال کاٹنے کی اس کو کیوں اجازت دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جامہ ہے، جو تمہاری دواؤں میں بہترین دوا ہے (مسند احمد)

دیہاتی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھال میں چیرا لگانے کا عمل ناپسند گزرا تھا، جس کے جواب

۱۔ فی حاشیة مسند احمد: إسناده صحيح.

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بہترین دوا قرار دیا، جس کا مطلب یہ ہوا کہ دوا کی صرف ظاہری صورت و شکل کو نہیں دیکھنا چاہئے، بلکہ اس کی حقیقت کو دیکھنا چاہئے، آج کی دنیا میں بھی اگرچہ چیراگانا اچھی بات نہیں سمجھا جاتا، اور اس کے بجائے لمبے اور مہنگے علاج کے طریقے اختیار کئے جاتے ہیں، جن کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

چیرا یا کٹ لگا کر حجامہ کرنے کے الفاظ سے یہ معلوم ہوا کہ حجامہ کا اصل طریقہ وہ ہے، جس میں جلد پر چیرا یا کٹ لگایا جائے، اور اس کے علاوہ آج کل جو دوسرے طریقے حجامہ کے عنوان سے رائج ہیں، جن میں جلد پر چیرا نہیں لگایا جاتا، مثلاً خشک حجامہ (Dry Cupping) ان سے مسنون حجامہ کے اصل مقاصد و فوائد حاصل نہیں ہوتے۔ ۱

موجودہ ماہرین کی نظر میں حجامہ کی اہمیت و افادیت

گزشتہ صفحات میں حجامہ کے بہترین شفاء اور دواء ہونے کی احادیث گزر چکی ہیں، اور محدثین و اہل علم حضرات نے بھی حجامہ کو مختلف بیماریوں سے شفاء و حفاظت کا ذریعہ قرار دیا ہے، جس کی کچھ تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

۱ چنانچہ ماہر حجامہ جناب ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب لکھتے ہیں کہ:

Dry Cupping (خشک چھینا) وہ ہے، جن کے اندر چیرا نہیں لگایا جاتا ہے، ہمارا تجربہ یہ ہے کہ یہ زیادہ مفید نہیں ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ شفاء کا نئے والے بلیڈ کی دھار میں ہے (الحجامہ، صفحہ ۶۲)

(وعن ابن عباس -رضی اللہ تعالیٰ عنہما - قال: قال رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم: الشفاء فی ثلاث: ای فی إحدى ثلاث (فی شرطہ محجم) : بکسر المیم وفتح الجیم وھی الآلة التي یجتمع فیها دم الحجامۃ عند المص، ویراد به هنا الحديدۃ التي یشرط بها موضع الحجامۃ والشرطۃ فعلۃ من شرط الحاجم یشرط إذا نزع، وهو الضرب علی موضع الحجامۃ لیخرج الدم منه، کذا ذکره الطیبی، وحاصله أن الشرطۃ کضربة ضرب بالشرط علی موضع الحجامۃ فهو فعلۃ من الشرط وهو الشق، وقیل: الشرطۃ ما یشرط به، والمحجم بکسر المیم قارورة الحجام التي یمص بها، والمحجم بالفتح موضع الحجامۃ، وسیاتی أحادیث فی فصل الحجامۃ، ومن جملتها وصیة الملائکة (مرقاۃ المفاتیح، ج ۷، ص ۲۸۶۱، کتاب الطب والرقي)

علاوہ ازیں حجامہ کی غیر معمولی اہمیت و افادیت کو موجودہ دور کے اہل فن اور ماہرین نے بھی مسلسل تجربات کے بعد تسلیم کیا ہے۔

چنانچہ ڈاکٹر شایان احمد صاحب (کراچی) جو International Cupping Society برطانیہ کے ممبر ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ:

حجامہ ایک سنت علاج ہے، جس میں مختلف مقامات پر کٹ لگا کر جلد کی پہلی جھلی سے فاسد خون نکال کر کھانسی سے لے کر کینسر تک تقریباً تمام بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

جسم میں فاسد مادوں کے جمع ہونے کی وجوہات میں دھواں، پانی، مشروبات میں موجود زہریلے کیمیائی مادے، مکانات کے قریب فیکٹریوں کا فضلہ، تمباکو والی اشیاء، بازاری کھانے، ذہنی دباؤ، غصہ، گھبراہٹ وغیرہ ہیں۔

ان فاسد مادوں کی وجہ سے قوتِ مدافعت کمزور ہو جاتی ہے، اور انسان مختلف امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے (ماہنامہ ”الفاروق“، کراچی، صفحہ ۵۸، مئی ۱۳۳۵ھ، دسمبر ۲۰۱۳ء)۔
آج سے چودہ سو سال پہلے طبیب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم، طبِ نبوی کے حوالہ سے جو فرما کر اور عملی طور پر اپنا کر دنیا سے تشریف لے گئے، آج میڈیکل سائنس ان چیزوں کو ثابت کر رہی ہے۔

چنانچہ جب عرب ممالک سے ترقی کرتا ہوا ”حجامہ“ دنیا کے ترقی یافتہ غیر مسلم ممالک میں پہنچا، تو طب کی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو گیا، میڈیکل سائنس اپنی ترقی اور Cellular level تک ریسرچ کے باوجود، دردوں کے علاج میں Painkiller (درد کم کرنے والی گولی) یا آخری درجہ میں Steroid تجویز کرتی ہے، جو گردوں اور جگر کے لئے انتہائی مہلک ہے، اس سے آگے کوئی شافی دوا جس سے درد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے، اس سلسلہ میں میڈیکل سائنس کوئی

شافی دوا تجویز کرنے میں ناکام تھی۔

یہ بات سمجھ سے باہر تھی کہ درد کے مادے یعنی Pain toxins کو جسم سے باہر کیسے نکالا جائے، جب مغربی ممالک میں حجامہ روشناس ہوا، ان کی عقلیں ٹھکانوں پر آگئیں، کہ کیسے اتنے سادہ سے علاج سے، جس میں کپ یا گلاس کے ذریعہ سسک Suck یعنی کھچاؤ بنا کر جب باریک کٹ لگائے جاتے ہیں، تو سارا درد کا مادہ باہر آ جاتا ہے، اور مریض چاہے عرق النساء کا ہو، یا دردِ شقیقہ کا، چاہے جوڑوں کا درد ہو، یا پٹھوں کا، اسے فوری شفاء ملتی ہے، چنانچہ کئی غیر مسلم ممالک، مثلاً چین، برطانیہ، جرمنی، فرانس، امریکہ وغیرہ میں ماہرینِ طب اور عام افراد، درودوں کو دُور کرنے کے لئے، بہت تیزی سے حجامہ کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں (ایضاً صفحہ ۵۹)

قدیم و جدید امراض مثلاً بلڈ پریشر، اٹھرا، شوگر، دردِ گردہ، موٹاپا، قبض، ٹینشن، خرابیِ خون، فالج، لقوہ، جوڑوں کا درد، ہمہ قسم درد، بے اولادی، مائیکرین، بوا سیر، دمہ، لیکوریا، الرجی، خارش، مرگی، امراضِ معدہ، ہپاٹائٹس، کینسر، ٹی بی وغیرہ جیسے موذی اور خطرناک امراض میں ہتلا ہزاروں مریض اس مبارک طریقہ علاج سے بجز اللہ! شفا یاب ہو چکے ہیں، مردانہ اور زنانہ پوشیدہ امراض کے لئے بھی یہ بے حد مفید ہے، صحت مند لوگ بھی اتباعِ سنت کی نیت سے حجامہ لگوا سکتے ہیں، کیونکہ اس میں سوشہیدوں کے ثواب کے علاوہ بیماریوں سے روک بھی ہے، اور اس سے طبیعت میں نشاط اور چستی بھی پیدا ہو جاتی ہے، یہ علاج ایسے فوری اثر کرتا ہے، جیسے پھوڑے میں سے پیپ نکلتے ہی راحت ملتی ہے، ہر قسم کی بیماریوں کو جڑ سے نکال باہر کرتا ہے، چین کا یہ قومی علاج ہے، عرب ممالک اور دنیا کے کئی ممالک میں اس علاج کا رواج اور اہتمام ہے (ایضاً صفحہ ۵۸)

تجربہ کار ماہرِ جامعہ، ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب MBBS (KAR), MRCP
(UK)

جنہوں نے ”الحجامہ“ کے نام سے ایک کتاب تحریر کی ہے، وہ لکھتے ہیں کہ:
جامعہ ایک قدیم اور بہت مفید علاج ہے، یہ گرم اور سرد دونوں علاقوں میں مفید ہے،
چین کا یہ قومی علاج ہے، اور پورے ملک میں بہت مقبول ہے۔
یہ عرب ملکوں کے علاوہ جنوب مشرقی ایشیاء کے ملکوں میں بھی رائج ہے۔
امریکہ اور یورپ کی یونیورسٹیوں میں ان طلباء کو جو کہ الٹرنیٹو میڈیسن
(Alternative Medicine) پڑھ رہے ہیں، جامعہ پڑھایا اور
سکھایا جاتا ہے، ہر ڈاکٹر (مرد ہو یا عورت) کو جامعہ کا طریقہ سیکھ کر اس کے ذریعہ
علاج کرنا چاہئے، تاہم تجربہ کار استاد سے سیکھ کر ہی علاج کرے، از خود تجربہ نہ
کرے (الحجامہ، مقدمہ، صفحہ ۳)

جامعہ کے عام فوائد

- (۱).....خون صاف کرتا ہے، اور حرام مغز (Medulla) کو فعال بناتا ہے۔
- (۲).....شریانوں پر اچھا اثر ہوتا ہے۔
- (۳).....پٹھوں کے اکڑاؤ کو ختم کرنے کے لئے مفید ہے۔
- (۴).....دمہ اور پھیپھڑوں کے امراض اور انجانا کے لئے مفید ہے۔
- (۵).....سردرد، سر اور چہرے کے پھوڑوں، دردِ حقیقہ اور دانتوں کے درد کو آرام دیتا ہے۔
- (۶).....آنکھوں کی بیماریوں اور (Conjunctivities) میں مفید ہے۔
- (۷).....رحم کی بیماریوں اور ماہواری کے بند ہو جانے کی تکالیف اور ترتیب سے آنے کے لئے مفید ہے۔

- (۸)..... گٹھیا، عرق النسا اور نفرس کے دردوں میں مفید ہے۔
- (۹)..... فشا خون میں آرام پہنچاتا ہے۔
- (۱۰)..... کندھوں، سینہ اور پیٹھ کے درد میں مفید ہے۔
- (۱۱)..... کاہلی، سُستی اور زیادہ نیند آنے کی بیماریوں میں مفید ہے۔
- (۱۲)..... ناسور (Ulcers)، ذبل (Furuncles)، مہاسوں (Pimples) اور خارش میں مفید ہے۔
- (۱۳)..... دل کے غلاف (Pericarditis) اور ورمِ گردہ، مہاسوں (Nephritis) میں مفید ہے۔
- (۱۴)..... زہر خورانی میں مفید ہے۔
- (۱۵)..... مواد بھرے زخموں کے لئے مفید ہے۔
- (۱۶)..... الرجبی میں مفید ہے۔
- (۱۷)..... جسم کے کسی حصہ میں درد ہو، تو اس جگہ لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔
- (۱۸)..... صحت یاب لوگ بھی کرا سکتے ہیں، کیونکہ یہ سنت ہے، اور اس میں بیماریوں سے روک ہے۔
- ہمارے تجربہ میں جن امراض میں لوگوں کو حجامہ سے شفا حاصل ہوئی، درج ذیل ہیں۔
- کسی بھی علاج سے بعض مریضوں کو مکمل فائدہ ہوتا ہے، بعض کو کم اور بعض کو عارضی فائدہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ شفا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ مندرجہ ذیل امراض میں حجامہ سے اکثر مریضوں کو افاقہ ہوا۔
- (۱)..... خاص طور پر دردِ سر (۲)..... ٹینشن کی وجہ سے دردِ سر (۳)..... ڈپریشن (۴)..... شقیقہ (Migraine) (۵)..... کندھوں کا درد (۶)..... گردوں کا درد

(۷)..... بلڈ پریشر (۸)..... سر میں چکر آنا (۹)..... کان کے اندر آوازیں آنا
 (۱۰)..... کمر کا درد (۱۱)..... عرق النساء (۱۲)..... ایڑھی کا درد (۱۳)..... ٹانگوں کا درد
 (۱۴)..... نفسیاتی مرض (۱۵)..... سحر (جادو) (۱۶)..... برص کی بیماری میں افاتہ
 ہوتا ہے (۱۷)..... گھٹنوں کا درد (۱۸)..... الرجی (۱۹)..... کسی بھی مقام پر درد ہو،
 وہاں حجامہ لگایا جائے، انتہائی مفید ہے (الحجامہ، صفحہ ۵۷، ۵۸)

حجامہ کا انسان کے چہرہ اور رنگ پر بہترین اثر ہوتا ہے، گالوں پر بھی حجامہ کیا جاسکتا
 ہے، بلکہ چہرہ کے کسی بھی حصہ پر کیا جاسکتا ہے، لیکن کٹ بہت ہی ہلکے ہونے
 چاہئیں، اور اس پر فوراً شہد لگا دینا چاہئے، چہرے کی جھریوں اور کھال لٹک جانے
 کی صورت میں بھی حجامہ کافی حد تک موثر ہے (الحجامہ، صفحہ ۱۶۸)

ہم نے اختصار کے پیش نظر صرف چند ماہرین کے اقتباسات پر اکتفاء کیا ہے، ورنہ موجودہ
 دور کے بے شمار ماہرین نے حجامہ کی اہمیت و افادیت کو تسلیم اور ان کا اعتراف کیا ہے، جن
 میں بہت بڑی تعداد موجودہ دور کے مشہور و معروف غیر مسلم میڈیکل سائنسدانوں کی بھی
 ہے، بلکہ اب اس غرض کے لئے انٹرنیشنل سطح پر باقاعدہ ادارے قائم ہو رہے ہیں، جو اس عمل
 کی علمی و عملی تعلیم و تربیت کا اہتمام کر رہے ہیں، اور اس عمل کو عام کرنے کے لئے کوشاں
 ہیں۔

اور بے شمار دین دار، مسلمان ڈاکٹرز حضرات ماہرین بھی اس میدان میں نمایاں خدمات
 انجام دے رہے ہیں، لیکن بہت سے ڈاکٹرز ابھی تک اس چیز سے واقف ہی نہیں کہ حجامہ کس
 چیز کا نام ہے؟ جبکہ بعض مسلم ڈاکٹرز ناواقفیت کے باعث حجامہ کے عمل کی اہمیت و افادیت ہی
 کے منکر دکھائی دیتے ہیں۔

(فصل نمبر ۳)

نبی ﷺ کا اپنا حجامہ کروانا

صحیح احادیث و روایات سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مختلف مواقع پر اپنا حجامہ کرانا ثابت ہے، جس کا کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔

نبی ﷺ کا اپنا حجامہ کرا کر اُجرت دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ وَلَوْ كَانَ

حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ (بخاری) ۱

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کروایا، اور جس نے آپ کا حجامہ کیا، اس کو

آپ نے اُجرت (ومزدوری) بھی دی، اور اگر یہ (اُجرت ومزدوری) حرام

ہوتی، تو آپ اسے نہ دیتے (بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ خود حجامہ کرایا ہے، بلکہ اپنا حجامہ

کرنے والے کو اُجرت و معاوضہ بھی دیا ہے۔

نبی ﷺ کا حجامہ کرانا اور ظلم نہ کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا

۱ رقم الحدیث ۲۱۰۳، کتاب البیوع، باب ذکر الحجام.

أَجْرَهُ (بخاری) ۱

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجامہ کرواتے تھے، اور کسی پر اس کی مزدوری کے متعلق ظلم نہیں کرتے تھے (یعنی مزدور کو اس کی مزدوری پوری پوری دیا کرتے تھے، خواہ وہ حجامہ کرنے والا کیوں نہ ہو) (بخاری)

حضرت ابو امیہ فزاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ (مسند احمد، رقم

الحدیث ۱۸۷۷۹) ۲

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجامہ کراتے ہوئے دیکھا (مسند احمد) ان احادیث سے معلوم کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر اپنا حجامہ کرایا ہے، اور حجامہ کرانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

نبی ﷺ کو حجامہ کراتے ہوئے دیکھ کر ایک شخص کا شبہ کرنا

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْحَجَّامَ، فَأَتَاهُ

بِقُرُونٍ، فَأَلْزَمَهُ إِيَّاهَا، قَالَ عَفَّانُ: مَرَّةً بِقُرْنٍ، ثُمَّ شَرَطَهُ بِشَفْرَةٍ،

فَدَخَلَ أَغْرَابِيٍّ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ، أَحَدِ بَنِي حُزَيْمَةَ، فَلَمَّا رَأَاهُ يَحْتَجِمُ،

وَلَا عَهْدَ لَهُ بِالْحِجَامَةِ، وَلَا يَعْرِفُهَا، قَالَ: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ عَلَامَ

تَدْعُ هَذَا يَقْطَعُ جِلْدَكَ؟ قَالَ: هَذَا الْحَجْمُ، قَالَ: وَمَا الْحَجْمُ؟

قَالَ: هُوَ مِنْ خَيْرِ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ (مسند احمد) ۳

۱ رقم الحدیث ۲۲۸۰، کتاب الاجارة، باب خراج الحجام.

۲ فی حاشیة مسند احمد: حدیث صحیح.

۳ رقم الحدیث ۲۰۰۹۶.

فی حاشیة مسند احمد: إسناده صحیح.

ترجمہ: ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جام (یعنی جامہ کرنے والے) کو بلایا، تو وہ سینگ لے کر آ گیا، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگ لگایا اور نشتر (یعنی اُسترے وغیرہ) سے چیرا لگایا، اسی اثنا میں بنو فزارہ کا ایک دیہاتی بھی آ گیا، جس کا تعلق بنو خزیمہ کے ساتھ تھا، جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جامہ کراتے ہوئے دیکھا تو چونکہ اسے جامہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں تھا، اس لئے وہ کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے، آپ نے اس شخص کو اپنی کھال کاٹنے کی اجازت کیوں دی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ "حجم" ہے، اس نے پوچھا کہ "حجم" کیا چیز ہوتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں سے لوگ علاج کرتے ہیں، اُن میں سے یہ بہترین دواء (و طریقہ علاج) ہے (مسند احمد)

اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا حَجَّامًا، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْجُمَهُ، فَأَخْرَجَ مَحَاجِمَ لَهُ مِنْ قُرُونٍ، فَأَلْزَمَهُ إِيَّاهُ، فَشَرَطَهُ بِطَرْفِ شَفْرَةٍ، فَصَبَّ الدَّمَ فِي إِيَّائِهِ عِنْدَهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ عَلَامٌ تُمْكِنُ هَذَا مِنْ جِلْدِكَ يَقْطَعُهُ؟ قَالَ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هَذَا الْحَجْمُ، قَالَ: وَمَا الْحَجْمُ؟ قَالَ: هُوَ مِنْ خَيْرِ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ (مسند احمد،

رقم الحديث ۲۰۱۷۲) ۱

ترجمہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱ فی حاشیة مسند احمد: إسناده صحيح.

نے جام کو بلایا، اور اسے جامہ کرنے کا حکم فرمایا، اس نے اپنے جامہ کے سینگ نکالے، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگ لگایا اور نشتر سے چیرا لگایا، اسی دوران بنو فزارہ قبیلہ کا ایک دیہاتی بھی آگیا، تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ نے اسے اپنی کھال کاٹنے کا اختیار کیوں دیا؟ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ یہ حجم ہے، اس نے عرض کیا کہ حجم کیا ہوتا ہے؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں کے ذریعہ سے لوگ دواء کرتے ہیں، اُن میں سے بہترین دواء ہے (مسند احمد)

پہلے زمانہ میں جامہ کے لئے خون اور مواد کو سینگ سے مخصوص طریقہ پر منہ سے سانس لے کر کھنچا جاتا تھا، اس لئے احادیث میں سینگ کا ذکر آیا، اور آج کل یہ عمل مخصوص کپ لگا کر کیا جاتا ہے۔

جامہ کے عمل میں کیونکہ جسم کی کھال پر خون جمع کر کے اور کھال اُبھار کر چیرے اور کٹ لگائے جاتے ہیں، جو کہ اول وہلہ میں دیکھنے والے کو بظاہر اور صورتاً کوئی اچھا عمل نظر نہیں آتا، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تو اس عمل کا نام بتلایا، دوسرے اس کو بہترین دواء اور طریقہ علاج قرار دیا، اور ظاہر ہے کہ طریقہ علاج اور دواء اگر بظاہر اور صورتاً اچھا دکھائی نہ دے، یا دواء کڑوی و بد ذائقہ ہو، تو اس کی وجہ سے اس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، بالخصوص جبکہ وہ بیماری کا بہترین طریقہ علاج بھی ہو، تیسرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جامہ کو کسی ایک مخصوص بیماری کی بہترین دواء اور علاج قرار نہیں دیا، بلکہ اس کو عام اور اصولی انداز میں بہترین دواء اور طریقہ علاج قرار دیا، جس سے معلوم ہوا کہ جامہ (Cupping Therapy) کسی ایک بیماری کے بجائے مختلف قسم کی بیماریوں کا بہترین طریقہ علاج ہے، اور اس بات کو اطباء قدیم کے علاوہ جدید ماہرین نے بھی تسلیم کیا ہے، جیسا کہ پہلے گزرا۔

مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جامہ کا اصلی طریقہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل

سے ثابت ہے، وہ چیرا یا کٹ لگا کر حجامہ کرانے کا ہے۔

نبی ﷺ کا روزہ اور احرام کی حالت میں حجامہ کرانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ (بخاری) ۱

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کرایا، اور آپ روزہ کی حالت میں تھے

(بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ روزہ کی حالت میں حجامہ کرانا جائز ہے، کیونکہ حجامہ کے عمل میں روزہ فاسد ہونے کی کوئی بات نہیں پائی جاتی۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ

صَائِمٌ (بخاری) ۲

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کرایا، اور آپ احرام کی حالت میں تھے، اور

آپ نے حجامہ کرایا، جبکہ آپ روزہ کی حالت میں تھے (بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ روزہ کے علاوہ احرام کی حالت میں بھی حجامہ کرانا جائز ہے۔

نبی ﷺ کا زہر کی وجہ سے حجامہ کرانا

حضرت عبداللہ بن جعفر کی سند سے مروی ہے کہ:

اِحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَرْنِهِ بَعْدَ مَا سُمَّ (مسند ابی یعلیٰ) ۳

۱۔ رقم الحدیث ۱۹۳۹، کتاب الصوم، باب الحجامة والقیء للصائم.

۲۔ رقم الحدیث ۱۹۳۸، کتاب الصوم، باب الحجامة والقیء للصائم.

۳۔ رقم الحدیث ۶۷۶۹۶، المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحدیث ۱۸۳.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ سے جامہ کرایا، جب آپ کو زہر کا اثر ہو گیا تھا (ابو یعلیٰ، طبرانی)

اس حدیث کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے، لیکن اس کی تائید دیگر احادیث سے ہوتی ہے ۱۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح سند سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، مِنْ أَكَلَةِ أَكَلَهَا مِنْ شَاةٍ مَسْمُومَةٍ، سَمَّتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ (مسند احمد، رقم الحدیث ۳۵۴۷) ۲

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں جامہ کرایا، اُس زہر آلود بکری کا گوشت کھانے کی وجہ سے، جس میں اہل خیبر کی ایک عورت نے زہر شامل کر دیا تھا (مسند احمد)

اور اطباء نے بھی جسم میں زہر لیے اجزاء کے پائے جانے کی صورت میں جامہ کو زہر سے شفاء کا ذریعہ (Detoxification) قرار دیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قولی احادیث و روایات میں جامہ (کپنگ تھراپی) کی ترغیب و تاکید کے علاوہ خود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا جامہ (وکپنگ تھراپی) کروانا مختلف احادیث و روایات سے ثابت ہے، لہذا جامہ (وکپنگ تھراپی) کرنا دواء و علاج کے علاوہ مسنون اور باعثِ ثواب عمل بھی ہے۔

۱۔ ولأبي يعلى والطبرانی في الكبير من حديث عبد الله بن جعفر أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم بعد ما سم ، وفيه جابر الجعفي ضعفه الجمهور (تخریج احادیث الاحیاء، تحت رقم الحدیث ۴۰۹۱)

رواه أبو يعلى الموصلي ، حدثنا محمد بن عبد الله : حدثنا الحارث بن النعمان ، حدثنا شبیبان ، فذكره . قلت : مدار الإسناد على جابر الجعفي وهو ضعيف (اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، تحت رقم الحدیث ۵۳۲۴)

وفيه جابر الجعفي ضعفه الجمهور (المغني عن حمل الاسفار، تحت رقم الحدیث ۴۱۱۵) ۲
في حاشية مسند احمد: إسناده صحيح.

نبی ﷺ کا ہڈی کے جوڑ میں درد کی وجہ سے حجامہ کرانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، مِنْ رَهْصَةٍ أَخَذَتْهُ (ابن ماجہ، رقم الحدیث ۳۰۸۲) ۱

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں ہڈی کے جوڑ کے درد کی وجہ سے حجامہ کرایا (ابن ماجہ)

نبی ﷺ کا عورت کو حجامہ کی اجازت دینا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجُمَهَا (مسلم) ۲

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجامہ کے بارے میں اجازت لی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طیبہ کو حکم دیا کہ وہ ام سلمہ کا حجامہ کریں (مسلم)

۱ رقم الحدیث ۲۲۰۶ "۷۲"، کتاب السلام، باب لكل داء دواء واستحباب التداوی.

۲ قال شعيب الارنؤط: حديث صحيح (حاشية ابن ماجه)

عن رهصة اخذته الرهصة اصله ان ويبب باطن حافر الدابة شيء يوهنه أو ينزل فيه الماء من الاعياء واصل الرهص شدة العصر كذا في مجمع البحار ولعل المراد منه الرقي وهو نوع من الوجد يحصل بسبب تحرك رأس العظم من مفصله بلا انخلاع منه وانكسار عظم وغيره فيمتد الاعصاب والاورتار المحيط به فيوجع فقد ثبت حجامته صلى الله عليه وسلم من هذا الوجد (شرح سنن ابن ماجه للسيوطي، ج ۱، ص ۲۲۳، قوله بكلمة الله قال الخطابي المراد بها قوله تعالى أو تسريح يا احسان)

اس طرح کا واقعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بھی مروی ہے۔ ۱
اس سے معلوم ہوا کہ مرد حضرات کے علاوہ عورتوں کو بھی جامہ کرانا سنت سے ثابت ہے۔
اور اگر عورت کو اپنا جامہ کرانے کے لئے کوئی مستند و ماہر عورت میسر نہ آئے، تو اسے ضرورت
کے وقت اجنبی مرد سے جامہ کرانا بھی جائز ہے، جیسا کہ آگے جامہ سے متعلق شرعی احکام کے
ذیل میں آتا ہے۔ ۲

نبی ﷺ کا دوسرے کی فصد کرانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ طَيْبِيًّا،
فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا، ثُمَّ كَوَّاهُ عَلَيْهِ (مسلم) ۳

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کی طرف ایک طیب بھیجا،
جس نے اُن کی رگ کو کھولا (یعنی فصد کیا) پھر اس پر داغ دیا (مسلم، ابوداؤد)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر ضرورت ہو تو فصد بھی کرائی جاسکتی ہے۔ ۴

۱ عن جابر، رضى الله عنه أن عائشة زوج رسول الله صلى الله عليه وسلم استأذنت رسول الله
ﷺ في الحجامة، فأمر النبي ﷺ أبا طيبة أن يحجمها (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۷۴۷۴)
قال الحاکم: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه.
وقال الذهبي في التلخيص: على شرط مسلم.

۲ قد صرح علماؤنا بأن غير المحرم أيضا عند الضرورة يحجم ويقصد ويختن وقال الطيبي -
رحمه الله -: يجوز للأجنبي النظر إلى جميع بدنها للضرورة وللعلة (مراعاة المفاتيح، ج ۵،
ص ۲۰۵۲، كتاب النكاح، باب النظر)

قلت: متى اضطرت المرأة إلى هذا ولم تجد محرما يحجمها ولا امرأة، جاز أن يحجمها أجنبي
(كشف المشكل من حديث الصحيحين لابن الجوزي، تحت رقم الحديث ۱۶۸۸-۱۳۹۳)

۳ رقم الحديث ۲۲۰۷ "۷۳" كتاب السلام، ابوداؤد، رقم الحديث ۳۸۶۳.

في حاشية ابوداؤد: إسناده قوى.

۴ (فقط منہ عرفاً) استدلال بذلک علی أن الطیب یداوی بما ترجیح عنده، قال ابن رسلان: وقد
اتفق الأطباء علی أنه متى أمکن التداوی بالأخف لا ینتقل إلى ما فرقه، فمتی أمکن التداوی بالغذاء لا
ینتقل إلى الدواء، ومتی أمکن بالبسیط لا یعدل إلى المركب، ومتی أمکن بالدواء لا یعدل إلى
الحجامة، ومتی أمکن بالحجامة لا یعدل إلى قطع العرق (نبیل الأوطار، للشوکانی، ج ۸، ص ۲۳۵)

(فصل نمبر ۴)

نبی ﷺ کا جسم کے مختلف اعضاء میں حجامہ کرانا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جسم کے مختلف اعضاء میں حجامہ کرانے کا احادیث میں ذکر پایا جاتا ہے، جس کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

نبی ﷺ کا سر میں درد کی وجہ سے حجامہ کرانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ فِي رَأْسِهِ (بخاری) ۱

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر میں حجامہ کرایا (بخاری)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ،

مِنْ شَقِيقَةِ كَانَتْ بِهِ (بخاری) ۲

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے سر میں سخت درد

کی وجہ سے حجامہ کرایا (بخاری)

اس طرح کی احادیث کو اور محدثین نے بھی روایت کیا ہے۔ ۳

۱۔ رقم الحدیث ۵۶۹۹، کتاب الطب، باب الحجامة على الرأس.

۲۔ رقم الحدیث ۵۷۰۱، کتاب الطب، باب الحجامة من الشقيقة والصداع.

۳۔ عن ابن عباس، قال: احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم، وهو محرم في رأسه من

صداع كان به، أو شيء كان به، بماء يقال له: لحي جمل (مسند أحمد، رقم الحدیث ۲۳۵۵)

قال شعيب الأرنؤوط: إسناده صحيح على شرط البخاری، رجاله ثقات رجال الشيخين غير

عكرمة، فمن رجال البخاری (حاشية مسند احمد)

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میں حجامہ کرانا ثابت ہوتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کے وسط میں حجامہ کرانا

حضرت عبداللہ بن مالک ابن ابنِ تخمیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ (بخاری) ۱

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے درمیان میں لہجی جمل نامی مقام میں حجامہ کرایا، جبکہ آپ احرام کی حالت میں تھے (بخاری)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے وسط یعنی بالکل درمیان میں حجامہ کرایا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کے اگلے حصہ میں حجامہ کرانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ هَذَا الْحَجْمَ فِي

﴿گزشتہ صفحے کا لقیہ حاشیہ﴾

عن ابن عباس، أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم في رأسه وهو محرم من صداع كان يجده (السنن الكبرى للنسائي، رقم الحديث ۷۵۵۵)
ثنا المعتمر قال: سمعت حميدا قال: سئل أنس عن الصائم يحتجم، فقال: ما كنا نرى إن ذلك يكره إلا لجهده، ولم يسنده، وقال: قد احتجم النبي صلى الله عليه وسلم، وهو محرم ومن وجع وجده في رأسه (صحيح ابن خزيمة، رقم الحديث ۲۶۵۸، باب ذكر الدليل على أن النبي صلى الله عليه وسلم إنما احتجم على رأسه من وجع وجده برأسه)

قال البوصيري: هذا إسناد رجاله ثقات (إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، للبوصيري، تحت رقم الحديث ۵۳۲۶، كتاب الطب، باب موضع الحجامة) ۱
رقم الحديث ۱۸۳۶، كتاب جزاء الصيد، باب الحجامة للمحرم.

مُقَدَّم رَأْسِهِ، وَيُسَمِّيهِ أُمُّ مَغِيثٍ (المعجم الأوسط للطبرانی) ۱
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حجامہ اپنے سر کے اگلے حصہ میں کراتے تھے،
اور اس کا نام اُم مغیث (یعنی درد سے نجات دلانے والی چیز کی ماں) رکھتے تھے
(طبرانی)

اس حدیث سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کے اگلے حصہ میں حجامہ کرانا ثابت ہوا۔
مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سر میں، اور سر کے درمیان میں اور سر
کے اگلے حصہ میں دردِ سر (Headache) وغیرہ کی وجہ سے حجامہ کرانا صحیح احادیث سے
ثابت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کے تالو میں حجامہ کرانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

أَنَّ أَبَا هِنْدٍ حَجَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَأْفُوحِ، فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ائْتِكُمْ أَبُو هِنْدٍ،
وَائْتِكُمْ أَبُو هِنْدٍ فَقَالَ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ
فَالْحِجَامَةُ (صحيح ابن حبان) ۲

ترجمہ: ابو ہند نامی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تالو میں حجامہ کیا، پھر نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انصار کے لوگو! تم ابو ہند سے نکاح کرنے اور کرانے

۱ رقم الحدیث ۷۸۱۷۔

قال الهيثمي: رواه الطبراني في الأوسط ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحدیث ۷۳۳۷،
كتاب الطب، باب موضع الحجامة)

۲ رقم الحدیث ۶۰۸، ذکر الإباحة للمراء أن يحتجم على غير الأخدعين من بدنه، ابو داؤد،
رقم الحدیث ۲۱۰۲، كتاب النكاح، باب في الأكفاء.
فی حاشیة ابن حبان: إسناده حسن.

کا سلسلہ قائم کرو (یعنی اس سے نکاح کرنے کو اس کے حجامہ کا پیشہ اختیار کرنے کی وجہ سے معیوب نہ سمجھو) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں سے تم دوا و علاج کرتے ہو، ان میں سے کسی چیز میں خیر ہے، تو وہ حجامہ ہے (ابن حبان)

تالوسر کے درمیان میں وہ حصہ ہوتا ہے، جو منہ کی حرکت کے ساتھ حرکت کرتا ہے۔ ۱
اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے تالو والے حصہ میں بھی حجامہ کرایا ہے۔
اور ایک روایت میں تالو میں حجامہ کرانے کو نسیان اور بھول کی بیماری پیدا ہونے کا سبب قرار دیا گیا ہے، مگر اس روایت کی سند قابل اعتبار نہیں ہے۔ ۲

گردن کے دونوں طرف اور کندھوں کے مابین حجامہ کرانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ، وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

(مسند احمد، رقم الحدیث ۲۰۹۱) ۳

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کے دونوں طرف اور کندھوں کے درمیان

حجامہ کرایا (مسند احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

۱ وقال الطيبى: اليافوخ وسط الرأس وموضع ما يتحرك من رأس الطفل، والمعنى كان أحد طرفي ذلك الخط عند اليافوخ (مرقاة المفاتيح، كتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الثاني)
۲ الحجامة في نفرة الرأس تورث النسيان فتجنبوا ذلك.

رواه الديلمى من طريق عمر بن واصل قال حكى لى محمد ابن سواء عن مالك بن دينار عن أنس مرفوعا به وابن واصل اتهمه الخطيب بالوضع لا سيما وهو حكاية وقد احتجم عليه الصلاة والسلام فى يافوخه من وجع كان به (الأسرار المرفوعة فى الأخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الكبرى، لملا على القارى، رقم الحدیث ۱۶۸)

۳ فى حاشية مسند احمد: حسن لغيره.

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ عَلَى الْأَخْدَعَيْنِ وَعَلَى

الْكَاهِلِ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۲۱۹۱) ۱

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کے دونوں طرف اور پشت کے بالائی حصہ

(یعنی کندھوں کے درمیان) میں جامہ کرایا (مسند احمد، ابن حبان)

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

كَانَ يَحْتَجِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا اثْنَيْنِ فِي

الْأَخْدَعَيْنِ وَوَاحِدًا فِي الْكَاهِلِ (السنن الكبرى للبيهقي) ۲

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین جگہ جامہ کراتے تھے، دو تو گردن کے دونوں

طرف اور ایک پشت کے بالائی حصہ (یعنی کندھوں کے درمیان) میں (بیہقی،

بخاری، ابن ابی شیبہ)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کے دونوں طرف یعنی کانوں کی پشت

کے قریب اور کندھوں کے درمیان میں یعنی کمر یا پشت کے بالائی حصہ میں جامہ کرایا ہے۔ ۳

۱ ابن حبان، رقم الحديث ۶۰۷۷، ذکر إباحة الاحتجام للمرأة على الكاهل ضد قول من كرهه.
فی حاشیة مسند احمد: إسناده صحيح على شرط الشيخين.

وفی حاشیة ابن حبان: حديث صحيح، رجاله ثقات.

۲ رقم الحديث ۱۹۵۳۳، جزء فيه أحاديث الحسن بن موسى الأشيب لابی الحسن بن
موسى الأشيب البغدادي، رقم الحديث ۱۹، مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحديث ۲۳۶۹۶، فی
الحجامة أين توضع من الرأس؟.

قال البوصيري: هذا إسناده رجاله ثقات (إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، تحت رقم
الحديث ۳۸۹۸)

۳ (وعن أنس -رضى الله عنه -قال: كان رسول الله -صلى الله عليه وسلم -يحتجم في
الأخدعين) وهما عرقان في جانبي العنق على ما في النهاية. وقال شارح: عرقان في موضع الحجامة
من العنق وفي القاموس: الأخدع عرق في المحجمتين وهو شعبة من الوريد (والكاهل): ما بين
الكتفين كذا في النهاية وغيره وهو بكسر الهاء، ففي القاموس الكاهل: كصاحب، الحاراك وهو
بالفارسية: يال، وبالغربية: الغارب على ما ذكره في محله، أو مقدم أعلى الظهر مما يلي العنق، وهو
الثلاث الأعلى وهو ست فقر وما بين الكتفين، أو موصل العنق من الصلب. (رواه أبو داود وزاد
الترمذی، وابن ماجه): وكذا الحاكم عن أنس والطبرانی، والحاكم أيضا عن ابن عباس (وتسع
عشرة وإحدى وعشرين) (مرواة، ج ۷، ص ۲۸۷۶، كتاب الطب والرقي)

نبی ﷺ کا کمر پر حجامہ کرانا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ، مِنْ وَثْءٍ

كَانَ بَوْرِكِهِ- أَوْ ظَهْرِهِ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۴۲۸۰) ۱

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں حجامہ کرایا اپنے سُرین

یا پشت میں درد ہونے کی وجہ سے (مسند احمد)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر یا سُرین پر درد ہونے کی وجہ سے حجامہ کرایا ہے۔

نبی ﷺ کا سُرین پر حجامہ کرانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ عَلَى وَرْكِهِ، مِنْ وَثْءٍ

كَانَ بِهِ (سنن ابی داؤد) ۲

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سُرین پر اس میں درد ہونے کی وجہ

سے حجامہ کرایا (ابوداؤد)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سُرین پر درد کی وجہ سے حجامہ کرایا ہے۔ ۳

۱ فی حاشیة مسند احمد: صحیح لغیرہ، و هذا إسناد علی شرط مسلم.

۲ رقم الحديث ۳۸۶۳، اول كتاب الطب، باب، متى تستحب الحجامة؟

۳ ”ورک“ سے مراد سُرین ہے، جو زمین پر بیٹھنے کی حالت میں زمین سے مَس ہوتا ہے، اور اسی سے ”توڑک“ بنا ہے، جس کے معنی زمین پر سُرین ٹکا کر بیٹھنے کے آتے ہیں۔

لہذا بعض حضرات نے جو ”ورک“ سے جگاٹوں والی جگہ، یعنی مرد کی پیشاب گاہ یا عضو تناسل کے دائیں بائیں والے حصہ کو ﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

مراد لیا ہے، یہ درست نہیں ہے۔

نبی ﷺ کا پیر کی پشت پر درد کی وجہ سے حجامہ کرانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ

الْقَدَمِ مِنْ وَجَعِ كَأَبٍ بِهِ (سنن ابی داود) ۱

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہرِ القدم (یعنی پیر کی پشت) پر اس میں درد ہونے کی وجہ سے حجامہ کرایا، اور آپ اس وقت احرام کی حالت میں تھے

(ابوداؤد، ابن حبان)

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے پیر میں درد ہونے کی وجہ سے اس کی پشت پر حجامہ کرایا ہے۔ ظہرِ القدم سے مراد پیر کا وہ حصہ ہے، جس پر موزے پہننے کی حالت میں مسح کیا جاتا ہے، احادیث میں بھی چمڑے کے موزوں پر مسح کے لئے یہی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ۲

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

(وعن جابر -رضی اللہ عنہ - أن النبی -صلی اللہ علیہ وسلم -احتجم علی ورکھ) : بفتح الواو وكسر الراء فی جميع النسخ وفي القاموس :الورک بالفتح والكسر ككتف ما فوق الفخذ (من وثة) . بفتح الواو وسكون المثناة فهمز أى :من أجل وجع يصيب العضو من غير كسر، وقيل هو ما يعرض للعضو من حدر، وقيل هو أن يصيب العظم وهن ومن الرواة من يكتبها بالياء ويترك الهمزة، وكذلك هو في المصاييح وليس بسديد كذا قاله بعض الشراح، وحاصله أنه ينبغي أن يجمع بين كتابة الياء والهمز، ولا يقرأ إلا بالهمز أو يكتفى بالهمز من غير كتابة الياء وهو أبعد من الاشتباه. قال التوربشتي : كذا هو في سنن أبي داود وجامع الأصول، وقوله : (كان) أى :الوثة (به) : صفة للوثة : والياء للإلصاق، وفي القاموس :الوثة وجع يصيب اللحم لا يبلغ العظم، أو وجع في العظم بلا كسر أو هو الفك وبه وثة، ولا تقل وثنى (مرقاة، كتاب الطب والرقي، الفصل الثاني)

۱ رقم الحدیث ۱۸۳۷، کتاب المناسک، باب المحرم یحتجم، صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ۳۹۵۲، مسند أحمد، رقم الحدیث ۱۲۶۸۲، سنن نسائی، رقم الحدیث ۲۸۴۹.
فی حاشیة ابن حبان و مسند احمد: إسناده صحیح علی شرط الشیخین.
۲ ومسح علی ظہر قدمیہ (مسند احمد، رقم الحدیث ۹۴۳)

(فصل نمبر ۵)

مخصوص اعضاء یا امراض میں حجامہ کی احادیث و روایات

اس سے پہلے صحیح احادیث کی روشنی میں یہ بات گزر چکی ہے کہ حجامہ بہترین دوا اور شفاء ہے، اور کئی احادیث میں کسی خاص بیماری و مرض کے لئے حجامہ کی قید نہیں لگائی گئی، جس سے اصولی طور پر یہی معلوم ہوتا ہے کہ حجامہ بے شمار بیماریوں و امراض کا عمدہ علاج ہے۔

علاوہ ازیں کئی احادیث و روایات میں مختلف اعضاء میں حجامہ کی افادیت اور مختلف امراض کے لئے حجامہ کے شفاء و دوا ہونے کا ذکر آیا ہے، جن میں سے بعض احادیث و روایات کی سندوں پر محدثین نے کلام بھی کیا ہے، مگر ان سے حجامہ کی عام افادیت اور حجامہ کے بہترین دوا و شفاء کا ذریعہ ہونے کے اصولی مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔
ذیل میں اس طرح کی چند احادیث و روایات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

درِ دُمر کے لئے حجامہ کی افادیت کی حدیث

حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَجَعًا
فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ : اِحْتَجِمْ ، وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ ، إِلَّا قَالَ اِخْضِبْهُمَا

(سنن ابی داؤد) ۱

۱۔ رقم الحدیث ۳۸۵۸، کتاب الطب، باب فی الحجامة.

قال شعيب الارنؤوط: إسناده جيد من أجل غيبيد الله بن علي بن أبي رافع، فهو صدوق لا بأس به. وأخرجه ابن ماجه ۳۵۰۲، والترمذی ۲۱۸۰، من طريق زيد بن الخطاب، والترمذی ۲۱۷۹، من طريق حماد بن خالد الخياط، كلاهما عن فائد مولى غيبيد الله بن علي بن أبي رافع، به. وقد وقع في

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ترجمہ: جو شخص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر کے درد کی شکایت کیا کرتا تھا، تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامہ کرانے کا حکم فرماتے تھے، اور جو شخص اپنے پیروں میں درد کی شکایت کیا کرتا تھا، تو اس کو پیروں میں مہندی لگانے کا حکم فرماتے تھے (ابوداؤد)

اس طرح کی حدیث کو امام حاکم وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دردِ سر کی وجہ سے خود جامہ کرانے کا صحیح احادیث میں پہلے ذکر گزر چکا ہے۔ ۱

﴿ گزشتہ صفحے کا نتیجہ حاشیہ ﴾

روایۃ حماد بن خیاط: علی بن عبید اللہ، والصواب كما قال الترمذی: عبید اللہ بن علی. وقد اقتصر علی ذکر الحناء، لكن قال الأول فی روایتہ: كان لا یصیب النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - قرحة ولا شوكة إلا وضع علیه الحناء. وقال الثانی: قرحة أو نكبة. وهو فی "مسند أحمد ۲۷۶۱۷ و ۲۷۶۱۸. وفی باب الحجامة من ألم الرأس ما أخرجه البخاری ۵۷۰۰ و ۵۷۰۱، عن ابن عباس قال: احتجم رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - وهو محرم فی رأسه من شقیقة كانت به. ونحوه عند مسلم ۱۲۰۲. قال ابن القیم فی "زاد المعاد ۴/۸۹ ومن منافع الحناء: أنه مُحلِّل نافع من حرق النار، وفیه قوة موافقة للعصب إذا ضمّد به، وینفع إذا مضغ من قروح الفم والسُّلاق (وهو بشر تخرج علی أصل اللسان، وتقشر فی أصول الأسنان) العارض فیہ، ویرء القُلاع (وهی بثرات تكون فی جلدة الفم أو اللسان) الحادث فی أفواه الصبیان، والضماذ به ینفع من الأورام الحارة الملهبة... وقال أيضاً فی "الزاد: ۴/۵۵ والحجامة علی الكاهل تنفع من وجع المنكب والحلق، والحجامة علی الأُخدعین تنفع من أمراض الرأس وأجزائه كالوجه والأسنان والأذین والعینین والأنف، والحلق إذا كان صدور ذلك عن كثرة الدم أو فساده، أو عنهما ...

والحجامة تحت الذقن تنفع من وجع الأسنان والوجه والحلقوم، إذا استعملت فی وقتها، وتنقی الرأس والفکین، والحجامة علی ظهر القدم تنوب عن فصد الصافن، وهو عرق عظیم عند الکعب، وتنفع من قروح الفخذین والساقین، والقطاع الطمث، والحكة العارضة فی الأثینین. والحجامة فی أسفل الصدر نافعة من دمايل الفخذ، وجربہ وبتوره، ومن الثُّقرس والبواسیر، والفیل (وهو داء يحدث من غلظ كثیف فی القدم والساق، تتخلله عجر صجرة تاتمة) حاشیة سنن ابی داؤد

وقال الالبانی: جملة القول أن الحدیث حسن (سلسلة الاحادیث الصحیحة، تحت رقم الحدیث ۲۰۵۹)

۱ عن عبید اللہ بن علی بن أبی رافع، عن جدته سلمی مولاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخادمته قالت: قلما كان إنسان یأتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیشکو إلیه وجعا إلا قال له: احتجم ولا وجعا فی رجلیه إلا قال له: اخضبهما بالحناء (مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۲۸۲۸)

اس سے معلوم ہوا کہ حجامة دردوں کے لئے اور بطورِ خاص سر کے درد کے لئے انتہائی مفید ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیروں کے درد میں مہندی کی بھی افادیت ہے، مگر مرد حضرات کو پیروں کے صرف تلووں میں مہندی لگانے پر اکتفاء کرنا چاہئے، اور ناخنوں پر مہندی لگانے سے پرہیز کرنا چاہئے، تاکہ خواتین کے ساتھ مشابہت لازم نہ آئے۔ ۱

زہر کی وجہ سے سر میں حجامة کی حدیث

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ:

وَاحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ
الَّذِي أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ، حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ بِالْقُرْنِ وَالشَّفْرَةَ (سنن ابی داؤد) ۲

۱ (قالت: ما كان أحد يشتكى إلى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - وجعا في رأسه) أي: ناشئا من كثرة الدم (إلا قال) : أي: له (احتجم ولا وجعا في رجليه) أي ناشئا من الحرارة (إلا قال؟ اختضبهما) : أي: بالحناء، والحديث بإطلاقه يشمل الرجال والنساء، لكن ينبغي للرجل أن يكتفى باختضاب كفوف الرجل، ويجتنب صبغ الأظفار احترازا من التشبه بالنساء ما أمكن (مرقاة المفاتيح، ج ۷ ص ۲۸۷، كتاب الطب والرقي)

وهذا فيه دليل على الحجامة، وعلى فائدتها، وهذا في الغالب، فليس كل وجع في الرأس يكون دواؤه الحجامة، وليس كل وجع في الرجلين يكون دواؤه الحناء، ولكن هذا يدل على أن فيهما شفاء وفائدة (شرح سنن ابی داؤد للعباد، باب الحجامة)

۲ رقم الحديث ۴۵۱۰، كتاب الديات، باب فيمن سقى رجلا سما أو أطعمه فمات أيقاد منه.

قال شعيب الارنؤوط: صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف لانقطاعه؛ لأن ابن شهاب - وهو محمد ابن مسلم الزهرى - لم يسمع من جابر بن عبد الله كما قال الخطابي والمنذرى، ومن قبلهما سفيان بن عيينة، يونس: هو ابن يزيد الأيلي، وابن وهب: هو عبد الله.

وأخرجه الدارمي (۶۸) من طريق شعيب بن أبي حمزة، والبيهقي في "السنن ۴۶/۸" من طريق يونس بن يزيد، كلاهما عن ابن شهاب الزهرى، عن جابر.

وأخرجه البيهقي في "الدلائل ۲۶۳/۳ - ۲۶۳" من طريق موسى بن عقبة، عن ابن شهاب الزهرى مرسلًا. لكن روى فيه الزهرى قصة الحجامة وحدها عن جابر بن عبد الله.

ويشهد له دون ذكر الحجامة حديث أنس بن مالك السالف عند المصنف برقم (۴۵۰۸)

ويشهد له مع ذكر الحجامة فيه حديث ابن عباس عند ابن سعد في "طبقاته ۳۴۵/۱" و"۲/۲۰، ۲۰۱، وأحمد في "مسنده (۲۷۸۳)" وإسناده صحيح (حاشية ابی داؤد)

ترجمہ: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر جامہ کرایا، اس (زہر آلود) بکری کا گوشت کھانے کی وجہ سے (جس کو اہل خیبر کی ایک یہودی عورت نے زہر ملا کر دیا تھا) آپ کو ابو ہند نے سینگ اور نشتر (بلیڈ) سے جامہ لگایا (ابوداؤد)

اس طرح کی حدیث ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ ۱
اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْيَهُودِ أَهَدَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شاةً مَّسْمُومَةً، فَأَرْسَلَهَا إِلَيْهَا، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ؟ قَالَتْ: أَحْبَبْتُ - أَوْ أَرَدْتُ - إِنْ كُنْتُ نَبِيًّا فَإِنَّ اللَّهَ سَيَطْلِعُكَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ نَبِيًّا أُرِيحُ النَّاسَ مِنْكَ.

قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا احْتَجَمَ، قَالَ: فَسَافَرَ مَرَّةً، فَلَمَّا أَحْرَمَ، وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، فَاحْتَجَمَ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۷۸۴) ۲

ترجمہ: ایک یہودی عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کا گوشت ہدیہ کیا (جس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھالیا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ تجھے وہ حرکت کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟ تو اس نے کہا کہ میں یہ چاہتی تھی، یا یہ ارادہ رکھتی تھی کہ اگر آپ نبی ہوئے تو بے شک اللہ آپ کو اس پر مطلع کر دے گا، اور اگر آپ نبی نہ ہوئے تو

۱ عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك أن امرأة يهودية أهدت إلى النبي صلى الله عليه وسلم شاة مصلية ببخير فقال لها ما هذه قالت هدية وتحذرت أن تقول من الصدقة فلا يأكلها فأكلها وأكل أصحابه ثم قال لهم أمسكوا فقال للمرأة هل سمعت هذه الشاة قالت نعم قال من أخبرك قال هذا العظم - لساقها وهو في يده - قالت نعم قال لم قالت أردت إن تكن كاذبا يستريح الناس منك وإن كنت نبيا لم يضررك قال واحتجم النبي صلى الله عليه وسلم على الكاهل (مصنف عبدالرزاق، رقم الحديث ۱۰۰۱۹)

۲ في حاشية مسند احمد: إسناده صحيح.

میرے ذریعے لوگوں کو آپ سے چھٹکارا مل جائے گا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کے زہر کا اثر محسوس ہوتا تھا، تو حجامہ کرایا کرتے تھے، پھر جب آپ نے ایک مرتبہ سفر کیا، تو آپ نے احرام باندھ لیا، پھر آپ کو اس زہر کا کچھ اثر محسوس ہوا، تو آپ نے حجامہ کرایا (مسند احمد) اس سے معلوم ہوا کہ زہر کے اثر کی وجہ سے خاص کر سر میں حجامہ کرانا مفید ہے۔

البتہ ایک حدیث میں سر میں حجامہ کو مغیثہ کا نام دیا گیا ہے، اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل امین نے مجھے اس کا حکم فرمایا جبکہ میں نے یہودی عورت کا زہر آلود کھانا کھایا، مگر اس حدیث کی سند غیر معمولی ضعیف معلوم ہوتی ہے۔ ۱

جادو کی وجہ سے سر میں حجامہ کی روایت

ایک روایت میں یہ قصہ مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سحر و جادو کی وجہ سے سر میں حجامہ کرایا تھا۔

اس روایت کو بعض اہل علم حضرات نے ابو عبید کے حوالہ سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی ایک مرسل روایت کے طور پر ذکر کیا ہے، مگر ہمیں ابو عبید قاسم بن سلام کی کتب میں باسند طریقہ پر یہ روایت دستیاب نہ ہو سکی، البتہ ان کی غریب الحدیث میں بغیر سند کے اس طرح کی روایت

۱ (الحجامة في الرأس هي المغيثة، أمرني بها جبريل حين أكلت طعام اليهودية).

ضعيف جدا. رواه ابن سعد ۴۴۷/۱: أخبرنا عمر بن حفص، عن أبان، عن أنس مرفوعا.

قلت: وهذا إسناد ضعيف جدا؛ عمر بن حفص - وهو أبو حفص العبدى -، وأبان - وهو ابن أبي عياش -؛ متروكان.

وروى ۴۴۶/۱ عن عقيل، عن ابن شهاب، عن إسماعيل بن محمد بن سعد بن أبي وقاص: أنه وضع يده على المكان الناتئ من الرأس فوق اليافوخ، فقال: هذا موضع محجم رسول الله - صلى الله عليه وسلم - الذي كان يحجم، قال عقيل: وحدثني غير واحد أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - كان يسميها المغيثة. قلت: وهذا سند ضعيف لإعضاله، ورجاله كلهم ثقات. ثم روى عن المسعودي، عن عبد الله بن عمر بن عبد العزيز قال: احتجم رسول الله - صلى الله عليه وسلم - في وسط رأسه وكان يسميها منقذا (سلسلة الأحاديث الضعيفة، رقم الحديث ۳۵۱)

کا ذکر ملا ہے۔

اور زہر کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں حجامہ کرانے کی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ محدثین نے فرمایا کہ جادو کا اثر بعض اوقات دماغ میں چڑھ جاتا ہے، جس سے دماغی توازن متاثر ہو جاتا ہے، اور سر میں حجامہ کرنے کے نتیجہ میں جادو سے دماغ کی متاثرہ اخلاط خارج ہو جاتی ہیں، اس لئے جادو میں سر پر حجامہ کرانا مفید ہے، واللہ اعلم۔ ۱

سر اور دونوں کندھوں کے درمیان حجامہ کی افادیت کی حدیث

حضرت ابو بکر عہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ، وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدِّمَاءِ، فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لَشَيْءٍ (سنن أبي داود) ۲

۱۔ وقال أبو عبيد: في حديث النبي عليه السلام أنه احتجم على رأسه بقرن حين طب. القرن ليس هو بالمنزل الذي يذكر، إنما هو شبيهة المحجمة قال أبو عبيد: قوله: طب يعني سحر، يقال منه: رجل مطبوب، قال أبو عبيد: ونرى أنه إنما قيل له: مطبوب، لأنه كنى بالطب عن السحر، كما كنوا عن اللدغ (فقالوا) سليم تطيرا إلى السلامة من اللدغ، وكما كنوا عن الفلاة وهي المهلكة التي لا ماء فيها (غريب الحديث للقاسم بن سلام أبي عبيد، ج ۲ ص ۴۳، مادة طب) وأخرج أبو عبيد من مرسل عبد الرحمن بن أبي ليلى قال احتجم النبي صلى الله عليه وسلم على رأسه بقرن حين طب قال أبو عبيد يعني سحر قال بن القيم بنى النبي صلى الله عليه وسلم الأمر أولا على أنه مرض وأنه عن مادة مالت إلى الدماغ وغلبت على البطن المقدم منه فغيرت مزاجه فرأى استعمال الحجامة لذلك مناسباً فلما أوحى إليه أنه سحر عدل إلى العلاج المناسب له وهو استخراج قال ويحتمل أن مادة السحر انتهت إلى إحدى قوى الرأس حتى صار يخيل إليه ما ذكر فإن السحر قد يكون من تأثير الأرواح الخبيثة وقد يكون من انفعال الطبيعة وهو أشد السحر واستعمال الحجامة لهذا الثاني نافع لأنه إذا هيح الأخلط وظهر أثره في عضو كان استفراغ المادة الخبيثة نافعاً في ذلك وقال القرطبي إنما قيل للسحر طب لأن أصل الطب الحذق بالشيء والتفطن له فلما كان كل من علاج المرض والسحر إنما يتأتى عن فطنة وحذق أطلق على كل منهما هذا الاسم (فتح الباري لابن حجر، ج ۱ ص ۲۲۸، ۲۲۹، قوله باب السحر) ۲۔ رقم الحديث ۳۸۵۹، اول كتاب الطب، باب في موضع الحجامة.

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم، سر پر اور دونوں کندھوں کے درمیان میں حجامہ کراتے تھے، اور آپ فرماتے تھے کہ جس نے ان خونوں کو نکلوایا تو اسے کسی بیماری کے لیے دوا نہ کرنا نقصان نہیں پہنچائے گا (ابوداؤد)

اس حدیث کی سند کو بعض محدثین نے ضعیف و غریب قرار دیا ہے۔ ۱

۱۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن عزيز الموصلي، ثنا غسان بن الربيع، ثنا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، عن أبيه، أنه سمع أبا هزان، يحدث عن عبد الرحمن بن خالد بن الوليد، أنه كان يحتجم في هامته وبين كتفيه فقالوا: أيها الأمير إنك تحتجم هذه الحجامة؟ فقال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحتجمها في هامته ويقول: من أهرق من هذه الدماء فلا يضره أن لا يتداوى بشيء (مسند الشاميين، رقم الحديث ۲۱۱، معرفة الصحابة، لابی نعیم الأصبهانی، رقم الحديث ۲۶۵، فوائد ابی القاسم الحرثی رواية الانصاری، رقم الحديث ۱۲)

قال ابو القاسم الحرثی: حدیث غریب من حدیث عبد الرحمن بن خالد ابی الولید وهو عزیز الحدیث (فوائد ابی القاسم، حوالہ بالا)

وقال الهیثمی: رواه الطبرانی، وعبد الرحمن بن خالد لا أعلم له صحبة، وأبو هزان لم أعرفه، وبقية رجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۳۰، كتاب الطب، باب موضع الحجامة) وفي حاشية ابی داؤد: اسنادہ ضعیف، ابن ثوبان - وهو عبد الرحمن بن ثابت - مختلف فيه، وثقه بعضهم وضعفه آخرون ثم إن الحديث مرسل، لأن ثابت بن ثوبان لم يذكر له سماع من أحد من الصحابة، فهو من الطبقة السادسة على ما قال الحافظ، وقد اضطرب عبد الرحمن ابن ثابت بن ثوبان في هذا الحديث كما سيأتي. الوليد: هو ابن مسلم الدمشقي.

وأخرجه ابن ماجه ۳۳۸۲، وابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني ۱۲۸۳، والطبرانی في "الشاميين ۱۷۹، والبيهقي ۹/۳۳۰، وابن عساكر في "تاريخ دمشق ۷/۲۰۲، والمزني في "تهذيب الكمال" في ترجمة ابی كيشة الأنماري ۳۳/۲۱۳ من طريق الوليد بن مسلم، وابن جرير الطبري في "تهذيب الآثار ۱/۵۰۶ (مسند ابن عباس)، والطبرانی في الكبير ۲۲/۸۵۸، وفي الأوسط ۹۳۶، وفي الشاميين ۱۷۹، وابن عساكر ۷/۲۰۲ من طريق ابی معيد حفص بن غيلان، كلاهما عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، به.

ورواه عبد الله بن صالح بن مسلم العجلي عند ابن سعد في "الطبقات الكبرى ۱/۳۳۶، وغسان بن الربيع الموصلي عند ابن قانع في "معجم الصحابة ۲/۱۷۵، والطبرانی في "مسند الشاميين ۲۱۱، وزيد بن الحباب عند ابن جرير الطبري في "تهذيب الآثار ۱/۵۰۸، ۵۰۹ (مسند ابن عباس)، وابن عبد البر في "الاستيعاب" في ترجمة عبد الرحمن بن خالد بن الوليد، وابن عساكر في تاريخ دمشق ۳۳/۳۲۲، ثلاثهم عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان، عن أبيه، عن أبي هزان، عن عبد الرحمن ابن خالد بن الوليد.

جبکہ بعض محدثین نے اس حدیث کی سند کو معتبر و حسن قرار دیا ہے۔ ۱
 اور اس حدیث کا مطلب محدثین نے یہ بیان فرمایا ہے کہ جس نے ان اعضاء یعنی سر اور
 کندھوں کے مابین حجامہ کرایا، تو اسے ان اعضاء میں دموی یعنی خون کی وجہ سے پیدا شدہ
 بیماری کے لئے کسی اور دواء کی ضرورت نہ ہوگی، اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جس نے کسی
 بھی عضو میں پیدا شدہ تکلیف کا حجامہ کرایا، تو اسے اس عضو میں خون کی وجہ سے پیدا شدہ
 بیماری کے لئے کسی اور دواء کی ضرورت نہ ہوگی۔ ۲

پھر یہ بھی احتمال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اور کندھوں کے مابین ایک وقت میں حجامہ
 کراتے ہوں، اور یہ بھی احتمال ہے کہ ایک وقت میں سر میں اور دوسرے وقت میں کندھوں

۱۔ قال المناوی: (عن أبي كبشة) عمر بن سعد أو بعد بن عمرو و اسنادہ حسن (التيسير بشرح
 الجامع الصغير، ج ۱۰ ص ۲۷۳، باب كان وهي الشمائل الشريفة)
 وفي عون المعبود: (من أراق) أي أراق و صب (من هذه الدماء) أي بعض هذه الدماء المجتمعة
 في البدن المحسوس آثارها على البشرة وهو المقدار الفاسد المعروف بعلامة يعلمها أهلها (أن لا
 يتداوى بشيء) أي آخر (لشيء) أي من الأمراض.
 قال المنذرى والحديث أخرجه بن ماجه وفي إسنادہ عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان وكان رجلا
 صالحا أثنى عليه غير واحد وتكلم فيه غير واحد (عون المعبود، ج ۱۰ ص ۲۴۳، كتاب الطب، باب
 في موضع الحجامة)

وفي شرح ابى داؤد للعباد: تراجم رجال إسناد حديث: (أن النبى كان يحتجم على الهامة وبين
 كتفيه) قوله: (حدثنا عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقى). عبد الرحمن بن إبراهيم الدمشقى هو
 الملقب دحيم، وهو ثقة، أخرج له البخارى وأبو داود والنسائى وابن ماجه.
 (وكثير بن عبيد). كثير بن عبيد ثقة، أخرج له أبو داود والنسائى وابن ماجه.
 (حدثنا الوليد). الوليد بن مسلم الدمشقى وهو ثقة، أخرج له أصحاب الكتب الستة.
 (عن ابن ثوبان). عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان وهو صدوق يخطئ، أخرج له البخارى فى الأدب
 المفرد وأصحاب السنن.

(عن أبيه). ثابت بن ثوبان وهو ثقة، أخرج له البخارى فى الأدب المفرد وأبو داود والترمذى وابن
 ماجه (عن أبى كبشة الأنمارى). أبو كبشة الأنمارى صحابى، أخرج له أبو داود والترمذى وابن
 ماجه (شرح سنن ابى داؤد للعباد، كتاب الطب، باب موضع الحجامة)

۲۔ قوله: (على هامته) بتخفيف الميم الرأس (هذه الدماء) الظاهر دماء هذه الأعضاء المذكورة
 ويحتمل أن المراد جنس الدماء من أى عضو كان لشيء من الأمراض الدموية (حاشية السندى على
 سنن ابن ماجه، كتاب الطب، باب موضع الحجامة)

کے درمیان حجامہ کراتے ہوں۔ ۱

سر میں حجامہ کے جنون وغیرہ کی دوا ہونے کی حدیث

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحِجَامَةُ فِي الرَّأْسِ دَوَاءٌ مِنَ
الْجُنُونِ، وَالْجُدَامِ، وَالْبُرَصِ، وَالنُّعَاسِ، وَالضَّرْسِ (المعجم الاوسط
للطبرانی) ۲

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر میں حجامہ جنون اور کوڑھ پن

اور برص اور کابلی وستی اور ڈاڑھ کے درد کی دوا ہے (طبرانی، اصہبانی)

اس حدیث کی سند کو محدثین نے فی نفسه ضعیف و کمزور قرار دیا ہے۔ ۳

۱ (کان يحتجم على هامته) : أى: رأسه، وقيل وسط رأسه أى: للسم كما سيأتى، ورفع معمر
بغير سم وقد أضره (وبين كتفيه) يحتتمل أن يكون فعل هذا مرة وذاك مرة، ويحتمل أن يكون
جمعهما (مراقبة، كتاب الطب والرقي، الفصل الثاني)

۲ رقم الحديث ۲۵۴۷، المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۳۱۵۰، الطب النبوی،
لابی نعیم الأصهبانی، رقم الحديث ۵۰۷، باب الحجامه من أدوية البرص.

۳ قال الهيثمي: رواه الطبرانی في الأوسط، وفيه مسلمة بن سالم الجهني، ويقال: مسلم بن
سالم، وهو ضعيف (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۳۶، باب موضع الحجامه)
وقال الالباني: (الحجامه في الرأس من: الجنون والجذام، والبرص والنعاس، والضرس).
ضعيف

رواه الطبرانی (۱۳۱۵۰/۱۲/۲۹۱) وفي "الأوسط (۱/۲۷۷/۲) رقم ۲۶۸۶ عن عبد الله بن
محمد العبادي: أخبرنا مسلم بن سالم: أخبرنا عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن سالم، عن ابن عمر
مرفوعاً. قلت: وهذا إسناد ضعيف جداً؛ مسلم بن سالم هو الجهني، قال أبو داود: "ليس بثقة"،
وبه أعلى الهيثمي كما يأتي. والعبادي بضم العين المهملة، أورده السمعاني في هذه النسبة، ولم
يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً، فهو مجهول، ولم أره عند غيره. والحديث قال الهيثمي في "المجمع"
(۵/۹۳) رواه الطبرانی في "الأوسط"، وفيه مسلمة بن سالم الجهني، ويقال: مسلم بن سالم، وهو
ضعيف. قلت: وفاته أنه في "كبير الطبرانی" أيضاً. وقد روى من حديث ابن عباس أيضاً مرفوعاً
به. أخرجه ابن جرير الطبري في "تهذيب الآثار (۲/۱۰۳)، والطبرانی (۱۱۲۳۶/۱۱۸۷)

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

سر میں حجامہ کے جنون وغیرہ کی دوا ہونے کی دوسری حدیث

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَحْجَمَةُ الَّتِي فِي وَسْطِ
الرَّأْسِ مِنَ الْجُنُونِ وَالْجُدَامِ وَالنُّعَاسِ وَالْأَضْرَاسِ وَكَانَ يُسَوِّبُهَا
مُنْقَذَةً (مستدرک حاکم) ۱

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر کے درمیان میں حجامہ، جنون
اور کوڑھ پن اور کاہلی و سستی اور ڈاڑھ کے درد کی دوا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اس کا نام منقذہ (نجات دلانے والی) رکھا کرتے تھے (حاکم، طبرانی)

اس حدیث کی سند میں بھی فی نفسہ کمزوری وضعف پایا جاتا ہے۔ ۲

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

مختصراً من طريق إسماعيل بن شيبه، عن ابن جريج، عن عطاء، عن علقم، وهذا إسناد ضعيف
جداً؛ إسماعيل بن شيبه - ويقال: ابن شيبه الطائفي - قال الذهبي: "واه." ثم ساق له أحاديث مما
أنكر عليه، هذا أحدها. وروى من حديث أبي سعيد أيضاً بزيادة في آخره، ومن طريق أخرى عن ابن
عباس أيضاً، وقد مضى تخريجهما قريباً برقم (۳۵۱۳). ومن حديث أم سلمة مرفوعاً به؛ إلا أنه
قال: "والصداع" مكان: "والضرس." أخرجه الطبراني في "الكبير" ۲۳/۲۹۹/۶۶۷ عن
الحارث بن عبيد، عن المغيرة بن حبيب، عن مولى لأم سلمة، عنها. قلت: وأخرجه الطبري في
"التهذيب" (۲/۱۲۳/۱۳۳۶) بسند ضعيف؛ عن الحارث بن عبيد الأنماري، عن أبي المغيرة بن
صالح، عن مولى لأم سلمة به؛ إلا أنه قال ... "من الصداع والدوار ووجع الضرس، قال: وعد
أشياء كثيرة." وأنا أظن أن (الأنماري) محرف من (الإيادي)، وهو صدوق يخطيء، وأبو المغيرة
بن صالح، أظنه خطأ من الطابع أو الناسخ، والصواب: "المغيرة أبي صالح؛ فإن المغيرة بن حبيب
عند الطبراني كنيته أبو صالح، قال ابن حبان في "الثقات": "يغرب." والمولى مجهول لم
يسم. (تنبيه): حديث أم سلمة هذا مما فات الهيثمي فلم يورده في "مجمع الزوائد" وهو على
شرطه (سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ۳۵۱۶)

۱ رقم الحديث ۷۴۷۸، المعجم الاوسط للطبراني، رقم الحديث ۲۶۲۳.

۲ قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

وقال الذهبي: عيسى في الضعفاء لابن حبان وابن عدى.

﴿ بقیہ حاشیہ کے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

سر میں حجامہ کے جنون وغیرہ کی دوا ہونے کی تیسری حدیث

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْحِجَامَةَ فِي الرَّأْسِ دَوَاءٌ
مِنْ دَاءِ الْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَالْعُشَا وَالْبُرْصِ وَالصَّدَاعِ (المعجم الكبير

للطبرانی، رقم الحديث ۶۶۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر میں حجامہ، جنون کی بیماری اور کوڑھ

پن اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جانے اور برص اور درد کی دوا ہے (طبرانی)

اس حدیث کو بھی بعض اہل علم حضرات نے فی نفسہ ضعیف و کمزور قرار دیا ہے۔ ۱

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وقال الطبرانی: لا يروى هذا الحديث عن أبي سعيد الخدري إلا بهذا الإسناد، وتفرد به ابن أبي
أويس.

وقال الالبانى: وروى الحاكم (۳/۲۱۰) عن أبي موسى عيسى بن عبد الله الخياط، عن محمد بن
كعب القرظي، عن أبي سعيد الخدري مرفوعاً بلفظ:

المحجمة التي في وسط الرأس من الجنون والجذام والنعاس، وكان يسميها منقذة.
وقال: "صحيح الإسناد!" ورده الذهبي بقوله: "قلت: عيسى في "الضعفاء" لابن حبان وابن
عدى. قلت: قال فيه ابن عدى (۲۹۶/۲) عامة ما يرويه لا يتابع عليه (سلسلة الاحاديث الضعيفة،
رقم الحديث ۳۵۱۳)

۱ قال الالبانى: (إن الحجامة في الرأس دواء من داء؛ الجنون والجذام والعشا والبرص
والصداع).
ضعيف.

أخرجه الطبراني في "المعجم الكبير (۶۶۷/۲۹۹/۲۳)" من طريق سعيد بن الربيع ثنا الحارث
بن عبيد عن المغيرة بن حبيب عن مولى أم سلمة عن أم سلمة مرفوعاً.

قلت: وهذا إسناد ضعيف مظلم؛ مولى أم سلمة والمغيرة بن حبيب وسعيد ابن الربيع لم أعرفهم.
والحارث بن عبيد: فيه كلام - مع كونه من رجال مسلم (سلسلة الاحاديث الضعيفة، رقم الحديث
۷۰۷۱)

سر میں حجامہ کے جنون وغیرہ کی دوا ہونے کی چوتھی حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں سر میں حجامہ کو سات پیاریوں سے شفاء کا سبب قرار دیا گیا ہے، ایک جنون سے، دوسرے کوڑھ پن سے، تیسرے برص سے، چوتھے کاہلی و سستی سے، پانچویں ڈاڑھ کے درد سے، چھٹے سر کے درد سے، اور ساتویں آنکھوں میں اندھیرا چھانے سے۔ ۱

مگر اس روایت کی سند شدید ضعیف و کمزور قرار دی گئی ہے۔ ۲

۱۔ حدثنا سهل بن موسى، ثنا عمر بن يحيى، ح حدثنا علي بن سعيد الرازي، ثنا أيوب بن محمد الصالحى، قال: ثنا عمر بن رباح، ثنا ابن طاوس، عن أبيه، عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :الحجامة فى الرأس شفاء من سبع إذا ما نوى صاحبها :من الجنون، والجذام، والبرص، والنعاس، ووجع الضرس، والصداع، وظلمة يجدها فى عينيه (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۱۰۹۳۸، الطب النبوى، لابی نعيم الأصبهاني، رقم الحديث ۲۹۶، باب الحجامة من الجذام)

۲۔ قال الهيثمى: رواه الطبرانى، وفيه عمر بن رباح العبدى، وهو متروك (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۳۸، باب موضع الحجامة)

وقال الالبانى: (الحجامة فى الرأس شفاء من سبع -إذا ما نوى صاحبها -من الجنون، والجذام، والبرص، والنعاس ووجع الأضراس، والصداع، وظلمة يجدها فى عينيه) موضوع.

رواه ابن جرير الطبرى فى "تهذيب الآثار (۳/۱۲۲/۱) وكذا العقيلي (ص ۲۹) وابن عدى (۲/۲۲/۲) وابن جرير عمربن رباح: أخبرنا ابن طاوس، عن أبيه، عن ابن عباس مرفوعاً. ومن هذا الوجه رواه ابن عدى (۲۳۶/۱) وقال: "عمر بن رباح يروى البواطيل عن ابن طاوس ما لا يتابعه أحد عليه، والضعف بين على حديثه." وقال ابن حبان: "يروى الموضوعات عن الفقات، لا يحل كتب حديثه إلا على التعجب." ثم رواه الطبرانى (۳/۱۲۲/۱) وكذا العقيلي (ص ۲۹) وابن عدى (۲/۲۲/۲) وابن جرير الطبرى فى "تهذيب الآثار (۲/۱۰۴/۱۲۶۹) من طريق قدامة ابن محمد الأشجعى قال: حدثنا إسماعيل بن شبيب الطائفي، عن ابن جريح، عن عطاء، عن ابن عباس به مختصراً. وإسماعيل هذا واه؛ كما قال الذهبى، وقال النسائي: "متروك الحديث." والأشجعى: صدوق يخطئ. وروى الحاكم (۴/۲۱۰) عن أبي موسى عيسى بن عبد الله الخياط، عن محمد بن كعب القرظي، عن أبي سعيد الخدرى مرفوعاً بلفظ: "المحجمة التى فى وسط الرأس من الجنون والجذام والنعاس، وكان يسميها منقذة." وقال: "صحيح الإسناد!" ورده الذهبى بقوله: "قلت: عيسى فى "الضعفاء" لابن حبان وابن عدى. "قلت: قال فيه ابن عدى (۲/۲۹۶/۲) عامة ما يرويه لا يتابع عليه (سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ۳۵۱۳)

سر کے پیچھے ہڈی پر حجامہ کے ستر بیماریوں کی دوا کی حدیث

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں (سر کے پچھلے حصہ میں) گدی کے اوپر ابھری ہوئی ہڈی کے مقام پر حجامہ کو بہتر (72) بیماریوں کی دوا قرار دیا گیا ہے، جن میں جنون، الجذام، کوڑھ پن، برص اور ڈاڑھوں کے درد کی بیماریوں کو بھی شمار کیا گیا ہے۔ ۱

مگر اس حدیث کی سند میں کچھ کمزوری وضع پایا جاتا ہے۔ ۲

حجامہ کے نظر کو تیز اور کمر کو ہلکا کرنے کی حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الدَّوَاءُ الْحِجَامَةُ تُذْهِبُ

۱ عبد الحميد بن صيفي، عن أبيه، عن جده قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "عليكم بالحجامة في جوزة القمحودة، فإنه دواء من اثنين وسبعين داء، وخمسة أدواء: من الجنون، والجذام، والبرص، ووجع الأضراس (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۳۰۶، الطب النبوي، لابی نعيم الأصبهاني، رقم الحديث ۳۰۲، باب موضع الحجامة للمجدوم)

۲ قال الهيثمي: قلت: هكذا وجدته في الأصل المسموع. رواه الطبراني ورجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۳۹، كتاب الطب، باب موضع الحجامة) وقال الالباني: (عليكم بالحجامة في جوزة القمحودة؛ فإنه دواء من اثنين وسبعين داء وخمسة أدواء؛ من الجنون والجذام والبرص ووجع الأضراس) ضعيف. أخرجه الطبراني في "الكبير"، وابن السني، وأبو نعيم في "الطب"، عن عبد الحميد بن صيفي بن صهيب، عن أبيه، عن جده مرفوعاً؛ كما في "الجامع الكبير" للسيوطي (۱۰/۱۳/۲۸۱۳۳) قلت: وهذا إسناد ضعيف؛ عبد الحميد هو ابن زياد بن صيفي بن صهيب؛ وأورده الذهبي في "الميزان" هكذا؛ وقال: "قال البخاري: لا يعرف سماع بعضهم من بعض." وقال ابن حاتم ۳/۱/۱۳ عن أبيه: "هو شيخ." وأما ابن حبان؛ فذكره في "الثقات!" وقال الحافظ في "التقريب": "لين الحديث." وأما شيخه الهيثمي؛ فوثقه؛ كما يدل عليه قوله في تخريج الحديث ۵/۹۴، رواه الطبراني، ورجاله ثقات! "وكانه اعتمد على توثيق ابن حبان المذكور (سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ۳۸۹۴)

- الدَّمَّ وَتَجَلُّوُ البَصَرَ، وَتَخِفُ الصُّلْبَ (مستدرک حاکم) ۱
- ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجامہ کیا ہی اچھی دوا ہے، جو (مِضْر) خون کو دور کر دیتی ہے، اور نظر کو چلائے (یعنی روشنی و قوت) بخشتی ہے، اور کمر کو ہلکا (اور بوجھ کو کم) کرتی ہے (حاکم)
- امام حاکم نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے، اور امام ذہبی نے غیر صحیح قرار دیا ہے۔ ۲
- اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔ ۳
- اور دیگر حضرات نے اس حدیث کو سند کے اعتبار سے ضعیف و کمزور قرار دیا ہے۔ ۴

۱ رقم الحدیث ۸۲۵۸، کتاب الطب.

۲ قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الإسناد، ولم یخرجاه " وقال الذہبی فی التلخیص: غیر صحیح.

۳ عباد بن منصور، قال: سمعت عکرمۃ، یقول: کان لابن عباس، غلمۃ ثلاثۃ حجمامون فکان اثنان منہم یفلان علیہ وعلی اہلہ وواحد یحجمہ ویحجم اہلہ قال: وقال ابن عباس: قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: نعم العبد الحجام، یدھب الدم، ویخف الصلب، ویجلو عن البصر (سنن الترمذی، رقم الحدیث ۲۰۵۳)

قال الترمذی: هذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ إلا من حدیث عباد بن منصور.

۴ قال محمد بن طاہر المقدسی: حدیث: نعم العید الحجاج یدھب بالدم، ویجلو البصر ویخفف الصلب. رواہ عباد بن منصور: عن عکرمۃ، عن ابن عباس. وعباد ضعیف (ذخیرۃ الحفاظ، تحت رقم الحدیث ۵۷۵۶)

وقال الالبانی: "نعم العبد الحجام، یدھب بالدم، ویخف الصلب، ویجلو البصر."

ضعیف، رواہ الترمذی ۲/۵، وابن ماجہ ۳۴۷۸، والطبرانی ۱۸۹۳، والحاکم ۳/۲۱۲، وابن الضریس فی "الجزء الثالث من حدیثہ ۱۵۱/۱ عن عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس مرفوعاً.

ومن هذا الوجه رواہ محمد بن محمد بن محمد بن مخلد فی "حدیث ابن السماک ۱/۱۸۳/۱، وابن عدی ۲۳۸/۲، وقال: "عباد بن منصور هو فی جملۃ من یکتب حدیثہ."

وقال الترمذی: "حدیث حسن غریب، لا نعرفہ إلا من حدیث عباد بن منصور."

قلت: قال الحفاظ: "صدوق، وكان یدلس، وتغیر بأخرۃ."

فقول الحاکم: "صحیح الإسناد. "مردود، وإن وافقه الذہبی، فإنه من أوہامہ، کیف لا، وقد وفق للصاب فی مکان آخر، أخرجه فیہ الحاکم أيضا ۳/۳۱۰، فلما صححہ، ردہ الذہبی بقولہ: "قلت:

لا" (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ، تحت رقم الحدیث ۲۰۳۶)

حجامہ کے دانتوں میں درد وغیرہ سے شفاء ہونے کی روایت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی طبرانی کی ایک حدیث میں حجامہ کو

دانتوں کے درد اور سستی و کاہلی کے لئے مفید قرار دیا گیا ہے۔ ۱

مگر اس حدیث کی سند میں شدید ضعف پایا جاتا ہے۔ ۲

۱ عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحجامة من وجع

الأضراس والنعاس (المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۱۱۴۳۶)

۲ قال ابن الملقن: أما حديث ابن عباس -رضى الله عنهما- فله طريقان - 1: يرويه إسماعيل بن شيبه، عن ابن جريج، عن عطاء، عن ابن عباس، قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم-: "الحجامة من وجع الأضراس، والنعاس." أخرجه الطبرانی في الكبير (۱۱/۱۸۷) رقم (۱۱۴۳۶) وهذا لفظه. والعقيلي في الضعفاء (۱/۸۳) ولفظه: "الحجامة من الجنون، والجذام، والبرص، والأضراس، والنعاس." كلاهما من طريق قدامة بن محمد الأشجعي، عن إسماعيل به، وهذه الطريق لها ثلاث علل:

(أ) ابن جريج تقدم في الحديث (۵۸۷) أنه مدلس من الثالثة، وقد عنعن هنا.

(ب) إسماعيل بن شيبه، ويقال: ابن شبيب، ويقال: ابن إبراهيم بن شيبه، الطائفي ضعيف، قال النسائي: منكر الحديث. وقال العقيلي: أحاديثه مناكير، غير محفوظة من حديث ابن جريج. وقال ابن عدی: يروى عن ابن جريج ما لا يرويه غيره.

وذكر ابن حبان في الثقات، وقال: يتقى حديثه من رواية قدامة عنه / انظر الكامل (۳۰۸. ۳۰۷ / ۱/۳۰۷) واللسان (۱/۳۱۰) رقم (۱۲۸۶).

(ج) قدامة بن محمد بن قدامة بن خشرم الأشجعي صدوق، إلا أنه يخطئ / الكامل (۶/۲۰۷۳) والتقريب (۲/۱۲۳) رقم (۹۳)، والتهذيب (۸/۳۶۵) رقم (۶۳۸) وأيضاً وعليه فالحديث من هذه الطريق ضعيف جداً.

يرويه أبو حفص الضرير عمر بن رباح، عن عبد الله بن طاووس، عن أبيه، عن ابن عباس، يرفعه بلفظ: "الحجامة في الرأس شفاء من سبع - إذا ما نوى صاحبها - من الجنون، والجذام، والبرص، والنعاس، ووجع الأضراس، والصداع، وظلمة يجدها في عينيه."

أخرجه الطبرانی في الكبير (۱۱/۲۹) رقم (۱۰۹۳۸) واللفظ له.

وابن عدی في الكامل (۵/۱۷۰۸) بنحوه.

ومن طريقه ابن الجوزي في العلل (۲/۳۹۳. ۳۹۵) رقم (۱۲۶۹).

قال ابن الجوزي عقبه: "هذا حديث لا يصح، أبو حفص اسمه عمر بن رباح، وهو مولى ابن طاووس، قال الفلاس: دجال. وقال الدارقطني: متروك. وقال أبو حاتم: عمر يروى الموضوعات

﴿بقية حاشية الگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

گدّی پر حجامہ سے بھول کی بیماری پیدا ہونے کی روایت

ایک روایت میں سر کے پیچھے، گدّی کے کڑھے یعنی گہرائی والی جگہ پر حجامہ کو

﴿ گزشتہ صفحے کا یقینہ حاشیہ ﴾

عن البائبات، لا يحل كتب حديثه إلا على التعجب. وقال ابن عدی: يروى عن ابن طاووس البواطيل، ما لا يتابعه أحد عليه."

وقال الهيثمي في المجمع (۵/۹۳) فيه عمر بن رباح العبدي، وهو متروك." وأما حديث ابن عمر -رضي الله عنهما- يرفعه، فلفظه:

"الحجامة في الرأس من الجنون، والجذام، والبرص، والنعاس، والضرس." أخرجه الطبراني في الكبير (۱۲/۲۹۲) رقم (۱۳۱۵۰)

والأوسط - كما في مجمع البحرين (ص ۳۹۲/ النسخة المكبية) -

من طريق عبد الله بن محمد العبادي، ثنا مسلمة بن سالم الجهني، ثنا عبيد الله بن عمر، عن نافع، عن سالم، عن ابن عمر، فذكره.

ورواه ابن السني في الطب - كما في كنز العمال (۱۰/۹.۱۰) رقم (۲۸۱۰۹) .

وعزاه الهيثمي في المجمع (۵/۹۳) للطبراني في الأوسط فقط، وقال: "فيه مسلمة بن سالم الجهني، ويقال مسلم بن سالم، وهو ضعيف."

وقال ابن الهادي في الصارم المنكي " (ص ۲۸.۲۹) بعد أن ذكر حديثاً آخر من هذه الطريق: "وقد تفرد به هذا الشيخ الذي لم يعرف بنقل العلم، ولم يشتهر بحمله، ولم يعرف من حاله ما

يوجب قبول خبره، وهو: مسلمة بن سالم الجهني. الذي لم يشتهر إلا برواية هذا الحديث المنكر، وحديث آخر موضوع ذكره الطبراني بالاسناد المتقدم، ومثته: "الحجامة في الرأس أمان من

الجنون والجذام، والبرص، والنعاس، والضرس " ...، وإذا تفرد مثل هذا الشيخ المجهول الحال، القليل الرواية بمثل هذين الحديثين المنكرين، عن عبيد الله بن عمر أثبت آل عمر بن الخطاب في

زمانه، وأحفظهم، عن نافع، عن سالم، عن أبيه عبد الله بن عمر من بين سائر أصحاب عبيد الله

الشفقات المشهورين والإثبات المتقين، علم أنه شيخ لا يحل الاحتجاج بخبره، ولا يجوز الاعتماد على روايته هذا مع أن الراوي عنه وهو عبد الله بن محمد العبادي أحد الشيوخ الذين لا يحتج بما

تفردوا به "اھـ.

قلت: أما مسلمة بن سالم الجهني، ويقال: مسلم بن سالم، فهو ضعيف / التقريب (۲/۲۳۵) رقم (۱۰۸۲) والتهديب (۱۰/۱۳۱) رقم (۲۳۲)

وأما عبد الله بن محمد العبادي، فلم أجد من ذكره بجرح أو تعديل سوى الحافظ ابن عبد الهادي، وله ترجمة في الاكمال لابن ماكولا (۶/۳۳۵) والأنساب للسمعاني (۹/۱۷۵)

وعليه فالحديث ضعيف بهذا الإسناد، وقال الألباني في ضعيف الجامع (۳/۱۰۷) رقم (۲۷۵۶) ضعيف جداً، والله أعلم (مختصر تلخيص الذهبی، ج ۶ ص ۲۷۸۱ إلى ۲۷۸۳، كتاب الطب)

نسیان اور بھول کی بیماری پیدا ہونے کا سبب قرار دے کر اس سے بچنے کا حکم مذکور ہے۔ مگر اس روایت کی سند کو محدثین نے ناقابل اعتبار قرار دیا ہے، اور اس میں جھوٹے راوی کے موجود ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ ۱

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ مختلف اعضاء یا بیماریوں میں حجامہ سے متعلق بعض احادیث و روایات تو معتبر و مضبوط سندوں کے ساتھ مروی ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس بعض احادیث و روایات شدید ضعیف و کمزور یا ناقابل اعتبار ہیں، جن سے کوئی فضیلت اور شریعت کا کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا۔ اور اس سلسلہ کی بعض احادیث و روایات ضعیف ہیں، لیکن وہ مختلف سندوں سے مروی ہیں، جیسا کہ سر میں حجامہ کے جنون وغیرہ کی بیماری سے شفاء ہونے کی احادیث، اور اس طرح کی احادیث سے ایک درجہ میں فضیلت و افادیت ثابت ہو جاتی ہے۔

نیز اگر طب و میڈیکل کے تجربات و فن سے سر یا دیگر اعضاء میں حجامہ کے مذکورہ یا اس جیسے

۱۔ قال العجلونی:

(الحجامة في نقرة الرأس تورث النسيان ، فتجنبوا ذلك) قال في المقاصد : رواه الديلمي عن أنس مرفوعا ، وفي سنده عمر بن واصل اتهمه الخطيب بالوضع لا سيما وهي حكاية وقد احتجم النبي صلى الله عليه وسلم في يافوخه من وجع كان به ، ويروى أنه كان يحتجم على هامته ، أي على رأسه وبين كتفيه (كشف الخفاء للعجلوني ، تحت رقم الحديث ۱۱۰۶)

وقال الفتى:

"الحجامة في نقرة الرأس تورث النسيان فتجنبوا ذلك" فيه ابن واصل اتهمه الخطيب بالوضع (تذكرة الموضوعات للفتى، ج ۱ ص ۸۸)

وقال الشوكاني:

حديث: الْحِجَامَةُ فِي نَقْرَةِ الرَّأْسِ تُورِثُ النَّسْيَانَ.

في إسناده: منهم بالوضع (الفوائد المجموعة للشوكاني، تحت رقم الحديث ۱۲۶)

وقال محمد بن محمد درويش الشافعي:

حديث: "الحجامة في نقرة الرأس تورث النسيان". فيه عمر بن واصل، اتهمه الخطيب بالوضع (أسنى المطالب في أحاديث مختلفة المراتب، تحت رقم الحديث

(۵۷۳)

فوائد معلوم ہوں، تو وہ اس بحث کے خلاف نہیں، کیونکہ صحیح احادیث میں اصولی طریقہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جامہ کو بہترین دواء اور علاج قرار دیئے جانے کا ذکر ہے، جن سے مختلف اور بے شمار بیماریوں سے شفاء یابی کا ثبوت ملتا ہے، اور اس حیثیت سے وہ اصولی احادیث اس طرح کے تجربہ سے ثابت شدہ بے شمار فوائد کو شامل ہیں۔

اور موجودہ دور میں دنیائے میڈیکل سائنس نے جامہ کی افادیت کا جس طرح سے اعتراف کیا ہے، اور جس برق رفتاری سے اس سلسلہ میں تجربات ہو رہے ہیں، اور مشاہدات سامنے آرہے ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ جامہ کے ذریعہ بے شمار بیماریوں بلکہ مہلک اور بظاہر ناقابل علاج امراض کا علاج ہونے کا جلد ہی واقعات و مشاہدات کی روشنی میں اعتراف کر لیا جائے گا، جس کے بعد جامہ کی اہمیت و افادیت کی ضرورت اور اس کی طرف توجہ کا احساس اور زیادہ بڑھ جائے گا، اور بے شمار بیماریوں کے لئے جامہ کے علاوہ کسی دوسری دواء اور آپریشن وغیرہ کی صورت میں علاج کی ضرورت نہ رہے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ.

(فصل نمبر ۶)

حجامہ کی مستحب یا جائز تاریخیں

پچھلے مختلف احادیث کی روشنی میں حجامہ کی عالی شان افادیت اور اہمیت معلوم ہو چکی، اور مذکورہ احادیث میں کسی مخصوص دن و تاریخ میں حجامہ کرانے کی کوئی قید و شرط نہیں لگائی گئی، اس لئے حجامہ، کسی بھی دن اور کسی بھی تاریخ میں، رات و دن کے کسی بھی وقت میں کرانا جائز ہے۔

مگر کئی احادیث میں بعض تاریخوں میں حجامہ کرانے کو زیادہ مفید قرار دیا گیا ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ان مخصوص تاریخوں میں حجامہ کرانا ثابت ہے، آگے اس کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

نبی ﷺ کا سترہ، انیس اور اکیس تاریخ میں حجامہ کرانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ، وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعِ عَشْرَةَ وَتِسْعِ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ (سنن الترمذی) ۱

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن کے دونوں طرف اور پشت کے بالائی حصہ (یعنی کندھوں کے درمیان) میں حجامہ کرایا کرتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ

۱۔ رقم الحدیث ۲۰۵۱، ابواب الطب، باب ما جاء في الحجامة، مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۷۴۷۷۔ قال الترمذی: وفي الباب عن ابن عباس، ومقل بن يسار وهذا حديث حسن. وقال الحاکم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه. وقال الذهبي: على شرط البخاري ومسلم.

علیہ وسلم (چاندکی) سترہ اور انیس اور اکیس تاریخوں میں حجامہ کرایا کرتے تھے
(ترمذی، حاکم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ
عَشْرَةَ، وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ (مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۲۵۳) ۱
ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (چاندکی) سترہ اور انیس اور اکیس تاریخوں میں حجامہ
کرایا کرتے تھے (حاکم)

اس طرح کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ ۲
مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ چاندکی سترہ، انیس اور اکیس تاریخوں میں حجامہ کرنا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اور چاندکی تاریخ غروب کے بعد سے شروع ہو کر اگلے دن غروب
تک رہتی ہے۔

مذکورہ تاریخوں میں حجامہ باعثِ خیر و شفاء ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ
الشَّهْرِ كَانَ لَهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ (مستدرک حاکم) ۳
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (چاندکے) مہینہ کی سترہ

۱ قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الإسناد، ولم یخرجاه.

۲ عن ابی ہریرۃ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم لسبع عشرۃ
یمضین من الشهر، وتسع عشرۃ، وإحدى وعشرين. لم یرو هذا الحدیث عن السری بن
یحیی إلا مسلمۃ بن علی، تفرّد به الحکم بن موسی ولم یروہ عن محمد ابن سیرین إلا
السری بن یحیی (المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۴۲۵۳)

۳ رقم الحدیث ۷۴۷۵.

قال الحاکم: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه. وقال الذہبی: علی شرط مسلم.

تاریخ میں جامہ کرایا، تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء کا باعث ہوگا (حاکم)

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ احْتَجَمَ لِسَبْعِ عَشْرَةَ،
وَتَسَعَ عَشْرَةَ، وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ، كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ (ابوداؤد) ۱
ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (چاند کے) مہینہ کی سترہ
اور انیس اور اکیس تاریخوں میں جامہ کرایا، تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء
کا باعث ہوگا (ابوداؤد)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ يَوْمٍ تَحْتَجِمُونَ فِيهِ سَبْعَ
عَشْرَةَ، وَتَسَعَ عَشْرَةَ، وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ (مصنف ابن ابی شیبہ) ۲
ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے جامہ کرانے کے بہترین دن
(چاند کی) سترہ اور انیس اور اکیس تاریخیں ہیں (ابن ابی شیبہ)

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ چاند کی سترہویں، انیسویں اور اکیسویں تاریخوں میں جامہ
کرنا مختلف بیماریوں سے شفاء حاصل کرنے کے لئے زیادہ مفید اور بہتر تاریخیں ہیں۔
لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرورت کے وقت
بغیر کسی دن و تاریخ کی پابندی کے جامہ کرانے کا بھی کئی احادیث میں ثبوت ملتا ہے۔
اس لئے محدثین نے فرمایا کہ دوسرے اوقات اور دوسری تاریخوں میں بھی جامہ کرانے کی
شرعی اعتبار سے ممانعت نہیں، بالخصوص جبکہ ضرورت ہو، جیسا کہ آگے آتا ہے۔

۱۔ رقم الحدیث ۳۸۶۱، اول کتاب الطب، باب متى تستحب الحجامة؟ معرفة السنن والآثار
للبيهقي، رقم الحدیث ۱۹۳۳۹۔

قال الالبانی: وهذا إسناد حسن رجاله ثقات رجال مسلم وفي سعيد بن عبد الرحمن كلام لا يضر إن
شاء الله تعالى (سلسلة الاحاديث الصحيحة، تحت رقم الحدیث ۶۲۲)

۲۔ رقم الحدیث ۲۴۱۴۱، فی ای یوم تستحب الحجامة فیہ۔

البتہ عام حالات میں مندرجہ بالا تاریخوں میں حجامہ کرنا زیادہ مفید ہے۔ ۱

جوشِ خون (Hyperaemia) اور ضرورت کے وقت حجامہ کرانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَاجَ بِأَحَدِكُمْ الدَّمُ

فَلْيُحْتَجِّمْ، فَإِنَّ الدَّمَ إِذَا تَبَيَّغَ بِصَاحِبِهِ يَفْتُلُهُ (تهذيب الآثار للطبري) ۲

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے خون میں

جوش پیدا ہو، تو اسے چاہئے کہ وہ حجامہ کرا لے، کیونکہ جب کسی کا خون جوش مارتا

ہے، تو وہ اس کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے (طبری)

اس سے معلوم ہوا کہ جب خون میں جوش پیدا ہو، تو اس وقت حجامہ کرانا چاہئے، خواہ وہ کسی

بھی وقت اور تاریخ میں ہو، جس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیماری اور ضرورت کے وقت کسی بھی

۱۔ قال حنبل بن إسحاق كان أحمد يحتجم أي وقت هاج به الدم وأى ساعة كانت وقد اتفق الأطباء على أن الحجامة في النصف الثاني من الشهر ثم في الربع الثالث من أرباعه أنفع من الحجامة في أوله وآخره قال الموفق البغدادي وذلك أن الأخلط في أول الشهر تهيج وفي آخره تسكن فأولى ما يكون الاستفراغ في أثنائه والله أعلم (فتح الباری لابن حجر، ج ۱۰ ص ۱۵۰، قوله باب أية ساعة يحتجم)

۲۔ رقم الحديث ۷۷۹، ج ۱، ص ۳۹۳.

قال الالبانی: رجاله ثقات رجال الشيخین غیر محمد بن عبد العزیز - وهو الرملى - فإنه من رجال البخاری، وموسى الراوى عنه ثقة بلا خلاف، ولولا أن ابن عبد العزیز فیہ کلام من قبل حفظه، لجزمت بصحته، وقد أشار إلى ذلك الحافظ بقوله فی "التقريب": "صدوق یهم، وكانت له معرفة". وأشار فی ترجمته فی مقدمة "فتح الباری" (ص ۳۳۱ المنیریة) إلى أن البخاری أخرج له حدیثین متابعه، فأرجو أن یکون الحدیث حسنا، لاسیما وقد روى من طریق أخرى عن أنس بلفظ: "إذا اشتد الحر فاستعینوا بالحجامة، لا یتبیغ دم أحدکم فیقتله". وصححه الحاکم، ووافقه الذهبی، لکن فیہ کذاب وغیره، ولذلك أوردته فی الكتاب الآخر برقم ۲۳۳۱.

ووجدت له شاهدا من حدیث ابن عباس مرفوعا بلفظ: "استعینوا فی شدة الحر بالحجامة، فإن الدم ربما تبيغ بالرجل فيقتله". لکن فیہ کذاب آخر، ولذلك خرجته هناک أيضا برقم ۲۳۶۳ (سلسلة الاحادیث الصحیحة، تحت رقم الحدیث ۷۷۷۷)

تاریخ میں جامعہ کرا لینا جائز ہے۔

اس طرح کی حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی سند سے امام حاکم وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے، مگر اس کی سند پر محدثین و اہل علم حضرات نے غیر معمولی جرح کی ہے، اور اس کو ضعیف یا شدید ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱

۱۔ محمد بن القاسم الأسدی، ثنا الربیع بن صبیح، عن الحسن، عن أنس، رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إذا اشتد الحر فاستعینوا بالحجامة لا تبیغ دم أحدکم فیقتله (مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۷۲۸۲، کتاب الطب) قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاه. وقال الذہبی فی التلخیص: صحیح.

وقال ابن عدی: حدثنا ابن حماد، حدثنا عبد اللہ بن أحمد سمعت أبا ذکرت له حدیث محمد بن القاسم الأسدی، حدثنا سعید بن عیب اللہ الطائی عن علی بن ربیعۃ الوالی عن علی قال، ولا أعلمه إلا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إذا هاج بأحدکم الدم فلیهرقه ولو بمشقص، حدثنی به أبو معمر عنه قال أبی محمد بن القاسم أحادیثہ أحادیث موضوعۃ لیس بشیء (الکامل لابن عدی، ج ۷ ص ۲۹۱، تحت ترجمة محمد بن القاسم أبو إبراہیم الأسدی الکوفی)

وقال محمد بن طاهر المقدسی: إذا اشتد الحر فاستعینوا بالحجامة لا یبیبغ الدم بأحدکم فیقتله. فیہ محمد بن القاسم الأسدی کان أحمد یكذبه (کتاب معرفة التذکرۃ، تحت رقم الحدیث ۴۷) وقال ایضاً: حدیث: إذا هاج بأحدکم الدم؛ فلیهرقه، ولو بمشقص. رواه محمد بن القاسم الأسدی. عن سعید بن عیب اللہ الطائی، عن علی بن ربیعۃ الوالی، عن علی، لا أعلمه إلا رفعه. ومحمد بن القاسم متروک الحدیث. وقال أحمد بن حنبل: أحادیثہ موضوعۃ (ذخیرۃ الحفاظ، تحت رقم الحدیث ۴۴۱)

وقال الہیثمی: وعن علی - لا أعلمه إلا عن النبی - ﷺ: "إذا هاج بأحدکم الدم فلیهرقه ولو بمشقص". رواه أبو یعلی، وفیہ محمد بن القاسم أبو إبراہیم، وثقه ابن معین، وضعفه أحمد وکذبه (مجمع الزوائد، تحت رقم الحدیث ۸۳۲۶، باب التداوی بالعسل والحجامة وغير ذلك) وقال الالبانی: إذا اشتد الحر، فاستعینوا بالحجامة؛ لا یبیبغ دم أحدکم فیقتله."

ضعیف. أخرجه الحاکم (۳/۲۱۲) من طریق محمد بن القاسم الأسدی: حدثنا الربیع بن صبیح عن الحسن عن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: فذکره. وقال: "صحیح الإسناد!" ووافقہ الذہبی، وهذا من عجائبہ، فإن الأسدی هذا أوردہ هو نفسه فی "الضعفاء"، وقال: "قال أحمد والدارقطنی: کذاب!" والربیع بن صبیح فیہ ضعف. والحسن وهو البصری مدلس، وقد عنعنہ. ومن الغرائب أن یخفی حال هذا الإسناد الواهی علی عبد الرؤوف المناوی، فینقل تصحیح الحاکم إیاءه وإقرار الذہبی له، ثم یسکت علیہ!!

ثم وجدت للحدیث طریقاً آخر عن أنس، فقال ابن جریر الطبری فی "تہذیب الآثار" ۲/۱۰۶/۱۲۷۷ حدثنی موسی بن سهل الرملی قال: ﴿بقیہ حاشیہ الگلے ص ۳ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص جامہ کرانا چاہے، تو وہ سترہ، انیس یا اکیس تاریخ میں جامہ کرے، اور تم میں سے کسی کا خون جوش نہیں مارتا، پھر اس کو قتل کر دیتا ہے، مگر اس روایت کی سند میں بھی ضعف پایا جاتا ہے۔ ۱

﴿گزشتہ صفحہ کا بقیہ حاشیہ﴾ حدیثنا محمد بن عبد العزیز قال : حدیثنا سلیمان بن حیان قال : حدیثنا حمید الطویل عن أنس بلفظ: "إذا هاج بأحدكم الدم، فليحتجم؛ فإن الدم إذا تبيخ بصاحبه يقتله." قلت : وهذا إسناد رجاله ثقات رجال الشيخين؛ غير محمد بن عبد العزیز - وهو الرملى - فمن رجال البخارى، وموسى بن سهل الرملى ثقة، ولولا ما فى محمد الرملى هذا من الكلام فى حفظه لقلت : إسناده قوى، فقد قال فيه أبو زرعة : "ليس بقوى." وقال أبو حاتم : "لم يكن عندهم بالمحمود، وهو إلى الضعف ما هو." وذكره ابن حبان فى "الثقات"، وقال: "ربما خالف." قلت : فمثله ينبغى أن يكون حسن الحديث، ولكن القلب لم يظمن بعد لتحسين الحديث إلا إذا وجد له شاهد. والله أعلم. وقد وجدت له شاهدا، ولكنه شديد الضعف أيضا كما سيأتى بيانه برقم (۲۳۶۳). لكن جملة التبيخ منه لها شاهد من حديث ابن عباس لا بأس به، لذلك أوردتها فى "الصحيحة (۲۷۷) (سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ۲۳۳۱)

۱ عن أنس بن مالك، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال : من أراد الحجامة، فليتحجر سبعة عشر، أو تسعة عشر، أو إحدى وعشرين، ولا يتبيخ بأحدكم الدم فيقتله (ابن ماجه، رقم الحديث ۳۲۸۶، باب فى أى الأيام يحتجم)

قال شعيب الارنؤوط فى حاشية ابن ماجه: إسناده مسلسل بالضعفاء، وانفرد ابن ماجه بإخراجه. وقال البوصيرى: هذا إسناد فيه النهاس وهو ضعيف رواه الشيخان وأبو داود والترمذى من حديث أنس أيضا كما رواه ابن ماجه خلا قوله لا يتبيخ بأحدكم إلى آخره ورواه البزار فى مسنده من حديث ابن عباس كما رواه ابن ماجه ورواه الحاكم فى المستدرک من طريق قتادة عن أنس وقال صحيح على شرط الشيخين (مصباح الزجاجة فى زوائد ابن ماجه، تحت رقم الحديث ۲۱۲۱، باب فى أى الأيام يحتجم)

عن ابن عباس، رضى الله عنهما، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : احتجموا لسبع عشرة، أو تسع عشرة، أو إحدى وعشرين لا يتبيخ بكم الدم فيقتلكم (مسند البزار، رقم الحديث ۲۹۱۷، مسند ابن عباس رضى الله عنهما)

قال البزار: وهذا الحديث لا نعلمه يروى إلا عن ابن عباس، وقد روى عن عباد بن منصور، عن عكرمة، عن ابن عباس ويعقوب عن ليث، عن مجاهد، عن ابن عباس أحسن من حديث عباد، عن عكرمة لأن عبادا لم يسمع من عكرمة.

وقال الهيثمى: وعن ابن عباس قال : احتجموا لسبع عشرة، وتسع عشرة، وإحدى وعشرين، لا يتبيخ بكم الدم فيقتلكم. قلت : رواه الترمذى وغيره مرفوعا، خلا قوله : لا يتبيخ بكم الدم فيقتلكم " رواه البزار، وفيه ليث بن أبى سليم، وهو ثقة، ولكنه مدلس (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۳۰، كتاب الطب، باب أوقات الحجامة)

(فصل نمبر ۷)

جامعہ کے دنوں سے متعلق بعض احادیث کی اسنادی حیثیت

بعض احادیث و روایات میں مخصوص دنوں اور تاریخوں میں جامعہ کرانے کی غیر معمولی تاکید یا ممانعت کا ذکر آیا ہے، جن کی اسناد پر محدثین نے کلام کیا ہے، آگے اس قسم کی احادیث و روایات اور ان کی اسنادی حیثیت پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

بروز منگل جامعہ کی تاکید اور فضیلت کی روایات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں چاند کی سترہ تاریخ کو منگل کا دن ہونے کی صورت میں جامعہ کرانے کی تاکید آئی ہے، اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں منگل کے دن جامعہ کو پورے سال کی بیماری کی دواء قرار دیا گیا ہے۔ ۱

مگر ان احادیث و روایات کی سندوں کو محدثین نے ضعیف بلکہ غیر معمولی ضعیف تک بھی قرار دیا ہے۔ ۲

۱۔ حدثنا يحيى بن محمد الحناني، ثنا شيبان بن فروخ، ثنا نافع أبو هرزم، عن عطاء بن أبي رباح، عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحتجم يوم الثلاثاء، فقلت: هذا اليوم تحتجم؟ قال: نعم، ومن وافق منكم يوم الثلاثاء ليلة سبع عشرة مضت من الشهر فلا يجاوز حتى يحتجم فاحتجموا (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۱۱۳۶۶)

حدثنا علي بن عبد العزيز، ثنا أحمد بن يونس، ثنا سلام بن سليم الطويل، عن زيد العمى، عن معاوية بن قره، عن معقل بن يسار، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر دواء لداء سنة (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۳۹۹)

۲۔ قال الهيثمي: رواه الطبراني، وفيه نافع بن هرزم، وهو ضعيف (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۳۲، باب أوقات الحجامة) ﴿بقية حاشيا اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ہفتہ، بدھ اور جمعہ کو حجامہ کی ممانعت و بیماری پیدا ہونے کی حدیث

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک حدیث میں ہفتہ، بدھ اور جمعہ

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وقال الهیثمی ایضا: رواه الطبرانی، وفيه زيد بن أبي الحواری العمی، وهو ضعيف، وقد وثقه الدارقطنی وغيره، وبقية رجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحدیث ۸۳۳۳، کتاب الطب، باب أوقات الحجامة)

وقال المناوی: قال الهیثمی عقب عزوه للطبرانی: فيه زيد بن أبي الحواری العمی وهو ضعيف وقد وثقه الدارقطنی وبقية رجاله رجال الصحيح اه. وقال ابن جریر: هذا عندنا خبر واه لا یثبت فی الدین بمثله حجة ولا نعلمه یصح لکن روی من کلام بعض السلف وقال ابن الجوزی: موضوع وسلام وشيخه متروکان. وقال الذهبي في الضعفاء: سلام الطویل ترکوه باتفاق وزید العمی ضعيف متماسک (فیض القدير للمناوی، تحت رقم الحدیث ۳۷۸۲)

وقال ابن عدی: حدثنا محمد بن خالد بن يزيد الراسبي، حدثنا محمد بن أحمد بن الحكم، حدثنا مسلم بن حبيب أبو حبيب مؤذن مسجد بني رفاعة، حدثنا نصر بن طريف، حدثنا أيوب، عن محمد، عن أبي هريرة وقتادة عن محمد، عن أبي هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر تكفي من دواء السنة. قال الشيخ: وهذا عن أيوب وقتادة جميعا ليس عنهما بمحفوظ (الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی، ج ۸ ص ۲۷۷)

قال محمد بن طاهر الفتني: وفي الوجيز الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة مضت من الشهر دواء كذا إلخ. عن معقل بن يسار وفيه مكذبان، وعن أنس كذلك وابن عباس وفيه هر مز متروك (تذكرة الموضوعات للفتني، ج ۱ ص ۲۹۸)

وقال محمد بن طاهر المقدسي: حديث: الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر تكفي من دواء السنة. رواه سلام الطویل، عن زيد العمی، عن معاوية بن قرة، عن معقل بن يسار. وسلام متروك الحدیث. وأورده في ترجمة نصر بن طريف بن أبي مزاحم، عن أيوب، (وقتادة) عن محمد، عن أبي هريرة. وهذا عن أيوب؛ وقتادة جميعا غير محفوظ. ونصر متروك الحدیث (ذخيرة الحفاظ، تحت رقم الحدیث ۲۷۰۱)

وقال ابو الفضل العراقي: الحدیث، الطبرانی من حدیث معقل بن يسار وابن حبان في الضعفاء من حدیث أنس وإسنادهما واحد اختلف علی رواية في الصحابي وكلاهما فيه زيد العمی وهو ضعيف (المغنی عن حمل الاسفار، تحت رقم الحدیث ۳۱۰۷)

وقال الالبانی: (من وافق منكم يوم الثلاثاء لسبع عشرة مضت من الشهر؛ فلا يجاوزها حتى يحتجم، فاحتجموا فيه).

موضوع. أخرجه الطبرانی في (المعجم الكبير) (۱۳۶۶/۱۶۲) وابن حبان في (الضعفاء،

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

کے دن حجامہ کرانے کی ممانعت آئی ہے، اور اس حدیث میں جذام (یعنی کوڑھ پن)

﴿گزشتہ صفحے کا ایتھہ حاشیہ﴾

۵۸/۹/۵۸) ومن طریقہ ابن الجوزی فی (الموضوعات) (۳/۲۱۳) عن نافع ابن ہرمز عن عطاء عن ابن عباس قال: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحتجم يوم الثلاثاء، فقلت: هذا اليوم تحتجم؟ قال: (نعم، من وافق . . .) الحديث. أورده ابن حبان في ترجمة نافع هذا، وقال: (كان ممن يروى عن أنس مالمس من حديثه كأنه أنس آخر). وقال ابن الجوزي: (هذا حديث لا يصح، أبو هرزم؛ قال يحيى: ليس بشيء، كذاب. وقال النسائي: لس بثقة. وقال الدارقطني: متروك). وأقره السيوطي في (اللآلي ۲/۲۱۲) (تنبيه): جاء الحديث في (مجمع الزوائد، ۵/۹۳) بهذا السياق؛ إلا الجملة الأخيرة منه: (فلا يجاوزها . . .)؛ فإنها فيه بلفظ: (فهو دواء لداء السنة). وبعده قوله: (رواه الطبراني، وفيه زيد بن أبي الحواري العمى، وهو ضعيف، وقد وثقه الدارقطني وغيره، وبقيّة رجاله رجال الصحيح)؛ وهذا خلط عجيب متنا وتخریجاً! ولعله من الناسخ أو الطابع، وأرى أنه سقط منه شيء، ودخل عليه حديث في حديث، وإليك البيان:

أولاً: لقد علق الناشر على قوله: (فهو)، فقال: (فهو) غير موجود في الأصل. ومعنى ذلك أنه: لما كان الكلام الأخير غير متصل بما قبله؛ زاد الناشر هذه اللفظة (فهو)؛ لربط الكلام ببعضه ببعض، ففيه إشعار أن في الكلام سقطاً، فما هو؟ والجواب في الآتي ثانياً: قد جاءت هذه الجملة الأخيرة: (دواء لداء السنة) في حديث معقل بن يسار الذي تقدم قبيل هذا، وجاء تخریجه أنه رواه الطبراني؛ كما رأيت بالأرقام، وعزاه إليه السيوطي في (الجامع الصغير)، ولما كان (المجمع) ملتزماً بإيراد أحاديث الطبراني الزائدة على الكتب الستة، فالمفروض أن يكون حديث معقل هذا فيه، والواقع ليس كذلك. ثالثاً: لقد جاء فيه عقب حديث ابن عباس هذا أن فيه زيد بن أبي الحواري! وهذا خلاف الواقع كما رأيت في تخریجی إياه؛ وإنما هو في إسناد حديث معقل المشار إليه آنفاً.

ومن هذه الحقائق نستنتج ما يلي: لقد سقط من مطبوعة (مجمع الزوائد) شيان: الأول: تمام حديث ابن عباس الذي هو قوله: (فلا يجاوزها . . .) إلخ، مع عزوه للطبراني وإعلاله بأبي هرزم. والآخر: حديث معقل بن يسار بتمامه إلا الجملة الأخيرة منه الدالة عليه: (دواء لداء السنة). وعليه؛ فقله عقبها: (رواه الطبراني، وفيه زيد . . .). إنما هو تخریج حديث معقل، وليس لحديث ابن عباس، وأن تخریج هذا سقط من (المجمع)، فوجب بيان ذلك والتنبيه عليه؛ حتى لا يشكل ذلك على أحد.

ومن العجيب أن لا ينبه على هذا صاحبنا الشيخ حمدي السلفي في تعليقه على حديث معقل المشار إليه في (المعجم الكبير) حين نقل عن الهيثمي في تخریجه وإعلاله بزید؛ وهو نقله عن المطبوعة من (المجمع) مشيراً إلى الجزء والصفحة منه، وهو إنما وقع فيه عقب حديث ابن عباس كما بينه آنفاً! وتبعه على ذلك المعلق على تهذيب الآثار (سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ۵۵۷۶)

اور برص کی بیماری کے بدھ کے دن پیدا ہونے کا ذکر آیا ہے۔ ۱
مگر اس حدیث کی سند میں نکارت اور ضعف پایا جاتا ہے۔ ۲

۱۔ حدثنا سويد بن سعيد قال: حدثنا عثمان بن مطر، عن الحسن بن أبي جعفر، عن محمد بن جحادة، عن نافع، عن ابن عمر، قال: يا نافع قد تبيح بي الدم فالتمس لي حجاما واجعله رفيقا، إن استطعت، ولا تجعله شيخا كبيرا، ولا صبيا صغيرا، فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: الحجامة على الريق، أمثل وفيه شفاء، وبركة، وتزيد في العقل، وفي الحفظ، فاحتجموا على بركة الله، يوم الخميس واجتنبوا الحجامة، يوم الأربعاء، والجمعة، والسبت، ويوم الأحد، تحريا واحتجموا يوم الاثنين، والثلاثاء، فإنه اليوم الذي عافى الله فيه أيوب من البلاء، وضربه بالبلاء يوم الأربعاء، فإنه لا يبدو جدام، ولا برص إلا يوم الأربعاء، أو ليلة الأربعاء (ابن ماجه، رقم الحديث ۳۲۸۷، كتاب الطب، باب في أي الأيام يحتجم)

۲۔ قال شعيب الارنؤوط في حاشية ابن ماجه: إسناده مسلسل بالضعفاء، سويد بن سعيد وعثمان بن مطر والحسن بن أبي جعفر ضعفاء.

وأخرجه ابن حبان في ترجمة عثمان من "المجروحين ۲/۱۰۰، وابن عدی فی ترجمة الحسن من الكامل ۲/۷۲۱، وابن الجوزی فی "العلل المتناهية ۱۳۶۳ من طریق عثمان بن مطر، بهذا الإسناد. وأخرجه الحاكم في "المستدرک ۳/۳۰۹ من طریق عبد الملك بن عبد ربه الطائي، عن عثمان بن جعفر، عن محمد بن جحادة، به. وقال: عثمان بن جعفر هذا لا أعرفه بعدالة ولا جرح. وروى الذهبي حديثه هذا في "تخليصه"، وذكره الحافظ ابن حجر في "لسان الميزان" وقال: حديثه منكر في الحجامة. قلنا: وعبد الملك بن عبد ربه الطائي ذكره الذهبي في "الميزان" وقال: منكر.

وأخرجه الحاكم أيضًا ۳/۲۱۱ وابن الجوزی ۱۳۶۳ من طریق غزال بن محمد، عن محمد بن جحادة، به. وغزال هذا جهله الحاكم وابن الجوزی والذهبي في "الميزان" وقال: خبره منكر في الحجامة.

وأخرجه الحاكم ۲/۲۱۱. ۳/۲۱۱ من طریق عبد الله بن صالح المصري، عن عطف بن خالد، عن نافع، به. وعبد الله بن صالح سء الحفظ، وعطف بن خالد مختلف فيه ولم يحمد مالك، ورواه ابن حبان بسوء الحفظ خاصة فيما يرويه عن نافع.

وأخرجه مختصراً الحاكم ۳/۲۱۱ وابن الجوزی ۱۳۶۵ من طریق عبد الله ابن هشام الدستوائي، عن أبيه، عن أيوب السخيتاني، عن نافع، عن ابن عمر موقوفاً. وعبد الله بن هشام متروك. وانظر ما بعده (انتهى)

وقال البوصيري:

هذا إسناده فيه الحسن بن أبي جعفر وهو ضعيف رواه الحاكم في المستدرک من طریق زياد بن

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

ہفتہ، اتوار اور جمعہ کو حجامہ کی ممانعت کی حدیث

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہفتہ، اتوار اور جمعہ کے دن حجامہ کرانے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے۔ ۱

﴿ گزشتہ صفحے کا یقینہ حاشیہ ﴾

یحییٰ الحسانی عن عدال بن محمد عن محمد بن جحادة به وقال رواه هذا الحديث كلهم ثقات إلا عثمان فإنه مجهول لا عرفه بعدالة ولا جرح قال وقد صح الحديث عن ابن عمر من قوله غير مسند ولا متصل.

قلت رواه الدارقطني في إفراده من طريق أبي روق عن زياد بن يحيى بن حسان به. وعثمان بن محمد ذكره أحمد بن علي السليمان فيمن يضع الحديث.

كذا قال صاحب الميزان وأورده ابن الجوزي في العلل المتناهية من طرق عن محمد بن جحادة به وضعفها كلها.

ورواه الحافظ أبو بكر أحمد بن إبراهيم بن إسماعيل الاسماعيلي في معجمه مرفوعا من طريق عطف بن خالد عن نافع فذكره مختصرا (مصباح الزجاجة، كتاب الطب، باب في أي الأيام يحتجم)

وقال ابن حبان: عثمان بن مطر الشيباني كنيته أبو الفضل من أهل البصرة يروى عن ثابت ومعمروى عنه يعلى بن مهدي والعراقيون كان ممن يروى الموضوعات عن الأثبات لا يحل الاحتجاج به (كتاب المجروحين لابن حبان، باب العين، تحت رقم الترجمة ۲۶۷)

وقال محمد بن طاهر المقدسي: يقول وهذا يرويه عن ابن جحادة: الحسن. ولعل البلاء فيه من عثمان بن مطر، لا من الحسن، فإنه يرويه عنه غيره (ذخيرة الحفاظ لمحمد بن طاهر المقدسي، تحت رقم الحديث ۲۶۹۸)

۱ حدثنا محمد بن المصفي الحمصي قال: حدثنا عثمان بن عبد الرحمن قال:

حدثنا عبد الله بن عصمة، عن سعيد بن ميمون، عن نافع، قال: قال ابن عمر، يا نافع تبغ بي الدم فأتني بحجام، واجعله شابا، ولا تجعله شيخا، ولا صبيا، قال: وقال ابن عمر، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول:

الحجامة على الريق أمثل، وهي تزيد في العقل، وتزيد في الحفظ، وتزيد الحافظ حفظا، فمن كان محتجما، فيوم الخميس، على اسم الله، واجتنبوا الحجامة يوم الجمعة، ويوم السبت، ويوم الأحد، واحتجموا يوم الاثنين، والثلاثاء، واجتنبوا الحجامة يوم الأربعاء، فإنه اليوم الذي أصيب فيه أيوب بالبلاء، وما يبدو جدام، ولا برص إلا في يوم الأربعاء، أو ليلة الأربعاء (ابن ماجه، رقم الحديث ۳۳۸۸، كتاب الطب، باب في أي الأيام يحتجم)

اس حدیث کی سند میں بھی ضعف اور بعض کے بقول شدید ضعف پایا جاتا ہے۔ ۱

جمعہ کی ایک ساعت میں حجامہ سے خطرناک بیماری کی حدیث

امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہوتی ہے کہ جس میں کوئی حجامہ کرانے والا حجامہ کرتا ہے، تو اس کو ایسی بیماری لاحق ہو جاتی ہے کہ جس سے اس کو شفاء حاصل نہیں ہوتی۔

مگر امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف اور قابل ترک قرار دیا ہے۔ ۲

جمعہ کی ایک ساعت میں حجامہ سے فوت ہونے کی حدیث

جمعہ کے دن حجامہ کرانے کے متعلق حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی سند سے ایک حدیث مروی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہوتی

۱۔ قال شعيب الارنؤوط في حاشية ابن ماجه: إسناده ضعيف لضعف عثمان بن عبد الرحمن وهو الطرائفي - وجهالة عبد الله بن عصمة وسعيد بن ميمون. وانظر ما قبله (انتہی) وقال المناوي: (ك) في الطب (وابن السني وأبو نعيم) معا في الطب النبوي (عن ابن عمر) بن الخطاب ولم يصححه الحاكم وقال الذهبي: فيه عطف وثقه أحمد وغيره وقال أبو حاتم: ليس بذلك انتہی. وأورد ابن الجوزي في الواهيات وقال: لا يصح من جمع طرقه (فيض القدير شرح الجامع الصغير، تحت رقم الحديث ۳۷۸۵)

۲۔ أخبرنا أبو الحسن محمد بن الحسين بن داود العلوي رحمه الله، أنبا أبو نصر محمد بن حمدويه بن سهل المروزي، ثنا عبد الله بن حماد الآملي، ثنا عبد الله بن صالح، ثنا عطف بن خالد، عن نافع، عن ابن عمر رضي الله عنهما أنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " إن في الجمعة ساعة لا يحتجم فيها محتجم إلا عرض له داء لا يشفي منه (السنن الكبرى للبيهقي، رقم الحديث ۱۹۵۴۱، باب ما جاء في وقت الحجامه)

قال البيهقي: عطف بن خالد ضعيف، وروى يحيى بن العلاء الرازي وهو متروك بإسناد له عن الحسين بن علي فيه حديثا مرفوعا وليس بشيء.

ہے، کہ جس میں کوئی بھی حجامہ کراتا ہے، تو وہ فوت ہو جاتا ہے۔
مگر اس حدیث کی سند میں ایک راوی کو محدثین نے کذاب اور جھوٹا اور اس کی روایت کو
ناقابل اعتبار قرار دیا ہے۔ ۱

ہفتہ اور بدھ کو حجامہ کے ناپسندیدہ ہونے کی روایات

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کی سند سے مروی بعض روایات میں
ہفتہ اور بدھ کے دن حجامہ کرانے کے ناپسندیدہ ہونے کا ذکر آیا ہے۔
مگر ان روایات کو محدثین نے سند کے اعتبار سے کمزور اور بعض نے شدید ضعیف و ناقابل
اعتبار قرار دیا ہے۔ ۲

۱ حدیثنا جبارة، حدیثنا یحییٰ بن العلاء، عن زید بن أسلم، عن طلحة بن عبید اللہ
العقیلی، عن الحسن بن علی قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن فی الجمعة
لساعة لا یحتجم فیها أحد إلا مات (مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث ۶۷۷۹)
قال الہیثمی: رواہ أبو یعلیٰ، وفیہ یحییٰ بن العلاء وهو کذاب (مجمع الزوائد، تحت رقم الحدیث
۸۳۲۷، کتاب الطب، باب أوقات الحجامة)

۲ حدیثنا محمد بن معمر، قال: حدیثنا الحجاج، قال: حدیثنا حماد بن سلمة، عن
سليمان بن أرقم، عن الزهري، عن سعيد، عن أبي هريرة، عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم
قال: من احتجم يوم الأربعاء، أو يوم السبت فأصابه وضح فلا يلو من إلا نفسه (مسند
البخاری، رقم الحدیث ۷۸۰۰، مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۸۲۵۶)
قال البخاری: وهذا الحدیث لا نعلمه یروی عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم إلا من هذا الوجه وسليمان
بن أرقم لین الحدیث، وإنما أتى منه.

وقال الہیثمی: رواہ البخاری، وفیہ سليمان بن أرقم، وهو متروک (مجمع الزوائد، تحت رقم
الحدیث ۸۳۲۸، کتاب الطب، باب أوقات الحجامة)

وقال الذهبی فی التلخیص علی المستدرک: سليمان بن أرقم متروک.
وقال الالبانی: "من احتجم يوم السبت والأربعاء، فأرى وضحاً، فلا يلو من إلا نفسه." "ضعیف
أخرجه ابن عدی فی "الکامل ۹۸/۲، من طریق حسان بن سیاہ مولى عثمان بن عفان: حدیثنا ثابت
عن أنس أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: فذکره. أوردہ فی جملة أحادیث ساقها لحسان هذا ثم
قال: "وعامتھا لا یتابعه غیره علیہ، والضعف یتبین علی روایاتہ وحديثه."

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

علاوہ ازیں ایک مرسل روایت میں ہفتہ کے دن جامعہ کا حکم بھی مذکور ہے، اور یہ حکم مذکورہ

﴿گزشتہ صفحے کا ایتھہ حاشیہ﴾

قلت: وقال ابن حبان في "الضعفاء ۱/۲۶۷، منكر الحديث جدا يأتي عن الثقات بما لا يشبه حديث الأثبات، لا يجوز الاحتجاج به إذا انفرد لما ظهر من خطئه في روايته على ظهور الصلاح منه". فلهو بهذا الإسناد ضعيف جدا وقد روى من حديث أبي هريرة أيضا، ولا يصح كما سيأتي تحقيقه إن شاء الله تعالى ۱۵۲۳ (سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ۱۴۰۸)

وقال أيضاً: من احتجم يوم الأربعاء ويوم السبت، فرأى وضحا، فلا يلوم من إلا نفسه. "ضعيف". أخرجه ابن عدى في "الكامل ۱/۱۵۳، والحاكم ۳/۱۰۴. ۴۰۹، والبيهقي ۹/۳۳۰، من طريق سليمان بن أرقم عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فذكره. قلت: وهذا إسناد ضعيف جدا، سكت عنه الحاكم، وتعقبه الذهبي بقوله: "سليمان متروك". وقال البيهقي: "سليمان بن أرقم ضعيف".

قلت: وتابعه ابن سمعان عن الزهري به. أخرجه ابن عدى ۲/۲۰۸ وقال: "هذا الحديث غير محفوظ، وابن سمعان عبد الله بن زياد بن سليمان بن سمعان القرشي، الضعف على حديثه بين". وعلقه البيهقي، وقال: "وهو أيضا ضعيف".

قلت: وتابعه الحسن بن الصلت عن سعيد بن المسيب به. أخرجه أبو العباس الأصبغ في "حديثه" (ج ۲ رقم ۱۳۷، نسختي) قال: حدثنا بكر بن سهل الدمياني أخبرنا محمد بن أبي السري العسقلاني أخبرنا شعيب بن إسحاق عن الحسن بن الصلت. قلت: وهذا إسناد ضعيف مسلسل بالعلل:

الأولى: ابن الصلت هذا لم أجد له ترجمة، وهو شامي كما صرح الطبراني في حديث آخر مضى. ۷۵۸.

الثانية: العسقلاني، صدوق له أو هام كثيرة.

الثالثة: بكر بن سهل الدمياني ضعفه النسائي. وعلقه البيهقي أيضا من هذا الوجه، وقال: "وهو أيضا ضعيف، والمحمفوظ عن الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم منقطعاً. والله أعلم". قلت: ولعله من رواية معمر عن الزهري، فقد قال المنذري في "الترغيب ۳/۱۶۱، وعن معمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: فذكره، وقال: "رواه أبو داود هكذا وقال: قد أسند ولا يصح". قلت: وليس هذا في "كتاب السنن"، فالظاهر أنه في "المراسيل".

ثم تأكدت من هذا الذي كنت استظهرته من سنين حين رجعت إلى نسخة مصورة لدى من كتاب "المراسيل"، منحني إياها مع غيرها من المصورات القيمة أحد إخواننا الطلاب في الجامعة الإسلامية - جزاه الله خيراً -، فوجدت الحديث في "الطب" منه (ق ۱/۲۳) من طريق عبد الرزاق، وهذا أخرجه في "المصنف ۱۱/۲۹/۱۹۸۱، قال: أخبرنا معمر عن الزهري أن النبي صلى الله عليه وسلم... إلخ.

فتبين أنه من رواية معمر عن الزهري كما كنت ظننت من قبل، وأن في "الترغيب" سقطاً وتحريفاً

﴿بقيہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

روایات کی تردید کرتا ہے۔ ۱

بروز منگلِ حجامہ کی ممانعت کی روایت

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں منگل کے دن حجامہ کرانے

کی ممانعت کا ذکر آیا ہے۔ ۲

مگر محدثین نے اس حدیث کو ضعیف اور بعض نے شدید ضعیف قرار دیا ہے۔ ۳

﴿گزشتہ صفحے کا یقینہ حاشیہ﴾

لا یخفی علی القاریء اللیب، وأن الحدیث مرسل أو معضل. وقال المناوی فی "الفیض " :
وأوردہ ابن الجوزی فی "الموضوعات ."

وذكره فی "اللسان " من حدیث ابن عمرو، وقال :قال ابن حبان :لیس هو من حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم . "وقد تعقب السیوطی فی "اللالیء ۲/ ۳۰۸، ابن الجوزی، وتبعه ابن عراق فی "تنزیه الشریعة ۲/ ۳۵۸، بهذه الطرق وغیرها، وهی إن ساعدت علی رفع الحکم علی الحدیث بالوضع، فلا تجدی فی تقویته شیئا، لشدة ضعف أكثرها، وقد مضى له شاهد ضعیف جدا من حدیث أنس رقم ۱۴۰۸، وإن من عجائب المناوی التي لا أعرف لها وجهها، أنه فی كثير من الأحيان یناقض نفسه، فقد قال فی "التیسیر " : "وإسناده صحیح ! " فهذا خلاف ما فی "الفیض ". "وسیأتی الحدیث عن الزهری مرسلًا بزیدة فی المتن برقم ۱۶۷۲ (سلسلة الاحادیث الضعیفة، تحت رقم الحدیث ۱۵۲۳)

۱ حدثنا أبو معمر، وأحمد بن إبراهيم، قالوا :حدثنا حفص بن غياث، عن الحجاج بن أرطاة، قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :من كان محتجما فليحتجم يوم السبت قال :أحمد الدوري، وقال :حفص :فحدثت به سفیان الثوری فدعا الحجام مكانه فاحتجم (المراسیل لابی داؤد، رقم الحدیث ۴۵۲، فی الطب، مصنف ابن ابن شیبہ، رقم الحدیث ۲۴۱۴۲، معجم ابن الاعرابی، رقم الحدیث ۱۷۵۹)

۲ حدثنا موسى بن إسماعيل، أخبرني أبو بكر بن عبد العزيز، أخبرني عمي كعبة بنت أبي بكر، قال :غير موسى كيسة بنت أبي بكر أن أباهما، كان ينهى أهله عن الحجامة، يوم الثلاثاء، ويزعم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم :أن يوم الثلاثاء يوم الدم، وفيه ساعة لا يرقأ (سنن ابی داؤد، رقم الحدیث ۳۸۶۲، باب متى تستحب الحجامة)

۳ ورواه أبو جری نصر بن طریف بإسنادین له عن أبی هريرة رضی الله عنه مرفوعا، وهو متروک لا ینبغی ذکره، أخبرناه علی بن أحمد بن عبدان، أنبا أحمد بن

﴿بقیة حاشیة اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

بروز منگلِ حجامہ کی ممانعت کی دیگر روایات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی بعض روایات میں منگل کے دن سورہ

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

عید الصفار، ثنا تمام، ثنا أبو سلمة قال: وحدثنا هشام بن علي السيرافي، ثنا أبو سلمة المنقري، ح وأخبرنا أبو علي الروذباري، أنبا محمد بن بكر، ثنا أبو داود، ثنا موسى بن إسماعيل وهو أبو سلمة، أخبرني أبو بكر بن عبد العزيز، أخبرني عمتي وهي كبشة بنت أبي بكر أن أباها كان ينهى أهله عن الحجامة يوم الثلاثاء، ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يوم الثلاثاء يوم الدم وفيه ساعة لا يرقأ. لفظ حديث أبي داود، ورواية ابن عبدان بمعناه. النهي الذي فيه موقوف غير مرفوع وإسناده ليس بالقوي والله أعلم (سنن البيهقي، رقم الحديث ۱۹۵۳۹، باب ماجاء في وقت الحجامة)

ومن حديثه ما حدثنا به عبد الله بن أحمد قال: حدثنا موسى بن إسماعيل قال: حدثنا بكار بن عبد العزيز بن أبي بكر قال: حدثتني عمتي كبشة أن أبا بكر كان ينهى عن الحجامة يوم الثلاثاء ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه يوم الدم، ويقول: فيه ساعة لا يرقأ فيها الدم قال: ولا يتابع عليه وليس في هذا الباب في اختيار يوم للحجامة شيء يثبت (الضعفاء الكبير للعقيلي، تحت رقم الحديث ۲۶۳)

قال ابن عدی: عمر بن موسی بن وجیه الوجیهی.

حدثنا ابن حماد، حدثنا عباس الدوري، عن يحيى، قال: عمر بن موسى الوجیهی ليس بثقة وقد حدث عنه بقیة.

حدثنا الجنیدی، حدثنا البخاری قال عمر بن موسى بن وجیه الوجیهی، عن القاسم، عن أبي أمامة منكر الحديث.

وقال النسائي عمر بن موسى متروك الحديث.

وقال ابن إسحاق عن عمر بن موسى بن وجیه، عن أبي سفيان، عن عبد الرحمن بن أبي بكر بالدعاء بحديث منكر.

حدثنا أحمد بن علي، حدثنا عبد الله بن الدورقي قال يحيى بن معين حدث بقیة عن عمر بن موسى الوجیهی شامی وليس بثقة..... حدثنا إبراهيم بن حماد، حدثنا أحمد بن علي العمي، حدثنا إسماعيل بن عمرو البجلي عن عمر بن موسى، عن أبي الزبير عن جابر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تحتجموا يوم الثلاثاء فإن سورة الحديد نزلت يوم الثلاثاء (الكامل في ضعفاء الرجال، ج ۶ ص ۱۳ الى ۱۶، ملخصاً)

وقال ابن عراقي الكنانی: (حديث) كبشة أن أبا بكر كان ينهى عن الحجامة يوم الثلاثاء ويزعم عن

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

حدید نازل ہونے اور لوہے کو منگل کے دن پیدا کرنے، اور منگل کے دن ابن آدم کے اپنے بھائی کو قتل کرنے، اور منگل کے دن حجامہ کرانے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے۔ ۱

مگر محدثین و اہل علم حضرات نے ان روایات کو ضعیف اور بعض کو باطل قرار دیا ہے۔ ۲

﴿ گزشتہ صفحے کا نتیجہ حاشیہ ﴾

رسول اللہ آنے یوم الدم وفيه ساعة لا يرقأ فيها الدم، وفيه بكار ابن عبد العزيز ليس بشيء (تنزيه الشريعة المرفوعة عن الاخبار الشيعية الموضوعة، تحت رقم الحديث ۲۴) وقال محمد بن طاهر الفتى: عن جابر لا تحتجموا يوم الثلاثاء فإن سورة الحديد أنزلت على يوم الثلاثاء فيه عمرو بن موسى يضع قلت له شاهد حديث أبي بكر في النهي عن الحجامة يوم الثلاثاء فيه بكار بن عبد العزيز ليس بشيء قلت استشهد به البخارى فى الصحيح وقال ابن معين صالح، والحديث أخرجه أبو داود وسكت عليه فهو صالح للاحتجاج به عنده وأيضاً هو متابع (تذكرة الموضوعات للفتى، ج ۱ ص ۲۰۸، ۲۰۹)

وقال الالبانى: "يوم الثلاثاء يوم الدم، فيه ساعة لا يرقأ فيها الدم." ضعيف

رواه أبو داود (۲/۱۵۱-تازية)، والعقيلي فى "الضعفاء ۵۵، عن بكار بن عبد العزيز بن أبى بكره قال: حدثنى عمى كيسة أن أبى بكره كان ينهى عن الحجامة يوم الثلاثاء، ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه يوم الدم ويقول " فيه ساعة " ... ذكره العقيلي فى ترجمة بكار هذا، وقال: " لا يتابع عليه، وليس فى هذا الباب فى اختيار يوم للحجامة شىء يثبت " وروى عن ابن معين أنه قال فى بكار هذا " ليس بشيء " وقال فى "التقريب " " صدوق بهم ".

قلت: وكيسة مجهولة، تفرد عنها ابن أخيها بكار بن عبد العزيز، كما فى "الميزان"، فقول الحافظ: " لا يعرف حالها " ليس بدقيق، وحقه أن يقال " لا تعرف "، أو " مجهولة "، لأنها مجهولة العين، لا مجهولة الحال فقط! (سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ۲۲۵۱)

۱- حدثنا الحسين بن إسحاق التستري، ثنا العباس بن الفضل بن العباس بن يعقوب القرشى الدمشقى، ثنا الوليد بن سلمة الأزدي، عن مسلمة بن على (الخشنى)، عن عمير بن هانء، عن ابن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نزلت سورة الحديد يوم الثلاثاء، وخلق الله الحديد يوم الثلاثاء، وقتل ابن آدم أخاه يوم الثلاثاء، ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحجامة يوم الثلاثاء (المُعْجَمُ الكَبِيرُ للطبرانى، رقم الحديث ۱۳۱۰۶، ج ۱۳ ص ۳۱۲)

۲- قال الهيثمى: رواه الطبرانى وفيه مسلمة بن على الخشنى، وهو ضعيف (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۸۳۳۱، كتاب الطب، باب أوقات الحجامة)

﴿ بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

بروز جمعرات حجامہ کی ممانعت کی حدیث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں جمعرات کے دن حجامہ

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

و فی فتح الغفار: وعن أبي بكر أنه كان ينهى أهله عن الحجامة يوم الثلاثاء ويزعم عن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - أن يوم الثلاثاء يوم الدم، فيه ساعة لا يرقأ رواه أبو داود بإسناد ضعيف. وروى عن معقل بن يسار قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: الحجامة يوم الثلاثاء لسبع عشرة من الشهر دواء لداء السنة رواه حرب ابن إسماعيل الكرماني صاحب أحمد وليس إسناده بذلك (فتح الغفار الجامع لأحكام سنة نبينا المختار، تحت رقم الحديث ۵۷۹۸، ۵۷۹۹) وقال الالباني: (احتجموا باسم الله على الريق؛ فإنه يزيد الحافظ حفظاً، ولا تحتجموا يوم السبت؛ فإنه يوم يدخل الداء ويخرج الشفاء، واحتجموا يوم الأحد، فإنه يخرج الداء ويدخل الشفاء، ولا تحتجموا يوم الاثنين؛ فإنه يوم فجعتم فيه بنبيكم صلى الله عليه وسلم، واحتجموا يوم الثلاثاء؛ فإنه يوم دم، وفيه قتل ابن آدم أخاه، ولا تحتجموا يوم الأربعاء؛ فإنه يوم نحس، وفيه سال عيون الصبر، وفيه أنزلت سورة الحديد، واحتجموا يوم الخميس؛ فإنه يوم أنيس، وفيه رفع إدريس؛ وفيه لعن إبليس، وفيه رد الله على يعقوب بصره، ورد عليه يوسف، ولا تحتجموا يوم الجمعة؛ فإن فيها ساعة لو وافت أمة محمد؛ لماتوا جميعاً). باطل.

أخرجه أبو نعيم في "الطب النبوي" (ق ۲/۱۰۲) من طريق أبي يحيى الوقار: ثنا محمد بن إسماعيل المرادي عن أبيه عن نافع مولى ابن عمر: أن عبد الله بن عمر أرسل رسولاً فقال: ادع لي حجاماً، ولا تدعه شيخاً، ولا صبياً، وقال ... فذكره.

ورواه ابن أبي حاتم في "العلل" فقال ۲/۲۳۳۰/۲۷۷ سمعت أبي وحدثنا زكريا بن يحيى الوقار عن محمد بن إسماعيل المرادي به إلا أنه لم يسقه بتمامه، ثم قال:

"فقال أبي: هذا حديث باطل، ومحمد هذا مجهول، وأبوه مجهول."

وكذا قال في ترجمة (محمد بن إسماعيل المرادي) من "الجرح والتعديل" ۳/۲/۱۸۹/۱۰۷۷، وأقره الذهبي في "الميزان"، والحافظ في "اللسان".

وكذلك قال في موضع آخر من "العلل" ۲/۲۸۲/۲۳۴۶ وزاد:

"قال أبي: وروى هذا الحديث كاتب الليث عن عطاء بن نافع عن ابن عمر. وهو مما أدخل على أبي صالح. ورواه عبد الله بن هشام الدستوائي عن أبيه عن أيوب عن نافع عن ابن عمر. وعبد الله متروك الحديث."

وأقره الحافظ في "اللسان".

ولى على ما تقدم ملاحظات، لا بد من بيانها، فأقول:

الأولى: إن إعلال الحديث والحكم عليه بالبطلان بـ (زكريا بن يحيى الوقار) أولى من إعلاله

﴿بقيہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

کرانے کی ممانعت کا ذکر آیا ہے، جس کی سند میں جہالت و نکارت پائی جاتی

ہے۔ ۱

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

بشیرخہ و ابیہ المجهولين؛ وذلك؛ لأن زكريا هذا كذاب، ففي "الميزان":
"قال ابن عدی: يضع الحديث، قال صالح جزرة: حدثنا زكريا الوقار وكان من الكذابين الكبار."
لكن الظاهر أن أبا حاتم لم يعرفه، فقد ذكر ابنه عنه أنه سمع منه بمصر في الرحلة الثانية، وروى عنه،
فلو كان تبين له كذبه؛ ما روى عنه - إن شاء الله -، ولأعله به.
الثانية: حديث الترجمة موقوف، وحديث كاتب الليث عن عطف مرفوع، وقد أخرجه عنه
كذلك جمع منهم الحاكم؛ كما تراه مخرجا في "الصحيححة" تحت حديث ابن عمر هذا
مختصراً برقم ۷۶.

الثالثة: قوله: "روى هذا الحديث كاتب الليث" ... الخ؛ يوهم أنه رواه بتمامه، وليس كذلك،
فإن الشطر الثاني منه، ابتداء من قوله: "فإنه يوم نحس" ... الخ، لا أصل له في حديثه. وكذلك
يقال في حديث (عبد الله الدستوائي)، بل هذا مختصر جداً، ليس فيه إلا الأمر بالحجامة في ثلاثة
أيام، والنهي عن الحجامة يوم الأربعاء! وفيه نكارة بينتها هناك في "الصحيححة".
الرابعة: اقتصاره على ذكر متابعين للمرادى عن نافع، يوهم أنه لا يوجد غيرهما. والواقع خلافه
أيضاً؛ فقد تابعهم سعيد بن ميمون عند ابن ماجه، ومحمد بن جحادة من ثلاث طرق عنه، عند ابن
ماجه وغيره، وهي مخرجة هناك في "الصحيححة"، فاقضى التنبه. والله تعالى ولى التوفيق
(سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، تحت رقم الحديث ۷۷۸۰)

۱. أخبرنا أبو الفضل ذاكر بن اسحاق بن محمد الهمداني بالقاهرة المعزية قال:

أخبرنا أبو سهل عبد السلام الهمداني قال: أخبرنا أبو منصور ۱۳۳، و شهر دار بن شيرويه بن
شهر دار الديلمي قال: أخبرنا أبو بكر أحمد بن عمر البيهقي قال: أخبرنا أبو غانم حميد بن المأمون
قال: أخبرنا أبو بكر أحمد بن عبد الرحمن الشيرازي أبو بكر قال: أخبرنا أبو العباس أحمد بن عبد
الرحمن الأسدي قال:

حدثنا أبو حامد أحمد بن جعفر الأشعري قال: حدثنا أحمد بن الطيب بن مروان السرخسي-
وأدخلني عليه أبو الحسن الكردي - قال: حدثني أبو عبد الله محمد بن حمدون بن اسماعيل قال:
حدثني أبي عن المعتصم قال: سمعت المأمون يحدث عن الرشيد عن المهدي عن المنصور عن
محمد بن علي بن عبد الله عن عبد الله بن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تحتجموا
يوم الخميس فمن احتجم يوم الخميس فناله مكروه فلا يلوم إلا نفسه (بغية الطلب في تاريخ حلب،
لابن العديم العقيلي، ج ۲ ص ۸۳۶)

حدثنا أحمد بن محمود، قال: ثنا أحمد بن بشر بن السنن، قال: ثنا أحمد بن الطيب بن مروان
السرخسي، قال: ثنا أبو عبد الله حمدون بن اسماعيل، قال: حدثني أبي، عن المعتصم، عن

﴿بقيہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

بروز جمعرات حجامہ کے حکم کی حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں جمعرات کے دن حجامہ کرانے کے حکم کا ذکر آیا ہے، جس کو محدثین نے ضعیف یا غیر صحیح قرار دیا ہے۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ المأمون، عن الرشید بن المنصور، عن محمد بن علی بن عبد اللہ، عن أبيه، عن ابن عباس، أن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: لا تحتجموا يوم الخميس، فمن احتجم يوم الخميس فأصابه مكروه، فلا يلومن إلا نفسه، قال: أحمد بن الطيب: قال لي ابن حمدون: قال لي أبي: دخلت يوم الخميس على المعتصم وهو يحتجم، فلما رأيته وثبت راجعا، فقال لي: ما لك لم تلح ذكرت الحديث في الحجامة؟ قلت: نعم يا أمير المؤمنين، قال: إني ما ذكرت ذلك إلا بعد ما شرط الحجام، ولو كنت ذكرت ذلك لامتنتع من الحجامة، قال ابن حمدون: إن المعتصم حم بعقب واشتد مرضه ومات منه (طبقات المحدثين باصبهان والواردين عليها، لابی الشيخ الاصبهاني، ج ۳ ص ۲۲)

قال الالباني: من احتجم يوم الخميس، فمرض فيه؛ مات فيه. "منكر جدا" رواه ابن عساکر ۲/۳۹۷، عن أحمد بن محمد بن نصر الضبعي: نا أحمد بن محمد ابن الليث: نا منصور بن النضر: حدثنا إسحاق بن يحيى بن معاذ قال: كنت عند المعتصم أعوده فقلت: يا أمير المؤمنين أنت في عافية. قال: كيف تقول وقد سمعت الرشيد يحدث عن أبيه المهدي عن أبي جعفر المنصور عن أبيه عن جده عن ابن عباس مرفوعا. قلت: وهذا إسناد مظلم، مسلسل بمن لا تعرف حالهم: إسحاق هذا، أورده الحافظ في ترجمته ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا. ومنصور بن النضر، قال الخطيب ۳/۸۲ من شعبة المنصور. ثم ساق له حديثا آخر، ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا.

وأحمد بن محمد بن الليث، كناه الخطيب ۵/۸۳ أبا الحسن، ثم ساق له حديثا آخر ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا. وأحمد بن محمد بن نصر الضبعي كناه الخطيب ۵/۱۰۸، أبا بكر، وقال: "روى عنه عبد الله بن عدى الجرجاني وذكر أنه سمع منه بالرقعة." ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا والحديث عندى منكر جدا. والله أعلم. وقد أورده السيوطي في "الجامع" من رواية ابن عساکر هذه، وبيض له المناوي فلم يتكلم عليه بشيء في كل من كتابيه "الفيض" و"التيسير!" فكانه لم يقف على إسناده (سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ۱۴۰۹)

۱۔ حدثنا إبراهيم بن محمد، حدثنا الفضل بن سلام، حدثنا معاوية بن حفص، حدثنا محمد بن ثابت، عن أبيه، عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

﴿بقيہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

اتوار کے دن حجامہ کے باعث شفاء ہونے کی روایت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ایک مرفوع حدیث میں اتوار کے دن حجامہ کے باعث شفاء ہونے کا ذکر ہے۔
جس کی سند میں شدید ضعف پایا جاتا ہے۔ ۱

﴿گزشتہ صفحے کا یقینہ حاشیہ﴾

علیکم بالحجامة يوم الخميس فإنها تزيد في الرب قيل: يا رسول الله، وما الرب؟ قال: العقل وليس ثابت في التوقيت في الحجامة يوم بعينه عن النبي صلى الله عليه وسلم، وفيها أحاديث أسانيدھا كلها لينة (الضعفاء الكبير للعقيلي، رقم الحديث ۱۶۵۸)

حدثنا أحمد بن محمد بن سليمان القطان يلقب سباله، حدثنا الحسن بن مدرک، حدثنا الفضل بن سلام وقال أبو علي وكان الفضل عندي لم يكن بالحال التي يحمل عنه عن معاوية أبي العوام قال أبو عوانة وأنا رأيتہ كان رجلا صالحا، حدثنا محمد بن ثابت، عن أبيه، عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: عليكم بالحجامة يوم الخميس فإنه يزيد في الأرب قيل يا رسول الله وما الأرب قال العقل.

وهذا حديث معضل لا يرويه غير الفضل هذا، وهو بصرى، ولا اعرف للفضل شيئا غير هذا الحديث (الكامل في ضعفاء الرجال، تحت الترجمة الفضل بن سلام، ج ۲ ص ۱۲۵) وقال محمد بن طاهر المقدسى: حديث: عليكم بالحجامة يوم الخميس؛ فإنه يزيد في الأدب، قيل: يا رسول الله! وما الأدب؟ قال: العقل. رواه الفضل بن سلام: عن محمد بن ثابت، عن أبيه، عن أنس. والحسن ضعيف ضعفه الحسن بن مدرک. وهذا حديث معضل لا يرويه غير الفضل هذا، وهو البصرى، ولا اعرف له غير هذا الحديث (ذخيرة الحفاظ، تحت رقم الحديث ۳۵۳۸)

۱ (الحجامة يوم الأحد شفاء) ضعيف جدا، رواه الديلمي ۹۹/۲ من طريق ابن السنن، عن موسى بن محمد: حدثنا المنكدر بن محمد بن المنكدر، عن أبيه، عن جابر مرفوعا. قلت: وهذا موضوع؛ آفته موسى هذا - وهو ابن محمد بن عطاء الدمياطى المقدسى -؛ وكان يضع الحديث؛ كما قال ابن حبان وغيره.

والمنكدر بن محمد بن المنكدر لين الحديث، وبه فقط أعله المناوى إفقصر. والحديث عزاه السيوطى لعبد الملك بن حبيب أيضا في "الطب النبوى"، عن عبد الكريم الحضرمى معضلا.

قلت: وهو مع إعضاله واه بمره؛ لأن عبد الملك هذا قال فيه الذهبى: "كثير الوهم، صحفى، وكان ابن حزم يقول: ليس بثقة." (سلسلة الأحاديث الضعيفة، تحت رقم الحديث ۳۵۱۸)

ہرمہینہ جامہ کی حدیث کی حیثیت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے مروی ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہرمہینہ میں جامہ کرانے کا ذکر ہے۔

مگر اس حدیث کی سند کو محدثین نے ناقابل اعتبار قرار دیا ہے۔ ۱

۱۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن يوسف بن الحجاج بن مصعب بن سليم العبدی، حدثنا أبي، حدثنا سفيان، عن هشام بن عروة، عن أبيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكتحل كل ليلة ويحتجم كل شهر ويشرب الدواء كل سنة قال الشيخ: وبهذا الإسناد حدثنا عبد الله بن محمد بغير حديث إلا أن هذا الحديث من بين الأحاديث التي حدثنا بها هذا أنكرها وحديث بن صياد الذي قبل هذا يرويه سيف عن هشام بن عروة (الكامل في ضعفاء الرجال، ج ۲، ص ۵۰۲، و ص ۵۰۵)

قال الشوكاني: حديث: كان يكتحل كل ليلة، ويحتجم كل شهر، ويشرب الدواء كل سنة. في إسناده: وضاع (الفوائد المجموعه للشوكاني، تحت رقم الحديث ۱۶۷)

وقال الكناي: (حديث) عائشة كان رسول الله يكتحل كل ليلة ويحتجم كل شهر ويشرب الدواء كل سنة (عد) ولا يصح فيه سيف ابن أخت سفيان الثوري (تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشعبية الموضوعه، ج ۲، ص ۳۵۲، تحت رقم الحديث ۹)

وقال الفتني: كان يكتحل كل ليلة ويحتجم كل شهر ويشرب الدواء كل سنة منكر، وفي اللآء هو لا يصح فيه سيف ابن أخت سفيان الثوري كذاب (تذكرة الموضوعات، ج ۱، ص ۲۰۸)

وقال ابن الجوزي: أنبأنا أبو منصور بن خيرون أنبأنا إسماعيل بن مسعدة أنبأنا حمزة بن يوسف أنبأنا أبو أحمد بن عدى حدثنا عبد الله بن محمد بن يوسف بن الحجاج حدثنا أبي حدثنا سيف عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت " : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكتحل كل ليلة ويحتجم كل شهر ويشرب الدواء كل سنة . " هذا حديث لا يصح . وسيف هو ابن محمد بن أخت سفيان الثوري . قال أحمد : كان يضع الحديث (الموضوعات، ج ۳، ص ۲۱۰، كتاب الطب، باب شرب الدواء)

وقال محمد بن طاهر المقدسي: حديث: كان رسول الله (يكتحل كل ليلة، ويحتجم كل شهر، ويشرب الدواء كل سنة . رواه سيف بن محمد ابن أخت سفيان الثوري : عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة . وهكذا منكر، وسيف كذاب (ذخيرة الحفاظ، تحت رقم الحديث ۲۳۱۲۳)

وقال الالباني: (كان يكتحل كل ليلة، ويحتجم كل شهر، ويشرب الدواء كل سنة). موضوع. أخرجه ابن عدى (ق ۱۸۶/۱) عن سيف بن محمد بن أخت سفيان، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة مرفوعا. قلت: وهذا موضوع؛ آفته سيف هذا؛ قال الحافظ: "كذبوه". وقال الذهبي في "المغني": "قال أحمد: كذاب يضع الحديث." (سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعه، تحت رقم الحديث ۲۲۸۶)

دن کے شروع میں حجامہ کے مکروہ ہونے کی روایت کی حیثیت

ایک روایت میں دن کے اول حصہ میں حجامہ کی کراہت کا ذکر ہے، مگر اس روایت

کی سند کو محدثین نے غیر ثابت قرار دیا ہے۔ ۱۔

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ معتبر و مستند احادیث میں چاند کی ستر ہو، انیسویں اور اکیسویں تاریخوں میں حجامہ کرانے کی زیادہ فضیلت و ترغیب اور افادیت کا ذکر آیا ہے۔ لیکن ان کے برعکس جو بعض دوسری تاریخوں یا دنوں یا اوقات میں حجامہ کرانے کی تاکید یا ممانعت کرانے کا ذکر آیا ہے، وہ محدثین کے نزدیک اس درجہ کی مضبوط و مستند نہیں ہیں کہ ان کی وجہ سے مخصوص دنوں یا تاریخوں میں حجامہ کرانے کی ممانعت کا حکم لگایا جاسکے، علاوہ ازیں اگر مذکورہ روایات کو قبول کیا جائے، تو کسی بھی دن حجامہ کی اجازت ثابت نہیں ہو سکتی، اور یہ بات صحیح احادیث میں بغیر کسی دن و تاریخ کی تخصیص کے حجامہ کی تاکید و فضیلت ثابت ہونے کے حکم کے خلاف ہے، نیز جن احادیث میں ستر، انیس اور اکیس تاریخوں میں حجامہ کی فضیلت و افادیت آئی ہے، ان تاریخوں کا ہفتہ بھر کے کسی بھی دن واقع ہونا ممکن ہے، پھر ان پر عمل کیسے ممکن ہو سکے گا؟ لہذا کسی بھی وقت اور دن و تاریخ میں ضرورت پڑنے پر حجامہ کرانا جائز ہے، لیکن اگر کوئی بیماری وغیرہ کا عذر نہ ہو، تو عام حالات میں چاند کی ستر ہو، انیسویں یا اکیسویں تاریخوں میں حجامہ کرانا زیادہ بہتر و مفید ہے۔

بعض اطباء نے فرمایا کہ چاند کے مہینہ کے، دوسرے حصہ میں (یعنی ابتدائی پندرہ دن گزرنے

۱۔ (الحجامة تكروه في أول النهار، ولا يرحى نفعها حتى ينقص الهلال) رواه عبد الملك بن حبيب في الطب النبوي عن عبد الكريم الحضرمي معضلا، وقال الزركشي وبعه في الدرر لم أقف عليه، وقال السيد معين الدين الصفدي ليس بثابت، وقيل أنه من كلام بعض السلف، وقال النجم وبعارضه ما رواه ابن السني والطبراني عن ابن عمر الحجامة على الريق أمثل وفيها شفاء وبركة، وما رواه الديلمي عن أنس الحجامة على الريق دواء، وعلى الشيع داء، تنبيه: قال بعضهم نقصان الهلال هنا بأن ينتصف الشهر، قال العلقمي لأن الدم حاج في أول الشهر وفي آخره قد سكن (كشف الخفاء للمجلوني، تحت رقم الحديث ۱۱۰۵)

کے بعد) اور اسی طرح چاند کے مہینہ کی تیسرے چوتھائی حصہ میں (جس میں اکیسواں دن بھی شامل ہے) حجامہ کرانا، مہینہ کے شروع اور آخر کے حصے سے زیادہ مفید ہے، کیونکہ چاند کے مہینہ کے پہلے حصہ میں جسم کی اخلاط میں شدت ہوتی ہے، اور آخری حصہ میں سکون ہوتا ہے، اور ان کو چھوڑ کر دوسرے حصوں میں (جن کا ذکر پہلے گزرا) اعتدال ہوتا ہے، اور اللہ کو طاق عدد کی رعایت پسند ہے، جس کی مذکورہ تاریخوں میں رعایت پائی جاتی ہے۔

نیز اطباء نے غسل یا جماع کرنے کے بعد یا پیٹ بھرے ہوئے ہونے، یا سخت بھوک لگنے کی حالت میں، حجامہ سے بچنے کی ہدایت بیان فرمائی ہے، کیونکہ ان حالتوں میں خون کا دوران اعتدال پر نہیں ہوتا، مگر یہ طبی مسئلہ ہے، شرعی مسئلہ نہیں ہے۔ ۱

اور حجامہ سے متعلق مزید طبی ہدایات آگے آتی ہیں۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ.

۱۔ والحاصل من هذا الحديث وسابقه المعلق أن الحجامة لا تتعين في وقت بل تكون عند الاحتياج..... وعند الأطباء أن أنفع الحجامة ما يقع في الساعة الثانية أو الثالثة وأن لا يقع عقب استفراغ من حمام أو جماع ولا عقب شبع ولا جوع، وأنها تفعل في النصف الثاني من الشهر ثم في الربع الثالث من أرباعه أنفع من أوله وآخره لأن الأخلاط في أول الشهر تهيج وفي آخره تسكن فأولى ما يكون الاستفراغ في أثنائه (ارشاد الساري لشرح صحيح البخاري للقسطلاني، ج ۸ ص ۳۶۸، باب أية ساعة يحتجم)

(من احتجم لسبع عشرة من الشهر وتسع عشرة وإحدى وعشرين كان له شفاء من كل داء) أي من كل داء سببه غلبة الدم وهذا الخبر وما اكتنفه وما أشبهه موافق لما أجمع عليه الأطباء أن الحجامة في النصف الثاني وما يليه من الربع الثالث من الشهر أنفع من أوله وآخره قال ابن القيم: ومحل اختيار هذه الأوقات لها ما إذا كانت للاحتياط والتحرز عن الأذى وحفظ الصحة أما في مداولة الأمراض فحيث احتيج إليها وجب فعلها أي وقت كان (فيض القدير للمناوي، تحت رقم الحدث ۸۳۲۶)

(فصل نمبر ۸)

جامہ سے متعلق شرعی احکام

احادیث و روایات سے جامہ کی اہمیت و افادیت اور ثبوت اور بعض احادیث و روایات کی اسنادی حیثیت کی تفصیل کے بعد اب جامہ سے متعلق اہم شرعی مسائل و احکام ذکر کئے جاتے ہیں۔

جامہ کے معنی

جامہ کا لفظ عربی کے لفظ حِجْم سے بنا ہے، جس کے معنی چوسنے کے آتے ہیں۔ پہلے زمانہ میں جامہ کا طریقہ سینگ وغیرہ کو جسم کے حصہ پر رکھ کر خون چوسنے کی شکل میں رائج تھا، اس لئے اس مناسبت سے اس عمل کو عربی میں جامہ کہا جاتا ہے۔ ۱

فصد کے معنی اور اس کا جامہ سے فرق

جامہ کے علاوہ عربی میں ایک لفظ فصد کا استعمال ہوتا ہے، جس کے معنی رگ میں سے خون نکالنے کے آتے ہیں۔

پس جامہ اور فصد دونوں میں جسم سے خون برآمد کیا جاتا ہے، لیکن فصد کا عمل رگ سے خون نکالنے کے ساتھ خاص ہے، اور جامہ جسم کے کسی بھی حصہ میں خون کو مخصوص طریقہ پر جمع

۱ التعریف:

الحجامة: مأخوذة من المحجم أى المص. يقال: حججم الصبي ثدي أمه إذا مصه. والحجامة المصاص، والحجامة صناعته والمحجم يطلق على الآلة التي يجمع فيها الدم وعلى مشروط الحجامة فعن ابن عباس: الشفاء في ثلاث شربة عسل وشرطة محجم وكية نار.

والحجامة في كلام الفقهاء قيدت عند البعض بإخراج الدم من القفا بواسطة المص بعد الشرط بالحجم لا بالفصد. وذكر الزرقاني أن الحجامة لا تختص بالقفا بل تكون من سائر البدن. وإلى هذا ذهب الخطابي (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱، ص ۱۲، مادة "حجامة")

کر کے اور پھر چیرا لگا کر خارج کرنے کا نام ہے۔ ۱

جامعہ اور فصد کا حکم

جامعہ کے ذریعہ سے علاج، معالجہ کرنا سنت و مستحب عمل ہے، جس کی کئی احادیث میں ترغیب و افادیت آئی ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی مختلف موقعوں پر جامعہ کرایا ہے۔ ۲ اور ضرورت کے موقع پر فصد کا عمل بھی جائز اور حدیث سے ثابت ہے اور آج کے دور میں فصد کی ایک عمدہ صورت یہ ہے کہ اپنے جسم سے ضرورت مند مریض کو خون عطیہ کر دیا جائے۔ ۳

جامعہ کے وقت آیت الکرسی پڑھنا مستحب ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ عِنْدَ

۱ الفصد لغة: شق العرق، يقال: فصدته يفصده فصدًا وفصادا، فهو مفصود وفصيد.

واصطلاحاً الفصد: هو قطع العرق لاستخراج الدم الذي يؤذي الجسد (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۲، ص ۱۴۶، مادة "فصد")

أ- الفصد: فصد يفصد فصدًا وفصادا: شق العرق لإخراج الدم. وفصد الناقه شق عرقها ليستخرج منه الدم فيشربه. فالفصد والحجامة يجتمعان في أن كلا منهما إخراج للدم، ويفترقان في أن الفصد شق العرق، والحجامة مص الدم بعد الشرط (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱، ص ۱۴، مادة "حجامة")

۲ التداوى بالحجامة مندوب إليه، وورد في ذلك عدة أحاديث عن النبي ﷺ منها قوله: خير ما تداويتم به الحجامة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱، ص ۱۴، مادة "حجامة")

۳ يجوز الفصد بشرط مهارة القائم به، لأن الفصادة - كما قال الأطباء - خطيرة، فلا يؤمن بها إلا من ماهر، وقد قال عليه الصلاة والسلام: الشفاء في ثلاث: شربة عسل، وشرطة محجم، وكية نار، وأنهى أمتي عن الكي. قيل: المراد بشرطة محجم: الفصد. وقال ابن حجر في تعليقه على الحديث: إنما خص المحجم بالذكر لكثرة استعمال العرب والفهم له، بخلاف الفصد، فإنه وإن كان في معنى الحجيم لكنه لم يكن معهوداً لها غالباً، على أن في التعبير بقوله: "شرطة محجم" ما قد يتناول الفصد، وأيضاً فالحجم في البلاد الحارة أنجح من الفصد، والفصد في البلاد التي ليست بحارة أنجح من الحجيم. وكره بعض أهل العلم التداوى بذلك، ورأوا أن تركه والاتكال على الله أفضل منه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۲، ص ۱۴۶، و ص ۱۴۷، مادة "فصد")

الْحِجَامَةُ كَانَتْ لَهُ مَنفَعَةٌ حِجَامَتِهِ (عمل اليوم والليلة لابن السني) ۱
 ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حجامہ کے وقت آیۃ الکرسی
 پڑھی، تو وہ اس کو حجامہ سے نفع کا باعث ہوگی (ابن سنی)
 اس حدیث کی روشنی میں بعض اہل علم حضرات نے حجامہ کے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کو مستحب
 قرار دیا ہے۔ ۲

مرد یا عورت سے حجامہ کرانا

حجامہ، کیونکہ ایک علاج ہے، اس لئے دوسرے علاجوں کی طرح مناسب یہ ہے کہ مرد کا مرد،
 اور عورت کا عورت حجامہ کرے، لیکن اگر کسی عورت کو حجامہ کے لئے دوسری تجربہ کار و ماہر
 عورت یا محرم مرد میسر نہ آئے، تو ضرورت کے وقت اسے نا محرم تجربہ کار و ماہر مرد سے حجامہ
 کرانا جائز ہے، لیکن نا محرم مرد کے ساتھ خلوت لازم آنے سے بچا جائے۔ ۳

۱ رقم الحدیث ۱۶۷، باب ما یقول إذا احتجم.

۲ ویستحب أن یقرأ عند الحجامۃ آیۃ الکرسی قالہ النووی فی شرح المہذب وقالہ فی
 الأذکار قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ آیۃ الکرسی عند الحجامۃ کانت منفعۃ حجامتہ
 (نزهة المجالس ومنتخب النفائس لعبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری، ص ۱۳۳ و ۱۳۵،
 کتاب العقائد، باب فی فضل الجمعة و یومها و لیلتها و کرماها)

۳ قد صرح علماؤنا بأن غیر المحرم أيضا عند الضرورة یحجم ویقصد ویختن وقال الطیبی -
 رحمہ اللہ :- یجوز للأجنبی النظر إلی جمیع بدنہا للضرورة و للمعالجة (مرقاۃ المفاتیح، ج ۵،
 ص ۲۰۵۲، کتاب النکاح، باب النظر)

قلت: متى اضطرت المرأة إلى هذا ولم تجد محرما یحجمها ولا امرأة، جاز أن یحجمها أجنبی
 (کشف المشکل من حدیث الصحیحین لابن الجوزی، تحت رقم الحدیث ۶۸۸-۱۳۹۳)
 الحجامۃ تطیب، فیرتب علیها ما یرتب علی الطیب من آثار: کجواز نظر الحاجم إلی عورة
 المحجم عند الضرورة. و ذکر الحنفیة ذلك فی کتاب الحظر والإباحة فی باب النظر، و یذکره
 غیرهم غالباً فی کتاب النکاح استطراداً أو فی کتاب الصلاة عند کلامهم علی ستر العورة
 (الموسوعة الفقهیة الكويتیة، ج ۲ ص ۶۹، مادة "احتجام")
 اتفق الفقهاء علی جواز النظر للعلاج وما فی معناه، مهما كان الناظر والمنظور إلیه، رجلاً أو امرأة،
 ومهما كان محل النظر عورة أو غیرها، وذلك بشروط (الموسوعة الفقهیة الكويتیة،
 ج ۲ ص ۳۶۶، مادة "نظر")

حجامہ یا فصد سے وضو ٹوٹنے نہ ٹوٹنے کا حکم

حجامہ یا فصد کے عمل سے جو جسم کے حصہ سے خون برآمد ہوتا ہے، اس کے ذریعہ سے وضو ٹوٹنے کا حکم یہ ہے کہ فقہ حنفی کے مطابق اگر نکلنے والا خون اتنی مقدار میں ہو کہ وہ اپنی نکلنے والی جگہ سے نکل کر بہہ پڑے، جیسا کہ عام طور سے حجامہ و فصد میں ایسا ہی ہوتا ہے، تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اور فقہ مالکی وشافعی کے مطابق حجامہ یا فصد کے عمل سے جسم کے کسی بھی حصہ سے نکلنے والے خون سے وضو نہیں ٹوٹتا، خواہ وہ کتنی مقدار میں کیوں نہ ہو، اور کتنی ہی مرتبہ کیوں نہ نکلے۔ اور فقہ حنبلی کے مطابق اگر وہ خون بہت زیادہ مقدار میں محسوس ہو، تو وضو ٹوٹتا ہے، ورنہ وضو نہیں ٹوٹتا۔ ۱

۱ الاحکام المتعلقة بالحجامة:

اعتنى الفقهاء ببيان أحكام الحجامة من حيث تأثيرها على الطهارة، وعلى الصوم، وعلى الإحرام. ومن حيث القيام بها، وأخذ الأجر عليها، والتداوى بها. تأثير الحجامة على الطهارة:

ذهب الحنفية إلى أن خروج الدم بالحجامة ناقض من نواقض الوضوء. قال السرخسي: الحجامة توجب الوضوء وغسل موضع المحجمة عندنا، لأن الوضوء واجب بخروج النجس، فإن توضع ولم يغسل موضع المحجمة، فإن كان أكثر من قدر الدرهم لم تجزه الصلاة، وإن كان دون ذلك أجزأته.

والفصد مثل الحجامة في نقض الوضوء. فإذا افتصد وخرج منه دم كثير، وينقض أيضا إذا مصت علقة عضوا وأخذت من الدم قدرا يسيل منها لو شقت.

وذهب المالكية والشافعية إلى أن الحجامة والفصد ومص العلق لا يوجب واحد منها الوضوء. قال الزرقاني: لا ينتقض الوضوء بحجامة من حاجم ومحتجم وفصد. وفي الأم "لا وضوء في قىء ولا رعاف ولا حجمة ولا شيء خرج من الجسد وأخرج منه غير الفروج الثلاثة القبل والدبر والذكر" وذهب الحنابلة إلى أن ما خرج من الدم موجب للوضوء إذا كان فاحشا. وفي حد الفاحش عندهم خلاف: فقيل: الفاحش ما وجده الإنسان فاحشا كثيرا. قال ابن عقيل: إنما يعتبر ما يفحش في نفوس أوساط الناس لا المتبذلين ولا الموسوسين. وقيل: هو مقدار الكف. وقيل: عشرة أصابع (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱، ص ۱۵، مادة "حجامة")

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حجامہ کے خون کو بدن سے دھونا یا صاف کرنا

حجامہ کرنے کے بعد جسم سے جو خون برآمد ہو، اس کو جسم سے دھونے سے وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے، اور اگر خون کو بدن سے اچھی طرح صاف کر دیا جائے، اور دھویا نہ جائے، تو بھی حنفیہ کے نزدیک بدن کا وہ حصہ پاک ہو جاتا ہے۔ ۱

بدن یا لباس پر لگے ہوئے خون کے ساتھ نماز پڑھنا

اگر حجامہ یا فصد سے نکلا ہوا خون بدن یا لباس پر لگا ہو، تو اگر وہ کم مقدار میں ہو، تو اسے دھوئے

﴿گزشتہ صفحے کا نتیجہ حاشیہ﴾

ذهب المالکیہ والشافعیہ إلى عدم انتقاض الوضوء بالفصد، لما روى من أن رجلين من أصحاب النبي حرسا المسلمين في غزوة ذات الرقاع، فقام أحدهما يصلي فرماه رجل من الكفار بسهم فنزعه وصلى ودمه يجرى، وعلم به صلى الله عليه وسلم ولم ينكره قال الرملي: وأما صلاحه مع الدم فلقلة ما أصابه منه. ويرى الحنفية أن الفصد ناقض للوضوء.

ويقول الحنابلة: إن خروج الكثير من الدم ينقض الوضوء، ويحتجون بقول النبي صلى الله عليه وسلم في حديث فاطمة بنت أبي حبيش: إنما ذلك عرق وليس بحيض، فإذا أقبلت حيضتك فدعى الصلاة وإذا أدبرت فاغسلي عنك الدم ثم صلى، ثم توضئي لكل صلاة حتى يجيء ذلك الوقت، ولأنه نجاسة خارجة من البدن، فأشبهت الخارج من السبيل (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۲، ص ۱۳۷، مادة "فصد")

۱ بلکہ الکیہ کے نزدیک حجامہ کے بعد صاف کر کے جو خون لگا رہ جائے، وہ بھی زخم ٹھیک ہونے تک معاف ہے۔

ب - موضع الحجامة: صرح الحنفية بأنه يطهر بالمسح موضع الحجامة إذا مسحها بثلاث خرق وطبات نظاف، وقاس صاحب الفتح عليه ما حول محل الفصد إذا تلطخ، ويخاف من الإسالة السريان إلى الثقب.

ويقرب من هذا ما صرح به المالكية في موضع الحجامة بقولهم: يعفى عن أثر دم موضع الحجامة أو الفصادة إذا كان ذلك الموضع مسح عنه الدم، لتضرر المحتجم من وصول الماء لذلك المحل، ويستمر العفو إلى أن يبرأ ذلك الموضع، فإذا برء غسل الموضع، ثم إن محل العفو إذا كان أثر الدم الخارج أكثر من درهم، وإلا فلا يعتبر في العفو مسح؟ (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۷، ص ۲۶۰، ۲۶۱، مادة "مسح")

مسح الحجام موضع الحجامة مرة واحدة وصلى المحجوم أيما لا يجب عليه إعادة ما صلى إن أزال الدم بالمرّة الواحدة (منحة الخالق، ج ۱، ص ۲۳۵، باب الأنجاس)

بغیر نماز درست ہو جاتی ہے، اور اگر زیادہ مقدار میں ہو، تو پھر دھوئے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔

پھر حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک اگر خون پھیلاؤ میں ایک درہم (یعنی پھیلی کے گہراؤ) سے زیادہ ہو، تو وہ زیادہ مقدار میں داخل ہے، جس کو دھوئے بغیر نماز پڑھنا درست نہیں ہوتا، اور اگر اس سے کم مقدار میں ہو تو وہ کم مقدار میں داخل ہے، جس کو دھوئے بغیر نماز پڑھنا درست ہو جاتا ہے۔

اور شافعیہ کے نزدیک عرف میں اور حنابلہ کے نزدیک اپنے گمان میں جو مقدار زیادہ ہو، اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھنا درست نہیں ہوتا، اور اس سے کم مقدار میں ہو، تو اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھنا درست ہو جاتا ہے۔ ۱

۱۔ ذهب الحنفية إلى أن خروج الدم بالحجامة ناقض من نواقض الوضوء. قال السرخسي: الحجامة توجب الوضوء وغسل موضع المحجمة عندنا، لأن الوضوء واجب بخروج النجس، فإن توضع ولم يغسل موضع المحجمة، فإن كان أكثر من قدر الدرهم لم تجزه الصلاة، وإن كان دون ذلك أجزأته (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱، ص ۱۵، مادة "حجامة")

وفرق المالكية بين الدم -وما معه من قيح وصدید- وسائر النجاسات، فيقولون بالعفو عن قدر درهم من دم وقيح وصدید، والمراد بالدرهم الدرهم البغلي وهو الدائرة السوداء الكائنة في ذراع البغل، قال الصاوي: إنما يختص العفو بالدم وما معه؛ لأن الإنسان لا يخلو عنه، فلا احتراز عن يسيره عسر دون غيره من النجاسات كالبول والغائط والمني والمذي.

وذهب الشافعية إلى العفو عن اليسير من الدم والقيح وما يعسر الاحتراز عنه وتعم به البلوى، كدم القروح والدمامل والبراغيث وما لا يدرکه الطرف، وما لا نفس له سائلة، وغير ذلك، والضابط في اليسير والكثير العرف.

وأما الحنابلة فقد صرحوا بأنه لا يعفى عن يسير نجاسة ولو لم يدرکها الطرف كالذي يعلق بأرجل ذباب ونحوه، وإنما يعفى عن يسير الدم وما يتولد منه من القيح والصدید إلا دم الحيوانات النجسة فلا يعفى عن يسير دمها كسائر فضلاتها، ولا يعفى عن الدماء التي تخرج من القبل والدبر؛ لأنها في حكم البول أو الغائط.

وظاهر مذهب أحمد أن اليسير ما لا يفحش في القلب (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۰، ص ۱۶۹، مادة "عفو")

روزہ میں حجامہ و فصد کرانے کا حکم

روزہ کی حالت میں حجامہ یا فصد سے اکثر فقہائے کرام کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوتا، البتہ اگر روزہ دار کو کمزوری لاحق ہونے کا اندیشہ ہو، تو روزہ کی حالت میں یہ عمل مکروہ ہے، اور اسی حیثیت سے بعض احادیث میں روزہ کی حالت میں حجامہ سے منع کیا گیا ہے۔

اور حنا بلہ کے نزدیک حجامہ اور فصد کرانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ ۱

۱۔ تأثیر الحجامة على الصوم: ذهب الحنفية إلى أن الحجامة جائزة للصائم إذا كانت لا تضعفه، ومكروهة إذا أثرت فيه وأضعفته، يقول ابن نجيم: الاحتجام غير منافع للصوم وهو مكروه للصائم. إذا كان يضعفه عن الصوم، أما إذا كان لا يضعفه فلا بأس به.

وذهب المالكية إلى أن المحتجم إما أن يكون ضعيف البدن لمرض أو خلقة. وفي كل إما أن يغلب على ظنه أن الاحتجام لا يضره، أو يشك أو يغلب على ظنه أنه إن احتجم لا يقوى على مواصلة الصوم.

فمن غلب على ظنه أنه لا يتضرر بالحجامة جاز له أن يحتجم. ومن غلب على ظنه أنه سيعجز عن مواصلة الصوم إذا هو احتجم حرم عليه. إلا إذا خشى على نفسه هلاكاً أو شديداً أذى بتركه، فيجب عليه أن يحتجم ويقضى إذا أفطر ولا كفارة عليه.

ومن شك في تأثير الحجامة على قدرته على مواصلة الصوم فإن كان قوى البنية جاز له، وإن كان ضعيف البدن كره له.

والفصادة مثل الحجامة فتكره للمريض دون الصحيح كما في الإرشاد.

وذهب الشافعية إلى أنه لا يفطر الصائم بالفصد أو الحجامة يقول الخطيب الشربيني: أما الفصد فلا خلاف فيه، وأما الحجامة فلأنه صلى الله عليه وسلم احتجم وهو صائم. وهو ناسخ لحديث: أفطر الحاجم والمحجوم.

وذهب الحنابلة إلى أن الحجامة تؤثر في الحاجم والمحجوم ويفطر كل منهما. يقول ابن قدامة: الحجامة يفطر بها الحاجم والمحجوم، وبه قال إسحاق وابن المنذر. ومحمد بن إسحاق بن خزيمه، وهو قول عطاء وعبد الرحمن بن مهدى. وكان الحسن ومسروق وابن سيرين لا يرون للصائم أن يحتجم. وكان جماعة من الصحابة يحتجمون ليلاً في الصوم منهم ابن عمر وابن عباس وأبو موسى وأنس. واستدلوا بقوله صلى الله عليه وسلم أفطر الحاجم والمحجوم (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱، ص ۱۵، و ص ۱۶، مادة "حجامة")

أثر الفصد على الصوم: ذهب الحنفية إلى أن الفصد مكروه للصائم إذا كان يضعفه عن الصوم، أما إذا كان لا يخافه فلا بأس ومذهب المالكية قريب من الحنفية، إذ قالوا: تكره الفصادة للصائم إذا كان يجهل نفسه، ﴿بقية حاشيا گلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

احرام کی حالت میں حجامہ و فصد کرانے کا حکم

حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں حجامہ و فصد کرانا حنفیہ کے نزدیک جائز ہے، بشرطیکہ جسم کے کسی حصہ کے بال کا ثنا لازم نہ آئے۔

اور مالکیہ کے نزدیک احرام کی حالت میں عذر کی وجہ سے حجامہ کرانا جائز ہے، اور اگر عذر کے بغیر کرائے، اور حجامہ کے لئے جسم کے کسی حصہ کے بال بھی کاٹے، تو حرام ہے، اور اگر بال نہ کاٹے تو مکروہ ہے۔

اور مالکیہ کے نزدیک احرام کی حالت میں ضرورت کی وجہ سے فصد کرانا جائز ہے، اور بلا ضرورت مکروہ ہے۔

اور شافعیہ کے نزدیک احرام کی حالت میں حجامہ و فصد کرانا جائز ہے، بشرطیکہ بال نہ کاٹے، اور اس کی وجہ سے بال کٹائے، تو حرام ہے۔

اور حنبلیہ کے نزدیک اگر بال نہ کٹائے، تو حجامہ کرانا جائز ہے، اور اگر بال کٹائے، اور بغیر عذر کے یہ عمل کرے، تو حرام ہے، اور عذر کی وجہ سے جائز ہے۔

اور حنبلیہ کے نزدیک احرام کی حالت میں فصد کرانا جائز ہے، بشرطیکہ بال نہ کاٹے، اور بعض حنبلیہ نے فصد کی خاطر بال کاٹنے کو جائز قرار دیا ہے۔ ۱

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

وأما من يعلم من نفسه السلامة فهي جائزة، وعكسه عكسه .
وصرح الشافعية بأنه يستحب للصائم أن يحتز عن الفصد، لأنه يضعفه .
وذهب جمهور الفقهاء إلى أنه لا فطر بالفصد، وفي قول عند الحنابلة يفطر المفصود دون الفاصد
(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۲، ص ۱۲۸، مادة "فصد")

۱۔ تأثیر الحجامة علی الإحرام:

ذهب الحنفية إلى أن الحجامة لا تنافي الإحرام . قال ابن نجيم : ومما لا يكره له أيضا - أي للمحرم -
-الاكتحال بغير المطيب وأن يختتن ويفتصد . ويقلع ضرسه، ويجبر الكسر، ويحتجم . "فالحجامة
إذا لم يترتب عليها قلع الشعر لا تكره للمحرم، أما إذا ترتب

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

حجامہ و فصد پر اجرت و معاوضہ کے لینے دینے کا حکم

اکثر فقہائے کرام کے نزدیک حجامہ یا فصد کرنے والے کو اپنے عمل و محنت پر اجرت و معاوضہ

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

علی ذلك قلع شعر، فإن حلق محاجمه واحتجم فيجب عليه دم.

ولا يضر تعصيب مكان الفصد: يقول ابن عابدين: (وإن لزم تعصيب اليد لما قدمناه من أن تعصيب غير الوجه والرأس إنما يكره له بغير عذر).

وذهب المالكية إلى أن الحجامة في الإحرام: إن كانت لعذر فجواز الإقدام عليها ثابت قولاً واحداً، وإن كانت لغير عذر حرمت إن لزم قلع الشعر. وكرهت إن لم يلزم منه ذلك، لأن الحجامة قد تضعفه قال مالك: لا يحتجم المحرم إلا من ضرورة. علق عليه الزرقاني أي يكره لأنه قد يؤدي إلى ضعفه كما كره صوم يوم عرفة للحاج مع أن الصوم أخف من الحجامة.

واستدلوا بما روى مالك في الموطأ عن يحيى بن سعيد عن سليمان بن يسار أن رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم فوق رأسه، وفي رواية الصحيحين وسط رأسه، وفي رواية علقها البخاري احتجم من شقيقة كانت به وللنسائي من وثء (وهو رض العظم بلا كسر) وهو يومئذ بلحى جمل ولأبي داود والحاكم والنسائي عن أنس علي ظهر القدم من وجع كان به ولفظ الحاكم على ظهر القدمين: يقول الزرقاني: وهذا يدل على تعددها منه في الإحرام. وعلى الحجامة في الرأس وغيره للعذر. وهو إجماع، ولو أدت إلى قلع الشعر. لكن يفتدى إذا قلع الشعر.

وأما الفصد فيقول الزرقاني: وجاز فصد لحاجة وإلا كره إن لم يعصبه، فإن عصبه ولو لضرورة افتدى. وعند الشافعية قال النووي: إذا أراد المحرم الحجامة لغير حاجة فإن تضمنت قطع شعر فهي حرام لقطع الشعر وإن لم تتضمنه جازت. واستدل بما روى البخاري عن ابن بحينة رضی اللہ عنہ قال: احتجم النبي صلى الله عليه وسلم وهو محرم بلحى جمل في وسط رأسه.

واستدل بهذا الحديث على جواز الفصد، وبط الجرح، وقطع العرق، وقلع الضرس، وغير ذلك من وجوه الندایى إذا لم يكن في ذلك ارتكاب ما نهى عنه المحرم من تناول الطيب، وقطع الشعر، ولا فدية عليه في شيء من ذلك.

وذهب الحنابلة إلى جواز الاحتجام للمحرم إذا لم يقلع شعراً دون تفصيل، وإن اقتلع شعراً من رأسه أو من بدنه فإن كان لغير عذر حرم. وإن كان لعذر جاز.

ويجب على من اقتلع شعراً بسبب الحجامة فدية في ثلاث شعرات مد عن كل واحدة. وإن كانت أربع شعرات فأكثر وجب عليه صيام ثلاثة أيام أو إطعام ثلاثة أصع أو ذبح شاة. والفصد مثل الحجامة في الأحكام (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱، ص ۱۶، إلى ص ۱۸، مادة "حجامة")
أثر الفصد على الإحرام: ذكر الحنفية الفصد ضمن مباحات الإحرام. وقال المالكية: جاز فصد لحاجة، وإلا كره فيما يظهر إن لم يعصبه، فإن عصبه ولو لضرورة افتدى.

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

لینا اور اس کو معاوضہ دینا جائز ہے، جبکہ بعض فقہاء اس سے منع کرتے ہیں۔ ۱۔

حجامہ و فصد سے نقصان ہونے پر تاوان کا حکم

اگر حجامہ یا فصد کرنے والے کے حجامہ یا فصد کے عمل سے مریض کا کوئی نقصان ہو جائے، مثلاً مریض کا کوئی عضو ناکارہ ہو جائے، اور حجامہ یا فصد کرنے والے نے یہ عمل مریض یا اس کے ولی و سرپرست کی اجازت سے کیا ہو، اور وہ ماہر و تجربہ کار شخص بھی ہو، نیز اس نے اپنی طرف سے ضرورت سے زائد اور تعدی و کوتاہی اور غفلت سے کام نہ لیا ہو، تو حجامہ کرنے والے پر کوئی تاوان و ضمان لازم نہیں ہوتا۔

اور اگر مذکورہ شرائط کی خلاف ورزی لازم آئے، مثلاً حجامہ کرنے والا ماہر و تجربہ کار ڈاکٹر نہ ہو،

﴿گزشتہ صفحے کا یقینہ حاشیہ﴾ ویری الشافعیة أن للمحرم أن يفتصد ويحتجم ما لم يقطع شعرا .

وذهب الحنابلة إلى أنه يجوز للمحرم أن يفتصد ولا يقطع شعرا ، ويؤخذ من عبارات الحنابلة أن المحرم إذا احتاج في الفصد إلى قطع شعر فله قطعه لما روى عبد الله بن بحنة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم بلحى جمل من طريق مكة وهو محرم في وسط رأسه ، ومن ضرورة ذلك قطع الشعر ، ولأنه يباح حلق الشعر لإزالة أذى القمل ، فكذلك هاهنا ، وعليه الفدية (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۲، ص ۱۳۸، مادة "فصد")

۱۔ عن جابر بن عبد الله : أن النبي -صلى الله عليه وسلم -أمر أبا طيبة أن يأتيه مع غيبوبة الشمس، فأمره أن يضع المحاجم مع إبط الصائم فحجمه، ثم سأله " : كم خراجك؟ ". فقال : صاعان . فوضع النبي -صلى الله عليه وسلم -عنه صاعا(موارد الظمان إلى زوائد ابن حبان، رقم الحديث ۹۰۳)

فی حاشیة موارد الظمان : إسناده جيد .

ذهب جمهور الفقهاء (الحنفية والمالكية والشافعية والحنابلة في قول) إلى جواز اتخاذ الحجامة حرفة وأخذ الأجر عليها، واستدلوا بما روى ابن عباس قال : احتجم النبي صلى الله عليه وسلم وأعطى الحجام أجره ، ولو علمه حراما لم يعطه وفي لفظ لو علمه خبيثا لم يعطه . ولأنها منفعة مباحة فجاز الاستئجار عليها كالبنا والخيطة، ولأن بالناس حاجة إليها ولا نجد كل أحد متبرعا بها، فجاز الاستئجار عليها كالرضاع .

وذهب الحنابلة في قول آخر نسبة القاضي إلى أحمد قال : لا يباح أجر الحجام، فإذا أعطى شيئا من غير عقد ولا شرط فله أخذه، وبصرفه في علف دوابه ومؤنة صناعته، ولا يحل له أكله، واستدل لهذا القول بقول النبي صلى الله عليه وسلم : كسب الحجام خبيث (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱۷، ص ۱۸، مادة "حجامة")

یا اس نے تعدی و کوتاہی اور غفلت سے کام لیا ہو، تو اس پر تاوان و ضمان لازم ہوتا ہے۔ ۱

مسجد میں حجامہ یا فصد کرنا

حجامہ یا فصد کا عمل مسجد میں کرنا ممنوع و مکروہ ہے۔ ۲

جانور کا حجامہ یا فصد کرنا

اگر کسی جانور کو بیماری لاحق ہونے یا جانور کے فائدہ و منفعت کے لئے حجامہ یا فصد کی ضرورت ہو، تو اس کا حسب ضرورت حجامہ یا فصد کرنا جائز ہے۔ ۳

۱۔ ضمان الحجام:

الحجام لا یضمن إذا فعل ما أمر به وتوفر شرطان:

أ- أن يكون قد بلغ مستوى في حذق صناعته يمكنه من مباشرتها بنجاح.

ب- أن لا يتجاوز ما ينبغي أن يفعل في مثله.

وتفصيله في تداو و تطبيب (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۱، ص ۱۸، مادة "حجامة")

تضمين الفاصد:

يشترط لعدم تضمين الفاصد ما تلف بعمله شروط، منها:

أ- أن يكون التداوى بالفاصد من ماهر لئلا يكون ضرره أكثر من نفعه، ولذلك قالوا: إن عالج العالم بالطب المريض ومات من مرضه لا شيء عليه، بخلاف الجاهل أو المقصر، فإنه يضمن ما نشأ من فعله.

ب- أن يتم الفصد بإذن معتبر، بأن يكون من المفصود وهو مستقل، أو من ولي أو إمام، فأفضى ذلك إلى التلف.

ج- أن لا يتجاوز الفاصد الموضوع المعتاد، أما إذا تجاوز الموضوع المعتاد، فيجب الضمان (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۲، ص ۱۳۹، مادة "فصد")

۲۔ الافتصاد في المسجد: ذهب جمهور الفقهاء إلى أنه لا يجوز الفصد في المسجد ولو في إناء، ويرى الشافعية أنه إذا افتصد في المسجد واحتجم، فإن كان في غير إناء فحرام، وإن قطر دمه في إناء فمكروه، والأولى تركه، وجزم البندنجي في كتاب تذهيب المذهب بأنه حرام أيضاً.

وللتفصيل (ر: مسجد). (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۲، ص ۱۳۸، و ص ۱۳۹، مادة "فصد")

۳۔ فصد البهائم: يجوز فصد البهائم وكيها وكل علاج فيه منفعة لها (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۳۲، ص ۱۳۹، مادة "فصد")

حجامہ سے نکلنے والے خون کو دفن کرنے کا حکم

حجامہ سے نکلنے والے خون کو دفن کرنا ضروری نہیں، اگرچہ بہت سے حضرات کے نزدیک دفن کر دینا بہتر ہے، بشرطیکہ آسانی ممکن ہو۔ ۱

ایک حدیث میں حجامہ کرانے کے بعد حجامہ کے خون کو دفن کرنے کا حکم آیا ہے۔ ۲

جس کی سند کو بعض اہل علم حضرات نے ضعیف اور بعض نے شدید ضعیف قرار دیا ہے۔ ۳

۱۔ دفن الشعر والأظافر والدم: صرح جمهور الفقهاء بأنه يستحب أن يدفن ما يزيله الشخص من ظفر وشعر ودم؛ لما روى عن ميل بنت مشرح الأشعرية، قالت: رأيت أباي يلقم أظفاره، ويدفنه ويقول: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يفعل ذلك عن ابن جريج عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: كان يعجبه دفن الدم. وقال أحمد: كان ابن عمر يفعله. وكذلك تدفن العلقة والمضغة التي تلقىها المرأة (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۲۱ ص ۲۱، مادة "دفن")

۲۔ عن هياج بن بسطام، عن عنبسة بن عبد الرحمن بن سعيد بن العاص، عن محمد بن زاذان، عن أم سعد، امرأة زيد بن ثابت، قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بدفن الدم إذا احتجم. لا يروى هذا الحديث عن أم سعد إلا بهذا الإسناد، تفرد به: عنبسة (المعجم الأوسط للطبراني، رقم الحديث ۸۸۲)

۳۔ قال الهيثمي: رواه الطبراني في الأوسط، وفيه هياج بن بسطام، وهو ضعيف. (معجم الزوائد، رقم الحديث ۸۳۳۱، باب دفن الدم) وقال الالباني: (كان يأمر بدفن الدم إذا احتجم). موضوع.

آخره الطبراني في "المعجم الأوسط (۱/۵۰/۲/۸۶۹)، وابن منده - كما في "الإصابة -" من طريق عنبسة بن عبد الرحمن بن سعيد بن العاص عن محمد بن زاذان عن أم سعد امرأة (!) زيد بن ثابت قالت ... فذكره. وقال الطبراني: "لا يروى عن أم سعد إلا بهذا الإسناد، تفرد به عنبسة." قلت: وهو متهم بالوضع - كما تقدم في الحديث الذي قبله -، وقد تقدمت له بعض الأحاديث الموضوعية، فانظر إن شئت الأرقام ۴۳۵، ۵۱۸، ۶۶۳، ۸۳۷، و ۸۶۱، وهذا الأخير من روايته عن محمد بن زاذان هذا عن أم سعد هذه عن زيد ابن ثابت!

ومحمد بن زاذان: متروك - كما تقدم أيضاً آنفاً -، وأزيد هنا فأقول: قال ابن عبد البر في ترجمة أم سعد بنت زيد بن ثابت الأنصاري هذه: "روى عنها محمد بن زاذان، يقال إنه لم يسمع منها، وبينهما عبد الله بن خازجة. لها عن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيث، منها أنه أمر بدفن الدم إذا احتجم." قال الحافظ عقبه: "قلت: وصله ابن ماجه والحسن بن سفيان وأبو يعلى وابن منده وغيرهم." قلت: وهذا وهم من الحافظ رحمه الله، فإن ابن ماجه لم يرو لها - هذا الحديث -

﴿بقية حاشية اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

حجامہ یا فصد سے نکلنے والے خون کی خرید و فروخت

حجامہ یا فصد کے ذریعہ جسم سے نکلنے والے خون کی خرید و فروخت کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کسی کو قیمت و معاوضہ کے بغیر دے دیا جائے، جس کو وہ شرعی حدود میں رہتے ہوئے کسی کام میں (مثلاً کسی خارجی دوایا کھا دو وغیرہ کے لئے) استعمال کرے، یا کسی ضرورت مند مریض کے جسم میں منتقل کیا جائے، تو اس کی گنجائش ہے۔ ۱

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

ولا غیرہ سوی حدیث واحد فی فضل الخل، وأنه کان إدام الأنبياء، من هذه الطريق، وقد خرجته فی "الصحيحه" تحت حدیث: "نعم الإدام الخل". رقم ۲۲۲۰. وقد ساق الحافظ عدة أحاديث أخرى من هذا الوجه من رواية ابن منده أيضاً وختمها بقوله: "وعن عتبة بن عبد الرحمن من المتروكين". قلت: وغفل عنه الهيثمي، فأعله بمن دونه فقال ۵/۹۳: "رواه الطبراني في الأوسط"، وفيه هياج بن بسطام، وهو ضعيف. قلت: وهذا إعلال قاصر، لأمرين: الأول: أنه لم يتفرد به - كما أشار إلى ذلك الطبراني فيما نقلته آنفاً عنه -، وقد رواه ابن منده من غير طريقه - كما أشرت إلى ذلك في التخریج -، وعلقه ابن الأثير في "أسد الغابة ۶/۲۳۸" من وجه ثالث عن عنبسة. والآخر: أن عنبسة شر بكثير من هياج بن بسطام، فإن هذا قد وثق، وقال الحافظ في "التقريب": "ضعيف... فأين هذا من قوله المتقدم في عنبسة: أنه من المتروكين؟ ونحوه محمد بن زاذان - كما تقدم أيضاً -.

وقد روى في دفن الدم مطلقاً حديث آخر، ولكن لا يعرف له إسناده، وقد سبق ذكره تحت الحديث المتقدم ۲۳۵۷. ولعنبسة هذا بإسناده المذكور حديث آخر في وضع القلم على الأذن، تقدم برقم ۸۶۵، إلا أنه قال: "عن أم سعد عن زيد بن ثابت (سلسلة الاحاديث الضعيفة، رقم الحديث ۶۳۲۷)

۱ وكذلك بيع الدم المسفوح أو حبة من الحنطة و شراء شيء بهما باطل؛ لأنهما ليسا بمال (درر الحکام فی شرح مجلة الاحکام، ج ۱ ص ۱۸۲، المادة ۲۱۰ "بيع ما لا يعد مالاً بالناس)

ويحرم ولا ينعقد بيع الدم المسفوح، لقوله تعالى: (أو دما مسفوحاً) والتقييد بالمسفوحية مخرج ما سواه، فإنه يجوز بيعه، كالكد والطحال، وقد استثنيا من تحريم الدم، بحديث (أحلت لنا ميتتان ودمان) "... الآلف الذكر، ولا خلاف في ذلك، وصرح ابن المنذر والشوكاني بإجماع أهل العلم على تحريم بيعه.

وعلة تحريم بيع الميتة والدم ونحوهما عند الحنفية انقضاء المالية، وعند الآخرين نجاسة العين.

﴿ بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں ﴾

انتباہ: اس فصل میں جامہ کے شرعی احکام ذکر کئے گئے ہیں۔

جہاں تک جامہ کے طہی احکام یا طہی ہدایات و آداب کا تعلق ہے، تو ان کا ذکر آگے آتا ہے۔

جبکہ کچھ ہدایات و آداب کا ذکر پہلے احادیث و روایات کے ضمن میں بھی بیان کیا جا چکا ہے۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ.

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

ومن صور انتفاء المالية في محل العقد: بيع الحر. وكذلك البيع به، بجعله ثمنًا، بإدخال الباء عليه (كأن يقول: بعتهك هذا البيت بهذا الغلام، وهو حر) لأن حقيقة البيع: مبادلة مال بمال. ولم يوجد هنا، لأنه ليس بمال.

وفى الوعيد الشديد على تحريم هذا البيع، ورد حديث: (ثلاثة أنا خصمهم يوم القيامة، ومن كنت خصمه خصمته. رجل أعطى بي ثم غدر، ورجل باع حراً فأكل ثمنه، ورجل استأجر أجيراء، فاستوفى منه ولم يعطه أجره) (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج ۹ ص ۱۳۷، ۱۳۸، مادة "بيع" بيع منهي عنه)

ولا يجوز بيع الدم (الكافي في فقه ابن حنبل، ج ۲ ص ۹، كتاب البيوع، باب ما يجوز بيعه وما لا يجوز)

(فصل نمبر ۹)

حجامہ کا طریقہ اور متعلقہ ہدایات و آداب

حجامہ کسی ماہر و تجربہ کار معالج سے کرایا جائے

حجامہ، کیونکہ مختلف بیماریوں سے شفا یابی کے عمدہ علاج کا طریقہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک نازک علاج بھی ہے، جس میں کوتاہی سے بعض اوقات فائدہ کے بجائے نقصان بھی ہو جاتا ہے، اس لئے حجامہ کسی ماہر و مستند معالج اور تجربہ کار شخص سے ہی کرانا چاہئے۔
حجامہ بذات خود ایک غیر مضر طریقہ علاج ہے، چنانچہ ماہر حجامہ جناب ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب لکھتے ہیں کہ:

الحمد للہ! بغیر کسی مضرات (Side Effects) کے ہم نے پچھلے دس سالوں

میں ہزاروں مریضوں کو حجامہ لگائے ہیں (الحجامہ، مقدمہ، صفحہ ۳)

لیکن اگر حجامہ کرنے والا ناٹھی اور نا تجربہ کار ہو، تو پھر حجامہ کے نتیجہ میں کوئی صحت کا نقصان ظاہر ہونے پر وہ حجامہ کرنے والے کی کوتاہی ہوتی ہے۔

چنانچہ ڈاکٹر شایان احمد صاحب (کراچی) جو International Cupping Society برطانیہ کے ممبر ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ:

جسمانی امراض کے لئے حجامہ بھی دیگر علاجوں کی طرح ایک علاجِ نبوی ہے، جس میں معالج کو مکمل مہارت کے ساتھ ساتھ غذائے نبوی اور دوائے نبوی کی معلومات ہونی چاہئے، انگلینڈ میں پاکستان کی طرح حجامہ بہت عام ہوتا جا رہا ہے، لیکن صرف کوالیفائیڈ ڈاکٹرز کو حجامہ کرنے کا اختیار ہے، جب کہ ہمارے ہاں چوکیدار اور ڈرائیور قسم کے لوگ بھی حجامہ کر کے نوٹ چھاپ رہے ہیں، اس لئے

حجامہ کرانے سے قبل تسلی ضرور کر لی جائے کہ ڈاکٹر قابل ہو، اور حفظانِ صحت کے تمام اصول وہاں لاگو ہوں، اگر حجامہ، حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق کروایا جائے تو کوئی مضر اثرات مرتب نہیں ہوتے (ماہنامہ ”الفاروق“، کراچی، صفحہ ۵۹، صفر ۱۴۳۵ھ، دسمبر ۲۰۱۳ء)

حجامہ کس مقام پر کیا جائے؟

ہر قسم کی بیماری کے لئے شریعت کی طرف سے حجامہ کا کوئی مخصوص مقام مقرر نہیں کیا گیا، جس کی پابندی ہر ایک کے لئے ضروری ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جسم کے مختلف حصوں پر حسبِ ضرورت حجامہ کرایا ہے، اور حجامہ عام طور پر جسم کے ان حصوں پر کیا جاتا ہے، جہاں درد وغیرہ کی شکایت ہو، مثلاً اگر کسی کے سر میں درد ہے، تو اس کے سر میں حجامہ کیا جاتا ہے، اور اگر گھٹنوں میں درد ہے، تو گھٹنوں پر حجامہ کیا جاتا ہے، اور اگر پاؤں میں درد ہے، تو پاؤں پر حجامہ کیا جاتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

البتہ بہت سی بیماریوں کے لئے ماہرینِ فن نے مختلف مقامات پر حجامہ کی افادیت کی نشاندہی کی ہے، جس کو تجویز کرنا حجامہ کا ماہر و تجربہ کار ڈاکٹر ہی کا کام ہے۔

حجامہ کے لئے درکار اشیاء

حجامہ کا عمل انجام دینے کے لئے جو اشیاء درکار ہوتی ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱)..... نئے دستا، جو ڈاکٹر حضرات مریض کے جسم کو چیک کرنے یا آپریشن وغیرہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

(۲)..... خون وغیرہ صاف کے لئے روئی یا ٹشو پیپر۔

(۳)..... کٹ لگانے کے لئے صاف ستھرا نیا اور اچھا بلیڈ۔

(۴)..... بدن کے حصہ پر خون جذب کرنے کے لئے مخصوص صاف ستھرا

گلاس، جو دوسرے مریض کے لئے استعمال نہ کیا گیا ہو (ماغوذُ الحجامہ“، صفحہ ۵۸، بتصر) ملحوظ رہے کہ کئی احادیث میں ججامہ کے لئے چیرا لگانے کے الفاظ آئے ہیں، جن کے پیش نظر راجح یہی ہے کہ ججامہ کا اصل طریقہ وہ ہے، جس میں جلد پر چیرا یا کٹ لگایا جائے، اور اس کے علاوہ آج کل جو دوسرے طریقے ججامہ کے عنوان سے رائج ہیں، جن میں جلد پر چیرا نہیں لگایا جاتا، مثلاً خشک ججامہ (Dry Cupping) ان سے مسنون ججامہ کے اصل مقاصد و فوائد حاصل نہیں ہوتے، جس کا ذکر احادیث کے ضمن میں پہلے گزر چکا ہے۔ ۱

جامہ لگانے کا طریقہ اور متعلقہ ہدایات

جامہ لگانے کا طریقہ اور متعلقہ ہدایات و آداب، جو اہل علم، اطباء و ماہرین نے بیان فرمائے ہیں، وہ ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں۔

- (۱)..... ججامہ کے وقت آیرٹ الکرسی پڑھنا مستحب ہے، جس کا حدیث میں ذکر آیا ہے کہ اس کے پڑھنے کی برکت سے ججامہ سے فائدہ ہوتا ہے۔ ۲

۱ چنانچہ ماہر ججامہ جناب ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب لکھتے ہیں کہ:

Dry Cupping (خشک پچھنا) وہ ہے، جن کے اندر چیرا نہیں لگایا جاتا ہے، ہمارا تجربہ یہ ہے کہ یہ زیادہ مفید نہیں ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ شفاء کا نئے والے بلیڈ کی دھار میں ہے (الحجامہ، صفحہ ۶۲)

(وعن ابن عباس -رضی اللہ تعالیٰ عنہما- قال: قال رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم: الشفاء فی ثلاث: أی فی إحدى ثلاث (فی شرطہ محجم) : بکسر المیم وفتح الجیم وهی الآلة التي یجتمع فیها دم الحجامة عند المص، ویراد به هنا الحديدة التي یشرط بها موضع الحجامة والشرطه فعله من شرط الحاجم یشرط إذا نزع، وهو الضرب علی موضع الحجامة لیخرج الدم منه، کذا ذکره الطیبی، وحاصله أن الشرطه كضربة ضرب بالشرط علی موضع الحجامة فهو فعله من الشرط وهو الشق، وقيل: الشرطه ما یشرط به، والمحجم بکسر المیم قارورة الحجام التي یمص بها، والمحجم بالفتح موضع الحجامة، وسيأتي أحادیث فی فصل الحجامة، ومن جملتها وصية الملائكة (مرقاة المفاتیح، ج ۷ ص ۲۸۶۱، کتاب الطب والرقي)

۲ ويستحب أن یقرأ عند الحجامه آية الكرسي قاله النووی فی شرح المهذب وقاله فی الأذکار قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ آية الكرسي عند الحجامه كانت منفعه حجامته (نزهة المجالس ومنتخب النفائس لعبد الرحمن بن عبد السلام الصفوري، ص ۱۳۳ و ص ۱۳۵، کتاب العقائد، باب فی فضل الجمعة و یومها وليلتها وكرمها)

(۲)..... جامہ کرنے سے پہلے مریض کو کسی تخت یا فرش وغیرہ پر آرام سے لٹادیں، یا کسی چیز پر سہارا دے کر بٹھادیں۔

جامہ کرتے وقت مریض کو کھڑا نہ کیا جائے، اور نہ ہی ایسے سٹول وغیرہ پر بٹھایا جائے، جس میں مریض کو کوئی سہارا حاصل نہ ہو، کیونکہ بعض اوقات مریض کو جامہ کے دوران غشی آنے اور اس کے نتیجے میں رگرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

اور جس حصہ پر جامہ کرنا ہے، اس حصہ سے کپڑا ہٹادیں۔

(۳)..... جامہ کرنے والے کو چاہئے کہ اپنے ہاتھوں پر مخصوص، صاف ستھرے اور نئے دستانے چڑھالے۔

(۴)..... جس حصہ پر جامہ کرنا ہے، اس مقام کو اچھی طرح صاف اور میل کچیل وغیرہ دُور کر لیں، اور اگر وہاں غیر معمولی بال ہوں، جن کی وجہ سے مخصوص گلاس یا پمپ کا اس حصہ پر چپکنا دشوار ہو، تو اس مقام سے بال کاٹ دیں۔

اگر بسہولت ممکن ہو، تو اس حصہ پر مخصوص کریم (5% Xylocaine) لگا دیں، تاکہ بعد میں چیرے یا کٹ وغیرہ کی تکلیف محسوس نہ ہو۔

(۵)..... مخصوص گلاس یا کپ کو جامہ کئے جانے والی جگہ پر رکھ کر ہاتھ سے دبائیں، اور مخصوص پمپ وغیرہ استعمال کریں، تاکہ اندر کی آکسیجن ختم ہونے اور باہر کی ہوا کے دباؤ کی وجہ سے گلاس یا کپ جلد پر چپک کر کھال کو اپنی طرف کھینچے، اور ارد گرد کا خون جذب ہو کر وہاں جمع ہو جائے۔

(۶)..... گلاس کو اسی طرح چار، پانچ منٹ چپکا رہنے دیں، اور پھر انگلی کی مدد سے اسے الگ کر دیں۔

(۷)..... پھر اس کے بعد جلد کے اُبھرے ہوئے حصہ پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے بلیڈ سے ہلکے ہلکے چیرے یا کٹ لگا دیں، لیکن یہ چیرے یا کٹ نسوں اور

رگوں کے قریب نہ لگائیں۔

(۸)..... جب بلیڈ کو اس کے غلاف سے نکالیں، تو اس کی دھار کو ہاتھ نہ لگے، اس معاملہ میں مکمل احتیاط سے کام لیں۔

(۹)..... اس کے بعد ایک اور مرتبہ پھر اسی گلاس کو اس مخصوص کٹ لگی ہوئی جگہ پر چپکانے کے عمل کو دہرائیں، اور پمپ وغیرہ سے اس کو کھینچیں، تاکہ خون رِس رِس کر اس گلاس میں جمع ہونے لگے، اور چار، پانچ منٹ تک اسی طرح گلاس کو لگا رہنے دیں، یہاں تک کہ اس کے اندر خون جمع ہو کر جمنے لگے، پھر گلاس کو احتیاط کے ساتھ الگ کر دیں۔

(۱۰)..... جامہ سے فارغ ہونے کے بعد متاثرہ مقام پر اصلی شہد یا دیسی مہندی یا پائوڈین وغیرہ لگا دینی چاہئے، تاکہ چیلروں اور کٹ کا اثر جلد ختم ہو جائے۔ ۱۔
(۱۱)..... بہتر ہے کہ جامہ انہی دنوں میں لگایا جائے، جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائے ہیں، یعنی چاند کی ۱، ۱۹، اور ۲۱ تاریخ کو، تاہم ضرورت کے تحت کسی اور دن بھی لگایا جاسکتا ہے۔

(۱۲)..... کھانے پینے کے بعد فوراً جامہ سے پرہیز کیا جائے، اگر مریض نے کچھ کھایا یا پیا ہو، تو اس کے کچھ وقت گزرنے کے بعد جامہ کرنا چاہئے۔

(۱۳)..... جامہ کا عمل مکمل ہو جانے کے بعد دستانے، ریزر بلیڈ اور گلاس وغیرہ کو احتیاط کے ساتھ ضائع کر دیں، اور انہیں دوبارہ استعمال نہ کریں۔

۱۔ بعض احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم پر یا کاٹنا چھینے کے بعد اس جگہ مہندی لگانے کا ذکر ہے، اور شہد میں شفاء ہونے کی کئی احادیث ہیں۔

حدیثی مولای عبید اللہ حدیثی جدتی سلمی أم رافع، مولاة رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم -، قالت: کان لا یصیب النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - قرحة ولا شوكة إلا وضع علیہ الحناء (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۳۵۰۲، باب الحناء)

فی حاشیة ابن ماجہ: إسناده محتمل للتحصین.

اور اس چیز کا خاص اہتمام کیا جائے کہ بلیڈ، دستانے، ٹشو پیپر اور گلاس وغیرہ جو کسی اور مریض کے لئے استعمال کیا جا چکا ہے، اس کو کسی دوسرے فرد پر استعمال نہ کیا جائے، کیونکہ ایسا کرنے سے پیمانائٹس B اور C اور ایڈز وغیرہ جیسی بیماریوں کا خطرہ ہوتا ہے، جامہ لگانے کے لئے کئی قسم کے ناقص آلات بازاروں میں دستیاب ہیں، ایسے آلات بہت خطرناک ہیں، لہذا انہیں استعمال کرنے سے قطعی طور پر گریز کیا جائے (ماخوذ ”الحجامہ“، صفحہ ۵۸ تا ۶۰ بتصریح و اضافہ)

ماہر جامہ ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب (MBBS (KAR), MRCP (UK) جنہوں نے ”الحجامہ“ کے نام سے اس موضوع پر ایک کتاب تحریر کی ہے، وہ جامہ سے متعلق ہدایات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

- (۱)..... کمزور اور بہت زیادہ دبلے افراد جامہ نہ لگوائیں۔
- (۲)..... معمر افراد جو کہ بہت کمزور ہیں، اس وقت تک جامہ نہ لگوائیں، جب تک اشد ضرورت نہ ہو۔
- (۳)..... پانی کی کمی کا شکار (Dehydration) بچوں کو جامہ نہ لگوائیں۔
- (۴)..... جگر کے شدید امراض میں مبتلا اشخاص کو جامہ نہ لگوائیں۔
- (۵)..... اسقاط کی مریضہ جامہ نہ لگوائے۔
- (۶)..... غسل کے فوری بعد جامہ نہ لگوائیں۔
- (۷)..... قے ہو جانے کے فوری بعد جامہ نہ لگوائیں۔
- (۸)..... گردے کی صفائی کروانے والے مریض جامہ کسی طبیب کے مشورہ سے لگوائیں۔
- (۹)..... دل کا (Valve) تبدیل کروانے والے حضرات جامہ نہ لگوائیں، البتہ کسی ماہر کی نگرانی میں ایسا کر سکتے ہیں۔

(۱۰)..... جامہ لگوانے کے فوری بعد (ایک گھنٹے تک) کچھ کھانے سے احتراز کریں۔

(۱۱)..... گھنٹے پر سو جن ہونے کی صورت میں جامہ اس کے اوپر نہیں، بلکہ ہٹا کر لگانا چاہئے۔

(۱۲)..... پیر کی رگیں سوجی ہوں، تو جامہ اس حصہ سے دور لگائیں، اور بہت زیادہ احتیاط کریں۔

(۱۳)..... (Hemophilia) اور خون کی بیماریوں میں جن میں خون رکتا نہیں، چیرا لگا کر جامہ نہیں لگانا چاہئے (اس فن کے ماہرین اس کا علاج کر سکتے ہیں)

(۱۴)..... کم فشار (Low Blood Pressure) کے مریضوں کی صورت میں کمر کے قریب ریڑھ کی ہڈیوں کے قریب جامہ نہیں لگوانا چاہئے، جامہ وقفہ وقفہ سے لگانا چاہئے، ایک ہی وقت میں ایک یا دو سے زیادہ جامہ نہیں لگانا چاہئے۔

(۱۵)..... خون کی کمی کے مریضوں کے ایک کے بعد دوسرا جامہ لگاتے وقت، ان کی جسمانی کیفیت اور قوت برداشت کو مد نظر رکھنا چاہئے، بے ہوشی کی حالت میں جامہ کے تمام آلات ہٹالیں، اور مریض کو میٹھا مشروب پلائیں۔

(۱۶)..... کسی نئے مریض کو جامہ لگانے سے پہلے اسے نفسیاتی طور پر تیار کر لینا چاہئے، ایسا کرنے کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسے کسی دوسرے مریض کو جامہ لگتے دکھائیں، اور جامہ کے فوائد پر روشنی ڈالیں۔

(۱۷)..... حاملہ عورت کو ابتدائی تین مہینوں میں جامہ نہیں لگانا چاہئے۔

(۱۸)..... جامہ لگانے سے قبل مریض سے اس کی مندرجہ ذیل بیماریوں کے

بارے میں تحقیق کر لیں، ذیابیطس، دل کے امراض، جگر کے امراض، سرطان، رباط کی ٹوٹ پھوٹ (Ligament Ruptur) اور گھٹنوں کا ورم۔

(۱۹)..... عورت کے لئے حجامہ لگانے والا محرم ہو یا پھر کوئی اور عورت حجامہ لگائے، بصورتِ مجبوری مرد بھی لگا سکتا ہے۔

(۲۰)..... خون کا عطیہ دینے والے کو فوراً حجامہ نہیں لگانا چاہئے، بلکہ دو تین دن بعد لگائیں۔

(۲۱)..... نشہ آور ادویات کھانے والے کو حجامہ نہیں لگانا چاہئے، جب تک وہ ان کا استعمال ترک نہ کر دے، اسی طرح خوف زدہ شخص کو بھی حجامہ نہ لگائیں، جب تک کہ وہ پرسکون نہ ہو جائے۔

(۲۲)..... اگر کسی مریض نے دل میں (Pace Maker) لگوا رکھا ہے، تو اس کے دل پر حجامہ نہ لگائیں۔

(۲۳)..... خون کو پتلا کرنے والی ادویات (Asprin, Clopidogret, Wafarin) استعمال کرنے والے مریض کو حجامہ نہ لگوائیں، جب تک ان ادویات کو چھوڑ نہ دیں، اور خون اپنی اصل حالت میں نہ آجائے۔

(۲۴)..... (Diabetes) کے مریض کو جب حجامہ لگانا ہو، تو اس صبح اس کی شکر (شوگر) ٹیسٹ کر لیں، شوگر تقریباً 100mg ہونی چاہئے، اور چیرے بالکل ہلکے لگائیں (”الحجامہ“، صفحہ ۶۰، ۶۱، مطبوعہ: گاباسنز، کراچی)

حجامہ کتنی مرتبہ لگایا جائے؟

حجامہ کے لئے شریعت کی طرف سے ایک یا زیادہ مرتبہ کی تعداد مقرر نہیں کی گئی، بلکہ اس کا دار و مدار ضرورت اور مرض کی نوعیت پر ہے، بعض اوقات ایک مرتبہ کے حجامہ سے شکایت رفع

ہو جاتی ہے، اور بعض اوقات ایک سے زیادہ مرتبہ جامہ کی ضرورت پیش آتی ہے، بعض ماہرین نے فرمایا کہ عام حالات میں سال کے اندر ایک دو مرتبہ جامہ مناسب ہے، اور ضرورت پڑنے پر اس سے زیادہ مرتبہ بھی لگانے میں حرج نہیں، اور ضرورت کے وقت ایک سے دوسرے جامہ کے دوران دو ہفتے یا مہینہ بھر یا پھر اس سے زیادہ کا وقفہ رکھا جاتا ہے، جس کی تعیین و تجویز مریض کی نوعیت کو دیکھ کر ماہر طبیب ہی کر سکتا ہے، جسے جامہ کا تجربہ اور اس کی مہارت ہو۔

ڈاکٹر شایان احمد صاحب (کراچی) جو International Cupping Society برطانیہ کے ممبر ہیں لکھتے ہیں کہ:

ایک عرصہ کے تجربات کی روشنی میں دردوں میں جامہ کے ذریعے علاج کرانے والے مریضوں کو چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱)..... فوری درد یعنی Acate Pain کے کیسز (Cases) میں تین سے چار دفعہ اور پرانے دردوں یعنی Chronic Pain میں سات سے بارہ دفعہ میں عمومی طور پر مکمل شفا ہو جاتی ہے۔

(۲)..... جامہ سے دو دن قبل تمام درد کم کرنے والی گولیوں کا استعمال ترک کر دیں۔

(۳)..... کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ پہلے جامہ کے بعد درد بجائے کم ہونے کے بڑھ جاتا ہے، اس میں پریشان نہ ہوں، بلکہ مستقل مزاجی سے جامہ کرواتے رہیں۔

(۴)..... پرانے دردوں میں شروع کے ایک دو Sessions میں درد بالکل غائب ہو جاتا ہے، جس سے مریض یہ تصور کر لیتا ہے کہ اب وہ بالکل ٹھیک ہو گیا، لیکن چند دن بعد وہ درد، دوبارہ عود کرتا ہے، جس سے مریض مایوس ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعد طبیب پر بھروسہ کرتے ہوئے پابندی سے جامہ کرواتے

رہیے، ان شاء اللہ شفا کے کاملہ نصیب ہوگی۔

(۵)..... حجامہ سے درد کا مادہ نکل جاتا ہے، لیکن دوبارہ وہ نہ بنے، اس کے لئے بتائے ہوئے پرہیز پر سختی سے عمل کرنا ضروری ہے، حق تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ان اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے، یہ سنت علاج کروایا جائے، تو ان شاء اللہ یقینی شفا کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا (ماہنامہ ”الفاروق“، کراچی، صفحہ ۶۰، صفر

۱۴۳۵ھ، دسمبر 2013ء)

معلوم ہوا کہ بعض اوقات حجامہ کا عمل ایک سے زیادہ اور کئی کئی مرتبہ کرانے کی ضرورت پیش آتی ہے، جس کی تجویز تجربہ کار ماہر کیا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ شفا کے کاملہ، عاجلہ اور مستمرہ نصیب فرمائے، اور جسمانی و روحانی ہر قسم کے امراض اور بیماریوں سے حفاظت فرمائے، اور طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت اور اس کا صحیح طریقہ سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور مسلمانوں کو میڈیکل سائنس کے میدان میں شرعی و فنی مہارت کے ساتھ ان امور کو اختیار کرنے کی توفیق بخشے، اور اس سلسلہ میں سرزد ہونے والی کوتاہیوں اور غفلتوں سے نجات عطا فرمائے۔ آمین، ثم آمین۔

فقط

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ.

محمد رضوان

مؤرخہ ۲۱/ صفر المظفر / ۱۴۳۵ھ بمطابق 25 / دسمبر / 2013ء بروز بدھ

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

(خاتمہ)

مختلف امراض میں حجامہ کے مقامات و تعداد

ماہر حجامہ جناب ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب نے اپنی کتاب ”الحجامۃ“ میں جسم کے مختلف امراض اور بیماریوں کے لئے حجامہ کی تعداد اور مقامات کی تصویری شکلوں میں نشاندہی کی ہے، ذیل میں اختصار کے پیش نظر تصویری نشاندہی کے بجائے ان کی بیان کردہ تفصیل کے مطابق مختلف امراض و بیماریوں کے لئے حجامہ کی تعداد اور مقامات کی اجمالی نشاندہی نقل کی جاتی ہے۔

أمراض قلب Cardiovascular System Disorders

..... دل کے عمومی أمراض CARDIOV ASCULAR DISORDERS میں کراور سینہ اور ہاتھوں کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... ان امراض کے لئے سات سے آٹھ مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، ہر دو جماعتوں میں ایک سے دو ہفتے یا ایک ماہ کا وقفہ رکھیں، یا طبیب کے مشورہ پر عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۶۴)

..... ہائی بلڈ پریشر HYPERTENSION AND HYPERTENSIVE CRISIS کے مرض میں سر کے اوپر اور پیشانی پر اور گدی پر اور کمر پر اور ہاتھ پر اور گھٹنوں پر اور پاؤں کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس مرض میں آٹھ یا دس مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، ہر دو جماعتوں کا درمیانی وقفہ دو ہفتے یا ایک ماہ کا رکھیں، یا طبیب کے مشورہ پر عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۶۵)

..... بلڈ پریشر کا کم ہو جانا HYPOTENSION اس مرض کے لئے کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... سینے میں درد CHEST PAIN کی بیماری کے لئے کمر اور سینہ اور شانہ اور گھٹنے اور ہاتھ کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... کو لیسٹرول کا بڑھ جانا HYPER CHOLESTEROLEMIA اس مرض کے لئے کمر کے بالائی حصوں پر اور گھٹنوں کے پچھلے حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... دوران خون میں کمی DISORDERS OF BLOOD CIRCULATION اس مرض کے لئے کمر کے بالائی اور زیرین حصوں میں اور کہنیوں کے اندرونی حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... پاؤں کی رگوں کا پھول جانا VARICOSE VEINS اس مرض کے لئے کمر کے بالائی اور زیرین حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... ایسے مریض کو تین سے سات مرتبہ حجامہ کرانا چاہئے، خیال رہے کہ رگوں کے اوپر نہ لگایا جائے، بلکہ دائیں اور بائیں حجامہ لگوائیں (الجملة، صفحہ ۷)۔

اعصابی امراض Neurologic Disorders

..... دورے اور مرگی SEIZURES AND EPILEPSY کے مرض میں سر کے بالائی حصہ میں اور پچھلے حصوں میں اور پیشانی پر اور ٹھوڑی پر اور کمر کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... فالج HEMIPLEGIA کے مرض میں پیشانی پر اور سر کے اوپر اور سر کے پچھلے حصہ میں گدی کے دونوں طرف اور جسم کے فالج زدہ حصہ والی سائیڈ پر ہاتھ اور ٹانگ کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... دونوں ٹانگوں میں فالج PARAPLEGIA کے مرض میں سر کے بالائی حصہ پر اور کمر کے بالائی حصہ پر اور ٹانگوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس مرض میں ریڑھ کی ہڈی کے اس مقام پر حجامہ کرنا چاہئے، جہاں حرام مغز پر نقص آیا ہے (الحجامۃ، صفحہ ۷۳)

..... دونوں بازوؤں اور دونوں ٹانگوں میں فالج QUADREPLEGIA کے مرض میں سر کے بالائی حصہ پر اور سر کے پچھلے اور دونوں طرف کے حصوں میں اور کمر کے بالائی حصہ میں اور کمر کے نچلے حصوں میں سُرین کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... شقیقہ MIGRAINE کے مرض میں سر کے اوپر اور سر کے پچھلے حصوں میں اور پیشانی کے دونوں طرف اور ٹھوڑی پر اور کمر کے بالائی حصہ میں اور سینہ کی طرف دونوں شانوں میں اور گھٹنوں کے نیچے اور پاؤں اور ہاتھ کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... سر کا درد HEAD ACHE اس مرض میں پیشانی پر اور سر کے اوپر اور سر کے پچھلے حصہ میں کانوں کے قریب گدی پر اور کمر کے بالائی اور زیریں حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... دماغ میں پیدائشی نقص کی وجہ سے فالج CEREBRAL PALSY کے مرض میں پیشانی پر اور سر پر اور سر کے پچھلے حصوں میں گدی کے اوپر اور کمر کے بالائی اور زیریں حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... چہرہ کا لقوہ FACIAL PALSY، اس مرض میں چہرہ کے متاثرہ حصہ کی طرف رُخسار اور ٹھوڑی پر اور ہاتھ کے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیانی حصہ میں اور گھٹنے کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... چہرے کے اعصاب میں نقص TRIGEMINAL NEURALGIA، کے مرض میں چہرہ کے متاثرہ حصہ میں اور کمر کے بالائی اور زیریں حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... اعضاء کے اعصاب میں نقص PERIPHERAL NEUROPATHY، کے

مرض میں متاثرہ اعضاء (ہاتھ، پاؤں، ٹانگ، کمر، بازوؤں وغیرہ) پر جامہ کیا جاتا ہے۔
 بولنے کے امراض SPEECH DISORDERS، میں پیشانی پر اور سر کے بالائی
 حصہ پر اور سر کے پیچھے والے حصہ پر اور گردن پر اور کمر کے بالائی حصہ پر جامہ کیا جاتا ہے۔

نفسیاتی امراض Psychiatric Disorders

..... ڈپریشن، قلق، DEPRESSION, ANXIETY، کے مرض میں سر کے بالائی
 حصہ پر اور پیشانی کے درمیانی حصہ پر اور کمر کے مختلف حصوں میں اور گھٹنے کے قریب اور
 ہاتھ، پاؤں کے مختلف حصوں پر جامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... ان امراض میں کم از کم سات مرتبہ جامہ کرنا چاہئے، جامتوں کا درمیانی وقفہ
 دو ہفتہ یا ایک ماہ رکھیں، یا طبیب کے مشورے کے مطابق عمل کریں (المجمۃ، صفحہ ۸۲)

..... یادداشت کا کمزور ہو جانا MEMORY DISORDERS، اس مرض میں گدی
 کے اوپری حصہ پر اور کمر کے بالائی حصہ پر جامہ کیا جاتا ہے۔

..... نیند کی کمی INSOMNIA، کے مرض میں سر کے بالائی حصہ پر اور کمر میں اور
 پیٹ پر اور گھٹنوں کے قریب جامہ کیا جاتا ہے۔

..... نیند کا زیادہ آنا EXCESSIVE SLEEP، اس مرض میں سر کے پچھلے حصہ پر اور
 کمر کے بالائی حصہ پر جامہ کیا جاتا ہے۔

..... دماغی کمزوری MENTAL RETARDATION، کے مرض میں پیشانی پر اور
 سر کے اوپری حصہ پر اور کمر کے مختلف حصوں پر جامہ کیا جاتا ہے۔

..... عقل کی کمی DECREASED INTELLIGENCE، کے مرض میں پیشانی پر
 اور سینہ پر اور سر کے اوپری حصہ پر اور سر کے پچھلے مختلف حصوں میں اور کمر کے مختلف حصوں
 میں جامہ کیا جاتا ہے۔

..... نفسیاتی امراض میں حجامہ کے عمومی مقامات

GENERAL HIJAMAH SITES IN PSYCHIATRY، ان امراض میں عموماً پیشانی کے درمیان میں اور پیشانی کے دونوں اطراف میں اور سر کے پچھلے حصہ میں حجامہ کیا جاتا ہے

سینے کے امراض Respiratory System Disorders

..... دمہ، براؤنکائٹس، نمونیا، ٹی بی، RESPIRATORY SYSTEM DISORDERS

INCLUDING BRONCHIAL ASTHMA. CHRONIC BRONCHITIS, COPD,

PNEUMONIA AND TUBERCULOSIS.

ان امراض میں سینہ یعنی چھاتی پر اور دونوں گھٹنوں کے قریب اور پیر کے ٹخنے سے اوپر اور دونوں کہنیوں پر اور کمر کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... دمہ کے مرض میں کم از کم چھ یا سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو حجامتوں کے وقفہ کا دورانیہ دو ہفتہ یا ایک ماہ یا معالج کے مشورہ کے مطابق رکھیں (المجمہ، صفحہ ۸۹)

..... انفلوئنزا INFLUENZA، کے مرض میں پیشانی کے دونوں طرف اور کمر کے بالائی حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... کھانسی COUGH، کے مرض میں سینہ اور کمر پر اور گھٹنوں کے قریب اور پاؤں کی پشت پر اور ہاتھوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... سگریٹ نوشی کو روکنے کے لئے TO STOP SMOKING، سر کے اوپری حصہ پر اور پیشانی کے دونوں اطراف میں اور سینہ اور کمر پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... سینے کی الرجی RESPIRATORY ALLERGIES، کے مرض میں کمر وغیرہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

معدے کے امراض Gastrointestinal System Disorders

..... پیٹ میں السر، جلن، بد ہضمی، پیٹ کا پھول جانا، ہرنیا

PEPTI CULCER DISEASE, HEARTBURN, INDIGESTION

ABDOMINAL DISTENTION HIATUS HERNIA

مذکورہ امراض میں کمر، پیٹ، ہاتھ، پاؤں اور گھٹنوں کے مختلف حصوں میں جگامہ کیا جاتا ہے۔
نوٹ..... معدے کے ورم اور السر کے لئے چھ سے سات مرتبہ جگامہ کرنا چاہئے، دو جگاموں
کے وقفہ کا دورانیہ دو ہفتہ یا ایک ماہ رکھیں، یا معالج کے مشورے کے مطابق عمل کریں
(الحجۃ، صفحہ ۹۴)

..... آنتوں میں ورم INFLAMMATORY BOWEL DISEASES، کے

مرض میں کمر کے مختلف حصوں پر اور پیٹ پر اور ہاتھوں پر اور ٹانگوں پر جگامہ کیا جاتا ہے۔

..... بڑی آنت کی اعصابی بیماریاں IRRITABLE BOWEL SYNDROME،

ان امراض کے لئے پیٹ اور کمر پر مختلف جگہ جگامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس مرض میں چھ یا سات مرتبہ جگامہ کرنا چاہئے، اور غذا میں پرہیز کا پورا اہتمام
کرنا چاہئے (الحجۃ، صفحہ ۹۶)

..... ناف کا ہرنیا UMBILICAL HERNIA، کے مرض میں کمر پر اور ہاتھوں اور

پاؤں میں مختلف مقامات پر جگامہ کیا جاتا ہے۔

..... پیٹ میں درد ABDOMINAL PAIN، کے مرض میں پیٹ پر اور کمر پر اور

گھٹنوں کے قریب اور ہاتھ اور پاؤں پر جگامہ کیا جاتا ہے۔

..... فیسٹولا ANAL FISTULA، کے مرض میں سینہ پر اور گھٹنوں کے قریب اگلی

اور چھلی طرف اور کمر پر جگامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس بیماری میں پانچ مرتبہ جامہ کرنا مفید ہے (الجملة، صفحہ ۹۹)

☞ بواسیر HEMORRHOIDS، کے مرض میں پیٹ میں ناف کے نیچے اور کمر کے مختلف حصوں پر جامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... بواسیر کے مرض میں پانچ مرتبہ جامہ کرنا مؤثر ہے (الجملة، صفحہ ۱۰۰)

☞ فشر اور بڑی آنت کے نچلے حصے کا باہر آ جانا

ANAL FISSURE AND RECTAL PROLAPSE، اس مرض میں سینہ پر اور کمر پر اور گھٹنوں کے قریب اور پنڈلیوں پر اور پاؤں پر جامہ کیا جاتا ہے۔

☞ متلی، الٹی، NAUSEA, VOMITING، کے مرض میں کمر پر اور سینہ کے قریب اور پیٹ پر اور گھٹنوں کے قریب اور ہاتھ پاؤں میں مختلف جگہ جامہ کیا جاتا ہے۔

☞ قبض CONSTIPATION، کے مرض میں پیٹ پر ناف کے ارد گرد اور کمر کے مختلف حصوں میں اور سرین پر اور گھٹنوں کے قریب اور ہاتھ پاؤں کے انگوٹھوں کے قریب اور ہاتھ کے گئے کی پشت کے قریب جامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... قبض میں چار مرتبہ جامہ کرنا مفید ہے، غذا میں سبزی، پھل، مچھلی اور پانی زیادہ مقدار میں پینا، نیز کم از کم چالیس منٹ تک چہل قدمی، صحت افزا امور میں سے ہے (الجملة، صفحہ ۱۰۳)

☞ دست DIARRHEA، کے مرض میں کمر کے مختلف حصوں پر اور پیٹ کی دائیں، بائیں طرف اور رانوں پر اور ہاتھ پاؤں میں مختلف مقامات پر جامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس مریض کو کم از کم چار مرتبہ جامہ کرنا چاہئے، غذا میں ثقیل اشیاء سے احتیاط اور ہلکی غذا کا استعمال کرنا چاہئے (الجملة، صفحہ ۱۰۴)

☞ خونی پیش DYSENTERY، کے مرض میں پیٹ پر، ناف کے ارد گرد اور کمر کے مختلف حصوں میں اور سرین کے قریب درمیانی حصہ پر اور گھٹنوں کے قریب اور پاؤں

- کے ٹخنوں کے جوڑ کے قریب اور ہاتھ کے انگوٹھے کے قریب جامہ کیا جاتا ہے۔
- مونٹا پا OBESITY، کے مرض میں سینہ پر اور پیٹ پر اور گھٹنوں کے قریب اور کمر اور پاؤں پر جامہ کیا جاتا ہے۔
- بھوک کا نہ لگنا LOSS OF APETITE، اس مرض میں سینہ پر اور کمر کے بالائی حصہ پر اور پاؤں کے انگوٹھے کے قریب جامہ کیا جاتا ہے۔
- وزن کا کم ہونا UNDERWEIGHT، اس مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر ریڑھ کی ہڈی کے قریب جامہ کیا جاتا ہے۔
- کھانے کی وجہ سے الرجی FOOD ALLERGIES، کے مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر اور سینہ کے نیچے، پیٹ کے قریب جامہ کیا جاتا ہے۔
- ہچکیاں HICCUPS، اس مرض میں سینہ پر اور کمر پر اور ہاتھ اور پاؤں پر جامہ کیا جاتا ہے۔

جگر اور پتے کی بیماریاں Liver and Biliary Tract Diseases

ہپاٹائٹس (INCLUDING VIRAL HEPATITIS - A, B, C, D, E) HEPATITIS
A, B, C, D, E، کے امراض میں کمر کے مختلف حصوں میں اور سینہ کے درمیانی حصہ اور سینہ کے دائیں حصہ میں جامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس مرض میں پانچ سے سات مرتبہ جامہ کرنا مفید ہے، جبکہ جگر ٹیسٹ کی رپورٹس کو مد نظر رکھنا از حد ضروری ہے (الحجامہ، صفحہ ۱۱۱)

..... جگر کے امراض LIVER DISORDERS، میں کمر کے مختلف حصوں پر اور سینہ کے دائیں طرف اور سرین کے دائیں طرف اور داہنی ٹانگ میں اگلی طرف جامہ کیا جاتا ہے۔

..... یرقان JAUNDICE، کے مرض میں کمر پر اور پیٹ پر اور پیٹ کی دہنی طرف اور گھٹنے کے قریب اور ہاتھ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... پتے کی بیماریاں

DISEASES OF THE GALLBLADDER AND BILE DUCTS، ان امراض میں کمر اور سیدھ اور دہنی ٹانگ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

لبلبہ کی بیماریاں Disorders of the Pancreas

..... پتے پر ورم PANCREATITIS، کے مرض میں کمر پر اور پیٹ کے دونوں طرف اور گھٹنوں کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

جوڑوں کے امراض اور جسم کے دفاعی نظام کے امراض

Orthopedics Rheumatology and Immune System Disorders

..... گردن کے اعصابی امراض CERVICAL SPONDYLOSIS، میں گدی پر اور کمر کے بالائی حصہ پر اور ہاتھ پر اور سامنے دونوں شانوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... عرق النسا SCIATICA, INTERVERTEBRAL DISC,

HERNIATION, LUMBAR DISC PROLAPSE

کے مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر اور کمر کے زیریں حصہ پر اور دائیں سُرین پر اور دہنی ٹانگ پر آگے پیچھے اور سائیڈ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

CARPAL TUNNEL SYNDROME, ARM NUMBNESS AND

ELBOW DISORDERS

کے مرض میں دونوں شانوں پر اور کمر پر اور ہاتھوں کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

گھٹنے اور کندھوں کے امراض DISORDERS OF THE KNEE

JOINTS, HIP JOINTS AND SHOULDERS

(INCLUDING OSTEOARTHRITIS AND MENISCUS TEAR)

..... ان امراض میں دونوں شانوں پر، اور ناف کے نیچے ٹانگوں کے جوڑ کے قریب اور گھٹنوں کے قریب اور پاؤں پر اور کمر کے بالائی حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... ٹانگوں کا اکڑ جانا LEG CRAMPS، اس مرض میں کمر کے بالائی اور زیریں حصوں پر اور ٹانگوں و پاؤں کے مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... جوڑوں کے عمومی امراض DISORDERS OF THE JOINTS,

CONNECTIVE TISSUE AND IMMUNE SYSTEM IN GENERAL.

امراض میں گدی پر اور کندھوں پر اور کمر کے بالائی اور زیریں حصوں پر اور ہاتھ پاؤں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... RHEUMATOID ARTHRITIS کے امراض میں کمر اور سینہ اور ہاتھوں اور پاؤں کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... GOUT، نقرس کے مرض میں کمر پر اور سینہ کے نیچے اور ناف کے نیچے دائیں اور بائیں ران کے جوڑ پر اور گھٹنوں پر اور پاؤں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... الزہیمہ الحمراء، SYSTEMIC LUPUS ERYTHEMATOSIS کے مرض میں کمر پر اور سینہ پر اور ہاتھوں پر اور ٹانگوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... دفاعی نظام کے امراض DISORDERS OF THE IMMUNE

SYSTEM، میں سینہ پر اور کمر پر اور سرین پر اور گھٹنوں کے قریب نیچے کی طرف اور ہاتھ اور پاؤں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... ہاتھ اور پاؤں میں جلن BURNING HANDS AND FEET
 SYNDROMES، کے مرض میں کہنیوں کے قریب اور پنڈلیوں پر جامہ کیا جاتا ہے۔
 تھکاوٹ FATIGUE، کے مرض میں کمر کے نیچے والے حصہ میں اور ناف کے
 قریب اور گھٹنوں کے قریب جامہ کیا جاتا ہے۔

درد PAIN

..... کندھے اور گردن میں درد NECK AND SHOULDER PAIN، کے مرض
 میں گدی پر اور کندھوں پر اور کمر کے بالائی حصہ پر اور بغل کے اوپری حصہ میں سینہ کے
 قریب اور گھٹنوں کے قریب اور ہاتھ پر جامہ کیا جاتا ہے۔
 کمر کے پٹھوں کا درد BACK PAIN (MUSCLAR)، اس مرض میں کمر اور سینہ
 پر اور ٹانگوں کے مختلف حصوں میں جامہ کیا جاتا ہے۔
 پیڑھو کا درد PELVIC PAIN، اس مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر درمیان
 میں اور دونوں سُرینوں پر اور پیٹ پر اور گھٹنوں کے قریب جامہ کیا جاتا ہے۔
 رانوں کا درد THIGH PAIN، اس مرض میں سینہ کے بالائی حصہ پر اور سُرین
 کے قریب اور پیٹ پر اور رانوں پر اور گھٹنوں کے قریب اور ہاتھوں پر جامہ کیا جاتا ہے۔
 ٹانگوں اور گھٹنے کا درد LEG AND KNEE PAIN، کے مرض میں کمر کے
 بالائی حصہ پر درمیان میں اور رانوں کے پچھلے حصہ پر اور گھٹنوں کے قریب اور پنڈلیوں پر اور
 پاؤں پر جامہ کیا جاتا ہے۔
 ایڑھی کا درد HEEL PAIN، اس مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں
 اور ایڑھیوں پر جامہ کیا جاتا ہے۔

ہارمونوں کے امراض ENDOCRINOLOGY

..... شوگر کا مرض DIABETES MELLITUS، میں کمر کے مختلف حصوں میں اور پیٹ پر اور گھٹنوں کے قریب اور کہنی کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس بیماری میں دو ہفتوں کے وقفوں سے تین سے سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے۔ مناسب یہ ہے کہ حجامہ کے وقت بلڈ شوگر 150mg سے نیچے ہو (الحجامۃ، صفحہ ۱۳۴)

..... بلڈ شوگر کم ہونا HYPO GLYCEMIA، اس مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں اور دائیں گھٹنے کے قریب اور ہاتھ اور پاؤں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس بیماری میں تین سے سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے (الحجامۃ، صفحہ ۱۳۵)

..... غدہ درقہ کے امراض DISORDERS OF THE THYROID GLAND، میں گدی پر اور گردن کے دونوں اطراف میں اور کمر اور سینہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس بیماری میں چھ مرتبہ حجامہ کرنا مفید ہے (الحجامۃ، صفحہ ۱۳۶)

نظام تولیدگی کی بیماریاں REPRODUCTIVE DISORDERS

..... قوت باہ کی کمزوری

SEXUAL WEAKNESS (INCLUDING IMPOTENCE, LOSS OF SEXUAL DESIRE AND PREMATURE EJACULATION)، کے مرض میں کمر کے بالائی اور

نیچے والے حصہ میں اور ران کے جوڑ پر (یعنی جنگا سوں کے قریب) حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... ایسے مریضوں کو تین سے پانچ مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے۔

دو جوماتوں کے وقفہ کا دورانیہ دو ہفتہ یا ایک مہینہ یا طیبیب کی رائے کے مطابق رکھیں

(الحجامۃ، صفحہ ۱۳۷)

..... مرد کا بانجھ پن MALE STERILITY، اس مرض میں کمر کے بالائی اور نیچے

والے حصہ پر اور سینہ پر اور رانوں کے جوڑ پر (یعنی جنگا سوں کے قریب) اور گھٹنوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس بیماری میں سات مرتبہ حجامہ کرنا مفید ہے، دو جگہوں کا درمیانی وقفہ دو ہفتہ یا ایک مہینہ ہونا چاہئے، یا طبیب کی رائے کے مطابق عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۱۳۸)

..... عورت کا بانجھ پن FEMALE INFERTILITY، اس مرض میں کمر کے بالائی اور نیچے والے حصہ پر اور سینہ پر اور ناف کے نیچے، پیشاب گاہ کے قریب اور ناف کے دائیں بائیں حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس بیماری میں تین سے سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو جگہوں میں دو ہفتہ یا ایک ماہ کا وقفہ رکھیں، یا معالج کے مشورہ پر عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۱۳۹)

..... انڈے دانی کو فعال بنانا OVARIAN STIMULATION، اس غرض کے لئے کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں، اور کمر کے دائیں بائیں حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

GYNECOLOGY AND OBSTETRICS عورتوں کے امراض

..... حیض کا نہ آنا AMENORHEA، اس مرض میں گدی کے دونوں طرف کان کے قریب اور کمر کے بالائی حصہ پر اور نیچے والے حصہ پر اور سینہ پر اور ناف کے نیچے پیشاب گاہ کے قریب اور ناف کے دونوں طرف اور داہنے گھٹنے کے قریب اور داہنے ہاتھ اور داہنے پاؤں کے انگوٹھے کے قریب اور بائیں پاؤں کے ٹخنے کے قریب اوپر کی طرف حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس مرض میں پانچ مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو جگہوں کا وقفہ دو ہفتہ یا ایک ماہ ہونا چاہئے، یا طبیب کے مشورہ کے مطابق عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۱۴۱)

..... بہت زیادہ حیض کا آنا POLYMENORRHIA، اس مرض میں کمر کے بالائی

حصہ پر درمیان میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... حیض کا درد کے ساتھ آنا DYSMENORRHEA، اس مرض میں کمر کے بالائی

حصہ پر درمیان میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... ایسے مریضوں کو تین سے سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو جہاتوں میں دو ہفتہ یا مہینہ یا طیب کی رائے کے موافق وقفہ رکھنا چاہئے (انجمتہ، صفحہ ۱۳۳)

..... کھنٹی رنگ کا لیکوریہ یا BROWN VAGINAL DISCHARGE، اس مرض میں

کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں اور کمر کے نیچے والے حصہ پر اور سینہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... لیکوریہ یا بغیر رنگ و بو کے VAGINAL SECRETIONS WITHOUT

COLOR OR ODOUR، اس مرض میں کمر کے بالائی حصہ پر درمیان میں اور گدی کے

نیچے والے حصہ پر دائیں بائیں اور کمر کے نیچے والے حصہ پر اور ناف کے نیچے حجامہ

کیا جاتا ہے۔

..... زچگی کے آپریشن کے بعد کا درد PAIN AFTER OBSTETRIC SURGERY،

اس مرض میں کمر کے اوپر والے حصوں پر اور نیچے والے حصہ پر اور سینہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

گردے، مثانے، غدہ قدامیہ، فوطہ کی بیماریاں

Disorders of the Kidney Urinary Tract, Prostate and Testis

..... گردے کی پتھری اور گردے کے امراض DISORDERS OF THE KIDNEY

(including Renal Colic And Nephrolithiasis)، ان امراض میں کمر اور پیٹ پر

اور ناف کے نیچے اور گھٹنے کے قریب اور ہاتھ پاؤں کے مختلف حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... مثانے کا ورم CYSTITIS، اس مرض میں کمر کے مختلف حصوں میں اور ناف

کے قریب اور گھٹنوں کے پیچھے والے حصوں میں اور داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے قریب اور

بائیں پاؤں کے ٹخنے کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... غیر ارادی طور پر پیشاب کا نکل جانا اور رات میں پیشاب کا نکل جانا

URINARY INCONTINENCE AND NOCTURNAL ENURESIS، اس مرض

میں کمر کے بالائی اور نیچے والے حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... پیشاب کے امراض اور پیشاب کا رُک جانا DISORDERS OF THE

URINARY TRACT INCLUDING URINARY RETENTION، ان امراض میں کمر

کے بالائی اور نیچے والے حصہ میں اور ناف کے قریب نیچے کی طرف حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... غدہ قد امیہ کے امراض DISEASES OF THE PROSTATE، ان امراض

میں کمر کے بالائی اور نیچے والے حصوں میں اور ناف کے قریب اور گھٹنوں کے پیچھے والے

حصوں میں اور بائیں پاؤں کے ٹخنے کے قریب حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس مرض میں چھ مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو جگہوں میں دو ہفتہ یا ایک مہینہ کا وقفہ

یا طبیب کی رائے پر عمل کرنا چاہئے (الجملة، صفحہ ۱۵۱)

..... فوطوں کی رگوں کا پھول جانا VARICOCELE، اس مرض میں کمر اور پیٹ

کے مختلف حصوں میں، اور گھٹنوں کے قریب اور دائیں پاؤں کے مختلف حصوں پر حجامہ

کیا جاتا ہے۔

آنکھوں کے امراض Disorders of the Eye

..... کالا پانی اور موتیا کے امراض Disorders of the Eye، ان امراض میں سر کے

بالائی حصہ پر اور پیچھے والے حصہ پر اور پیشانی پر، اور آنکھوں کے نیچے رخسار پر اور کمر کے

مختلف حصوں پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس مرض میں کم از کم تین سے پانچ مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو جگہوں کے وقفہ کا

دورانہ دو ہفتہ یا ایک مہینہ یا طیب کے مشورہ کے مطابق رکھیں (الحجۃ، صفحہ ۱۵۳)

Disorders of the Ear, Nose and Throat **کان، ناک اور گلے کے امراض**

..... ➤ کان کے امراض DISORDERS OF THE EAR، ان امراض میں سر کے پیچھے والے حصوں پر اور کمر کے بالائی حصہ پر اور کان کے قریب رخساروں پر اور ہاتھ کے انگوٹھے اور گٹے کے قریب جامہ کیا جاتا ہے۔

..... ➤ کان کے وسطیٰ حصے کے امراض DISORDERS OF THE MIDDLE EAR (Including Otitis Media)، ان امراض میں گدی کے دونوں طرف اور کمر کے بالائی حصہ پر اور سینہ پر اور سر کے بالائی حصہ پر اور کان کے متصل نیچے والے حصوں پر جامہ کیا جاتا ہے۔

..... ➤ بہرہ پن DEAFNESS، اس مرض میں سر کے بالائی حصہ پر اور سر کے پیچھے والے دائیں بائیں حصہ پر اور گدی پر دونوں طرف اور کمر کے بالائی حصہ پر اور دونوں کانوں کے رخسار والی طرف اور گھٹنوں کے قریب جامہ کیا جاتا ہے۔

..... ➤ سائٹس کے امراض ACUTE AND CHRONIC SINUSITIS، ان امراض میں سر کے بالائی حصہ پر اور پیچھے والے حصہ پر اور گدی کے دونوں طرف اور کمر کے بالائی حصہ پر اور پیشانی پر اور آنکھوں کے نیچے دونوں رخساروں پر اور سینہ پر اور داہنے ہاتھ اور پاؤں کے انگوٹھوں کے قریب جامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس مرض میں تین سے پانچ مرتبہ جامہ کرنا مفید ہے، دو جامتوں کا درمیانی وقفہ دو ہفتہ یا ایک مہینہ ہونا چاہئے، یا طیب کی رائے پر عمل کریں (الحجۃ، صفحہ ۱۵۷)

..... ➤ ٹانسلز کے امراض اور ورم DISORDERS OF THE TONSILS (Including Tonsillitis)، ان امراض میں ٹھوڑی کے نیچے گردن کے دائیں بائیں

دونوں حصوں میں حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... حجرہ کا ورم LARYNGITIS، اس مرض میں گدی کے دونوں طرف اور کمر کے بالائی حصہ پر اور سینہ پر اور گردن پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس مریض کو تین سے سات مرتبہ حجامہ کرنا چاہئے، دو جگہوں میں دو ہفتہ یا مہینہ کا وقفہ رکھیں، یا طبیب کے مشورہ کے مطابق عمل کریں (الحجامۃ، صفحہ ۱۵۹)

دانتوں کے امراض Disorders of the Teeth

..... دانتوں کے امراض Disorders of the Teeth، میں سر کے بالائی حصہ پر اور کمر کے بالائی حصہ پر اور دونوں رخساروں پر کان کے قریب اور ٹھوڑی پر حجامہ کیا جاتا ہے۔
نوٹ..... درد کے مقام کے اعتبار سے حجامہ لگانا چاہئے (الحجامۃ، صفحہ ۱۶۰)

جلد کے امراض Dermatology

..... گنچ پن ALOPECIA، کے مرض میں سر کے بالائی حصہ پر اور گدی کے دونوں طرف اور کمر کے مختلف حصوں پر اور سینہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... جہاں بال کم ہوں، خاص طور پر اس جگہ حجامہ کرنا چاہئے (الحجامۃ، صفحہ ۱۶۱)

..... چہرے کے دانے ACNE، کے مرض میں دونوں رخساروں پر حجامہ کرنا چاہئے۔
نوٹ..... ایسے مریضوں کو گوشت، مچھلی، انڈے، خشک میوہ جات، تلی ہوئی چیزوں اور چکنائی سے پرہیز کرنا چاہئے، غذا میں تازہ سبزیاں، پھل، دالیں اور گندم یا جو کی روٹی استعمال کرنی چاہئے، چہرے کو دن میں کم از کم تین مرتبہ صابن سے دھونا چاہئے، اس صورت میں نیم کے صابن سے بھی فائدہ ہوتا ہے، چہرے پر حجامہ کرتے وقت ہلکے کٹ لگائیں، اور اس جگہ فوراً شہد لگائیں، تاکہ اس سے کوئی نشان نہ پڑے (الحجامۃ، صفحہ ۱۶۲)

..... جلد کا سفید پڑ جانا VITILIGO، اس مرض میں سینہ پر اور گدی کے دونوں

طرف اور کمر کے مختلف حصوں پر جامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... جن مقامات پر سفید دھبے پڑے ہوں، اُن پر دس مرتبہ جامہ کرنا چاہئے، دو جامتوں میں وقفے کی مدت دو ہفتہ یا مہینہ یا طبیب کی رائے کے مطابق رکھیں (الحجمۃ، صفحہ ۱۶۳)

☞..... پُسر یا سز PSORIASIS، کے مرض میں سینہ پر اور گدڑی کے دونوں طرف اور کمر کے بالائی حصوں پر جامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... اس مرض میں کل آٹھ مرتبہ جامہ کرنا چاہئے، دو جامتوں کے وقفہ کا دورانیہ، دو ہفتہ یا ایک مہینہ رکھیں، یا طبیب کے مشورہ کے مطابق عمل کریں (الحجمۃ، صفحہ ۱۶۳)

☞..... خارش PRURITIS، کے مرض میں سینہ پر اور کمر کے بالائی حصوں پر اور گھٹنوں کے بالائی حصوں میں ران پر اور گھٹنوں کے نیچے والے حصوں پر اور ہاتھ پاؤں کے مختلف حصوں پر جامہ کیا جاتا ہے۔

☞..... ایگزیم یا ECZEMA، کے مرض میں کمر کے بالائی حصوں پر اور بائیں ہاتھ پر گٹے کے اندرونی حصہ کے قریب جامہ کیا جاتا ہے۔

☞..... فیل پا ELEPHANTIASIS، کے مرض میں سینہ پر اور کمر کے مختلف حصوں پر اور ناف کے نیچے رانوں کے جوڑ کے قریب دونوں طرف اور دونوں رانوں پر اور گھٹنوں کے پیچھے والے حصوں پر جامہ کیا جاتا ہے۔

آرائشِ حسن کے لئے جامہ Cosmetics

جامہ کا انسان کے چہرہ اور رنگ پر بہترین اثر ہوتا ہے، گالوں پر بھی جامہ کیا جاسکتا ہے، بلکہ چہرہ کے کسی بھی حصہ پر کیا جاسکتا ہے، لیکن کٹ بہت ہی ہلکے ہونے چاہئیں، اور اس پر فوراً شہد لگا دینا چاہئے، چہرے کی جھریوں اور کھال لٹک جانے کی صورت میں بھی جامہ کافی حد تک مؤثر ہے، بہتر یہ ہے کہ کسی تجربہ کار سے جامہ کروایا جائے (الحجمۃ، صفحہ ۱۶۸)

زہر سے پیدا ہونے والے امراض Drugs

..... زہر یا ادویات مقدار سے زیادہ استعمال کرنا POISONING OR DRUG OVERDOSE، ان امراض میں گڈی کے نیچے درمیانی حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

..... ادویات کے مضرات SIDE EFFECTS OF DRUGS، سے حفاظت کے لئے بھی گڈی کے نیچے درمیانی حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... جسم کے جس حصہ پر بُرے اثرات ظاہر ہوں، اس کے ارد گرد حجامہ کرائیں (الحجامہ، صفحہ ۱۷۰)

..... زہریلے حشرات کے کاٹنے پر POISONING INSECT BITES، اس صورت میں گڈی کے نیچے درمیانی حصہ پر حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... جس مقام پر حشرات نے کاٹا ہو، اس کے ارد گرد فوراً حجامہ کرنا چاہئے (الحجامہ، صفحہ ۱۷۱)

ثلاسیمیہ کبریٰ THALASSAMIA MAJOR

کے مرض میں سر کے پیچھے والے حصہ پر اور کمر کے مختلف حصوں پر اور بائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے حجامہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ..... ہرقمری مہینہ کی سترہ تاریخ کو حجامہ کریں، Transfusion کی ضرورت کم ہو جاتی ہے، اور خون میں آئرن جو کہ Transfusion کی وجہ سے بڑھ جاتا ہے، وہ بھی کم ہو جاتا ہے، اور مریض کی چستی اور عمومی صحت میں بہت بہتری آ جاتی ہے۔ ۱

(الحجامہ، صفحہ ۱۷۲، مطبوعہ: گاباسنز، اردو بازار، کراچی)

۱ کئی احادیث کی زو سے قمری یعنی چاند کے مہینہ کی سترہ، انیس اور اکیس، ان تینوں تاریخوں میں حجامہ کی زیادہ افادیت مذکور ہے، اور ضرورت کے وقت دوسری تاریخوں میں بھی جائز ہے، جیسا کہ تفصیلاً اپنے مقام پر گزر رہا۔ محمد رضوان

ملفوظہ..... ہم نے گزشتہ صفحات میں جو مختلف امراض میں جامہ کے مقامات اور تعداد کی نشاندہی کا ذکر کیا ہے، وہ جناب ڈاکٹر امجد احسن علی صاحب کی کتاب ”الحجامۃ“ میں مختلف صفحات پر بالتصویر نشان زدہ علامات کی مدد اور ان کے ساتھ تحریر شدہ نوٹس سے مستفاد ہے، جو ظاہر ہے کہ مذکورہ مصنف صاحب کے تجربات اور ماہرین کی رائے کے مطابق ہے، اور اس سلسلہ میں دوسرے اہل تجربہ و ماہرین کی آراء میں کچھ فرق ممکن ہے، کیونکہ اس قسم کے امور تجربات اور مہارت پر مبنی ہوا کرتے ہیں، جن میں تھوڑا بہت فرق و اختلاف کا امکان ہو جایا کرتا ہے۔

اور دنیائے میڈیکل سائنس میں بڑی تیزی کے ساتھ جامہ کے متعلق تحقیق اور تجربات کا سلسلہ جاری ہے، جس سے امید ہے کہ یہ فن مزید منبج ہوگا، اور اس سلسلہ میں کئی ایسی چیزیں سامنے آسکیں گی کہ جن کی ابھی تک نشاندہی نہیں ہو سکی۔

فقط

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ.

محمد رضوان

مؤرخہ ۳/ ربیع الاول/ ۱۴۳۵ھ بمطابق 5/ جنوری/ 2014ء بروز اتوار

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان